

عراق سیریز

شہزادہ علی شاہ کی کہانی

منظر کلیم لکھ

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ نیا ناول آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

بلیک تھنڈر تنظیم ہے آپ اچھی طرح واقف ہیں اور نہ صرف واقف ہیں بلکہ بلیک تھنڈر تنظیم کے سر ایجنٹ جس طرح عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابل آکر ٹکراتے رہتے ہیں ان کے منفرد انداز ان کی ذہانت اور کارکردگی کے ساتھ ساتھ بلیک تھنڈر کی سائنسی ایجادات میں پیشرفت اور انتہائی جدید ترین سائنسی ہتھیاروں کے کھلے عام استعمال کی وجہ سے اب بلیک تھنڈر کا سلسلہ آپ کے پسندیدہ سلسلوں میں سے ایک بن چکا ہے۔ موجودہ ناول بھی بلیک تھنڈر کے سلسلے کا ہی ناول ہے اور اس میں پہلی بار بلیک تھنڈر کی لیڈی ایجنٹ جسے گولڈن ایجنٹ کہا جاتا ہے عمران کے مقابل آئی ہے۔ گولڈن ایجنٹ کے دلچسپ اور منفرد کردار سے آپ کا تعارف گذشتہ ناول "گولڈن ایجنٹ" میں ہو چکا ہے لیکن اس ناول میں گولڈن ایجنٹ ان ایشن آئی ہے اور جس طرح گولڈن ایجنٹ کا کردار دلچسپ اور منفرد ہے اسی طرح اس کا ایشن بھی انتہائی منفرد اور یادگار حیثیت رکھتا ہے مجھے یقین ہے کہ یہ ناول ہر لحاظ سے آپ کے اعلیٰ معیار پر پورا اترے گا لیکن ناول کے مطالعے سے قبل ایک قاری کا خط بھی ملاحظہ کر لیجئے۔

"پشاور سے عبدالرحمن صاحب لکھتے ہیں۔ میں عمر کے اس حین۔"

میں ہوں جس میں نوجوانوں کے لئے لکھے گئے جاسوسی ناول پڑھنے کی طرف طبیعت راغب نہیں ہوتی۔ ریشائے زندگی گزار رہا ہوں اور میرے مطالعے میں دینی علوم اور روحانیت کے سلسلے کی کتب ہی رہتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کا مجھ پر یہ بھی کرم ہے کہ روحانیت کے بارے میں صرف کتب ہی میرے مطالعے میں نہیں رہتیں بلکہ عملی طور پر بھی ایسے حضرات سے میری یاد اللہ ہے جو روحانیت میں خاصے بلند مراتب کے حامل ہیں۔ لیکن گذشتہ دنوں جب میں نے اپنے ایک بزرگ اور ثقہ دوست کے ہاتھوں میں خلاف معمول آپ کے جاسوسی ناول "بلیک ورلڈ اور بلیک پاورڈ" کا سیٹ دیکھا تو میں بے حد حیران ہوا۔ میرے پوچھنے پر ان صاحب نے جب بتایا کہ یہ جاسوسی ناول روحانیت جیسے لطیف اور گہرے موضوع پر لکھا گیا ہے تو آپ یقین کریں میں نے اس بات کو سرے سے تسلیم کرنے سے ہی انکار کر دیا۔ کیونکہ میرے نقطہ نظر سے روحانیت جیسے لطیف اور گہرے موضوع پر جاسوسی ناول لکھا ہی نہیں جاسکتا۔ اس پر میرے اسی دوست نے بے حد اصرار کیا کہ اسی سیٹ کو ضرور پڑھوں اور ان کے اصرار پر میں نے بادل خواست اسے پڑھنا شروع کر دیا۔ لیکن پھر جیسے جیسے میں اسے پڑھتا چلا گیا آپ کے قلم کے بحر نے مجھے اس طرح اپنی گرفت میں لے لیا کہ محاورے نہیں بلکہ حقیقت میں دنیا و مافیہا سے بے خبر ہو گیا۔ آپ کے اس ناول کو پڑھنے کے بعد میرے ذہن میں جو غوری خیال آیا وہ یہی تھا کہ پوری دنیا کے جاسوسی ادب میں یہ جہلا اور انتہائی کامیاب تجربہ ہے۔ آپ نے

روحانیت کے انتہائی نازک لطیف اور گہرے موضوع پر جس خوبصورت و دلکش اور مثبت انداز میں جاسوسی ناول لکھا ہے اس سے نہ صرف آپ کے قلم کی عظمت اور آپ کی بے پناہ تخلیقی صلاحیتوں کا پتہ چلتا ہے بلکہ اس ناول میں آپ نے روحانیت کے ایسے ایسے گوشوں پر لکھا ہے جس سے صرف وہی شخص ہی واقف ہو سکتا ہے جو خود عملی طور پر روحانیت کے میدان کا شہسوار ہو یا رہا ہو۔ یہ ناول لکھنا انتہائی مشکل کام تھا لیکن آپ نے جس خوبصورت اور معنی خیز انداز میں روحانیت کو جاسوسی ناول کا موضوع بنایا ہے اور جس طرح کلام الہی کی عظمت اور قوت کو آج کے نوجوانوں کے سامنے آشکار کیا ہے اور جس مثبت انداز میں آپ نے اس ناول کے ذریعے نوجوانوں کو بے عملی کی بجائے عمل کی راہ دکھائی ہے اور جس دلکش انداز میں آپ نے روحانیت کے بعض انتہائی پیچیدہ ادق اور گہرے فلسفوں کی انتہائی سادہ، جامع اور پر اثر انداز میں خوبصورت وضاحت کی ہے ایسا صرف آپ ہی کر سکتے تھے۔ سچ پوچھیں تو آپ نے یہ ناول لکھ کر موجودہ دور کے نوجوانوں کے دلوں میں ایمان کی روشنی کو منور کر دیا ہے اور ان کے ذہنوں میں مثبت اور تعمیری سوچ کو رائج کر دیا ہے۔ موجودہ دور میں یہ ایک جہاد ہے اور اس کے لئے میں آپ کو دل کی گہرائیوں سے پر خلوص مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ میں نے آپ کو یہ خط صرف اس لئے لکھا ہے تاکہ آپ سے یہ فرمائش کر سکوں کہ موجودہ دور میں اس جہاد کو جاری رکھنا انتہائی ضروری ہے۔ مجھے امید ہے کہ آپ آئندہ بھی

اس موضوع پر ایسی ہی خوبصورت تحریریں لکھتے رہیں گے۔

محترم عبدالرحمن صاحب۔ آپ کے اس پر خلوص اور حوصلہ افزا خط پر میں آپ کا دلی طور پر مشکور ہوں۔ آپ جیسے بزرگوں کی طرف سے اس طرح کی حوصلہ افزائی میرے لئے یقیناً باعث افتخار ہے۔ آپ کی یہ بات درست ہے کہ روایت کے موضوع پر جاسوسی ناول لکھنے کے بارے میں بظاہر سوچا بھی نہیں جا سکتا۔ لیکن میرے پیش نظر صرف جاسوسی ناول لکھنا ہی نہیں ہوتا بلکہ میری ہمیشہ یہی کوشش ہوتی ہے کہ ان ناولوں سے اپنے قارئین کو مثبت تعمیری اور بلند کرداری پر مبنی زندگی گزارنے کی راہ دکھا سکوں اور اسی مقصد کے پیش نظر میں نے یہ ناول بھی لکھا ہے اور میں اللہ تعالیٰ کی بے پایاں رحمت اور کرم کا انتہائی شکر گزار ہوں کہ اس نے میری اس حقیر کوشش کو کامیابی سے ہمکنار کیا ہے۔ اس ناول کو میرے قارئین نے جس طرح پسند کیا ہے اور جس پر خلوص انداز میں قارئین نے اس تحریر کو سراہا ہے اس سے میرا یہ یقین اور بخت ہو گیا ہے کہ ہم سب اور خاص طور پر نئی نسل کے دلوں میں ایمان کی بے پناہ حزب موجود ہے۔ اگر اس حزب کو درست راستے پر ڈال دیا جائے تو نہ صرف ان کی اپنی بلکہ ملک کی تقدیر بھی سنور سکتی ہے اور انشاء اللہ میں کوشش کرتا رہوں گا کہ اس موضوع پر مزید بھی لکھ سکوں۔

اب اجازت دیجئے

آپ کا مخلص

مظہر کلیم ایم اے

والسلام

چار ٹرڈ طیارہ ونگٹن کی بجائے ایک اور انگریزی ریاست راگن کے دارالحکومت آجین کی طرف اڑا چلا جا رہا تھا۔ عمران نے راستے میں ہی پائلٹ سے بات کر کے طیارے کو آجین لے کر جانے کا کہہ دیا تھا۔ چونکہ ونگٹن کی نسبت آجین کا فاصلہ کم سا تھا اس لئے پائلٹ نے کوئی اعتراض نہ کیا تھا۔ آجین کے ایئر پورٹ پر جیسے ہی طیارہ اترا۔ عمران اپنے ساتھیوں کے ساتھ ایئر پورٹ سے باہر آیا اور پھر وہ بجائے ٹیکسیوں پر سوار ہو کر شہر میں جانے کے لوکل بس سٹاپ کی طرف بڑھ گئے۔ آجین کوئی بڑا شہر نہ تھا کیونکہ ریاست راگن ایک مہماتی ریاست کہلاتی جاتی تھی یہاں پوری ریاست میں غلہ کاشت کیا جاتا تھا۔ اس لئے یہاں کا ماحول بھی بیکر مہماتی سا ہی تھا۔ لوکل بس سٹاپ سے عمران اپنے ساتھیوں کے ساتھ بس میں سوار ہوا اور پھر آجین کے ایک علاقے رانور میں جا کر وہ اتر گئے یہاں مکانات فاصلے فاصلے پر بنے

”یہاں کا معروف لینڈ لارڈ ہے اور اس کے ساتھ ساتھ گینگسٹر بھی ہے۔ اس سارے علاقے کا کنگ کہلاتا ہے۔ ایک بار ونگٹن کے ایک جوئے خانے میں اس سے ڈبھو ہوئی تھی۔ خاصا دلچسپ آدمی ہے۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی۔ اچانک کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور ٹھوس جسم کا چوڑے ہجرے اور بھاری جبڑوں والا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس نے قدیم انگریزی طرح سر پر ایک بڑا سا ہیٹ رکھا ہوا تھا۔ جینز کی پتلون اور اس پر چڑے کی تھمار دار جیکٹ بھی اس نے پہنی ہوئی تھی۔ سائیڈز میں ہوسٹلر لگے ہوئے تھے جن میں سے بھاری ریوالتوروں کے دستے تھانک رہے تھے۔ دیکھنے میں وہ قدیم انگریزی کاڈوائے فلموں کا ہیرو نظر آ رہا تھا۔ اس کے چہرے پر مسحا کی اور منجی کا تاثر انتہائی نمایاں تھا۔ چھوٹی چھوٹی آنکھوں میں سانپ جیسی چمک تھی۔

”کہاں ہے پرنس آف ڈمب؟“..... اس آدمی نے اندر داخل ہوتے ہی عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”تو جہاں کیا خیال تھا کہ پرنس جہارے اس پھینچر سے مکان میں خود آئے گا۔ جہاں فرنیچر کی بجائے یہ لکڑی کی بنجیں رکھی ہوئی ہوں۔ ایسے لگتا ہے جیسے ہم کسی مہبائی ریلے سٹیشن کے کسی تھرڈ کلاس ویٹنگ ڈوم میں کھڑے ہوں۔“..... عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے

ہوئے تھے اور خالص مہبائی مسائل کے ہی تھے۔ عمران پیدل چلتا ہوا ایک بڑے سے مکان کے سامنے پہنچ گیا جو زرد رنگ کی اینٹوں سے بنا ہوا تھا اور دوسرے مکانوں کی نسبت بڑا اور زیادہ شاندار تھا۔ باہر دو گھوڑے بھی بندھے ہوئے تھے۔ عمران نے آگے بڑھ کر پھاٹک کے ستون پر لگی ہوئی کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد سامنے نظر آنے والے برآمدے میں ایک آدمی نظر آیا جو برآمدے سے اتر کر تیزی سے پھاٹک کی طرف بڑھا چلا آ رہا تھا۔ اس نے آکر لکڑی کا بٹنا ہوا چھوٹا سا پھاٹک کھول دیا۔

”یس سر“..... اس آدمی نے حیرت سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

”ہمفرے سے کہو پرنس آف ڈمب آیا ہے؟“..... عمران نے کہا۔

”پرنس آف ڈمب؟“..... اس نوجوان نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”تم جا کر کہو تو یہی؟“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”آئیے اندر آجیے“..... نوجوان نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا اور پھر وہ انہیں لے کر برآمدے سے گزر کر ایک بڑے ہال مناکرے میں لے آیا جہاں عام سی لکڑی کی بنجیں پڑی ہوئی تھیں۔

”بیٹھے میں اطلاع کرتا ہوں“..... اس نوجوان نے کہا اور تیزی سے مڑ کر اس کمرے سے باہر نکل گیا۔

”یہ ہمفرے کون صاحب ہیں؟“..... صفدر نے کہا۔

میں منہ بناتے ہوئے کہا تو آنے والا بے اختیار اچھل پڑا۔

”اوہ اوہ تم تم۔ پرئس۔ اوہ اوہ۔ میں نے جہاری آواز پہچان لی ہے۔“ ہمفرے نے حیرت سے جھپٹے ہوئے لہجے میں کہا اور تیزی سے عمران کی طرف بڑھا۔

”ارے ارے وہیں رک جاؤ۔ تم واقعی ریلوے انجن کی طرح دوڑے چلے آ رہے ہو اور اگر جہارے بریک فیل ہو گئے تو پچارہ پرئس کالین بن کر فرش پر بٹکا پڑا ہوگا۔“ عمران نے دو قدم پیچھے ہٹے ہوئے خوفزدہ سے لہجے میں کہا تو ہمفرے بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا اور اس نے جھپٹ کر عمران کو لپٹے بازوؤں میں بھر لیا۔

”ارے ارے تم تو زندہ انسان ہو۔ نرم نرم سے۔ میں نے سمجھا کہ تم لوہے کے بنے ہو گے۔“ عمران نے کہا اور ہمفرے ہنستا ہوا پیچھے ہٹ گیا۔ اس کے چہرے پر بالکی سی شرمندگی کے تاثرات نمایاں تھے۔ کیونکہ اس نے اپنی طرف سے عمران کو زور لگا کر بھیجا تھا لیکن عمران کے چہرے کے تاثرات میں بالکی سی تبدیلی بھی نہ آئی تھی۔

”یہ مس جو یا ہیں اور یہ میرے ساتھی۔“ تفصیلی تعارف بعد میں اطمینان سے ہوگا۔ عمران نے کہا تو ہمفرے ہنستا ہوا عمران کے ساتھیوں کی طرف جھک گیا۔ اس نے باری باری سب سے مصافحہ کیا لیکن جو یا نے اس کے مصافحے کے لئے ہر دھڑے ہوئے ہاتھ کے جواب میں ہاتھ بڑھانے کی بجائے صرف سر کو خم دے کر سلام کر دیا۔ ہمفرے کا چہرہ تیزی سے گولنے لگ گیا تھا۔

”مس جو یا نے دستانے نہیں بہن رکھے اور انہیں وہم ہے کہ اگر دستانوں کے بغیر انہوں نے کسی سے ہاتھ ملایا تو نا معلوم کون کون سے جراثیم ان کے ہاتھ کے ذریعے ان کے جسم میں سرایت کر جائیں گے۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ہمفرے کا بگڑتا ہوا چہرہ تیزی سے نارمل ہو گیا۔

”اوہ اچھا تو یہ بات ہے۔ بہر حال آپ میرے ساتھ۔“ ہمفرے نے کہا اور واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ انہیں ایک انتہائی شاندار لیکن مہباتی انداز میں کچے ہوئے کمرے میں لے آیا جہاں صوفے موجود تھے اور شوخ رنگوں کا کالین بٹکا ہوا تھا۔ جہاں وہ نوجوان بھی موجود تھا جو انہیں اندر لے آیا تھا۔

”یہ میرا بیٹا ہے جیک اور جیک یہ بھی پرئس آف ڈمپ۔ وہی پرئس آف ڈمپ جن کی باتیں میں تمہیں بتایا کرتا تھا اور یہ ہیں ان کے ساتھی۔“ ہمفرے نے جیک سے عمران اور اس کے ساتھیوں کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

”اوہ ڈیڈی کیا واقعی یہ وہی پرئس آف ڈمپ ہیں۔ آپ تو ان کی شہہ زوری، طاقت اور بھرتی کے جو واقعات بتاتے ہیں وہ تو۔“ جیک کچھ کہتے رک گیا۔

”ارے یہ جہارا ڈیڈی تو قدیم دور کا داستان گو لگتا ہے۔ خواہ خواہ دوسروں کو بڑھا چڑھا کر پیش کرتا ہے۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جیک کا مصافحے کے لئے بڑھا ہوا ہاتھ تھام لیا۔

لیکن دوسرے لمحے جبکہ کے چہرے پر تکلیف اور پریشانی کے تاثرات نمودار ہوئے تو عمران نے مسکراتے ہوئے ہاتھ جھوڑ دیا۔ اس کے ساتھ ہی کرہ ہنفرے کے قہقہے سے گونج اٹھا۔

”اب دیکھا تم نے۔ اب معلوم ہوا کہ میں غلط کہتا تھا یا درست۔ تم سے علاقے کے سارے لوگ ہاتھ ملاتے ہوئے ڈرتے ہیں کہ تم نے بڑے بڑے فولادی ہاتھ والوں کی ہڈیاں توڑ ڈالی ہیں۔ لیکن اب بولو..... ہنفرے نے ہنستے ہوئے کہا۔

”واقعی ڈیڈی اب مجھے آپ کی باتوں پر یقین آگیا ہے۔“..... جبکہ نے قدرے شرمندہ سے منہ میں کہا۔

”میں نے بھی اپنی عادت کے مطابق اسے پوری قوت سے بھیچا تھا کوئی اور ہوتا تو اس کی جنھیں نکل جاتیں لیکن تپے ہے کیا ہوا اللہ میرے بازوؤں میں درد ہونے لگ گیا اور پرنس مجھے کہنے لگا کہ تم اس قدر نرم کیوں ہو..... ہنفرے نے کہا اور جبکہ بے اختیار مسکرا دیا۔

”یہ کن صاحب کا ذکر خیر ہو رہا ہے۔ مجھے تو طواؤان سے۔“ عمران نے بڑے معصومیت بھرے لہجے میں کہا تو ہنفرے اور جبکہ دونوں بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

”یہ خوب پرنس اور آپ صاحبان بھی بیٹھیں۔ میں درمیانی آدمی ہوں اس لئے پلیز ماسٹڈ نہ کریں۔ آپ سب صاحبان کے چہرے بتا رہے ہیں کہ آپ کو میری اور پرنس کی ملاقات کی تفصیل کا علم نہیں ہے۔ ان سے میرا انگر اڈا ایک جوئے خانے میں ہوا تھا۔ جوئے خانے میں بٹھکا ہوا

گیا میرا حریف ایکریمیا کا مشہور ریسلر تھا اور اس نے حسب عادت مجھے کراس بوس کا چیلنج کر دیا۔ میں نے بھی چیلنج قبول کر لیا۔ کیونکہ اس ساری ریاست میں کوئی آدمی میرے پتے میں بندہ ڈال کر اسے معمولی سی حرکت بھی نہ دے سکتا تھا۔ بہت بڑی شرط لگ گئی۔ میں نے اپنا سب کچھ داؤ پر لگا دیا۔ لیکن نتیجہ یہ ہوا کہ اس ریسلر نے ایک لمحے میں میرا بازو میز پر لگا دیا۔ میں تو غصے اور ندامت سے پاگل ہو گیا۔ پھر اس سے پہلے کہ جو احاطہ خون سے بھر جاتا۔ پرنس درمیان میں آگیا اور اس نے مجھ سے بھی بڑی شرط لگا کر اس ریسلر کو چیلنج کر دیا۔ ریسلر نے بڑے حقارت بھرے انداز میں پرنس کو دھتکار دیا۔ لیکن پرنس نے شرط کی رقم دو گنی کر دی۔ یہ اتنی بڑی رقم تھی کہ میں بھی حیران رہ گیا مجھے اپنا غصہ بھول گیا۔ اتنی بڑی رقم کی شرط شاید اس جوئے خانے میں پہلے کبھی نہ لگی تھی۔ ریسلر نے شرط کی بھاری بھر کم کی وجہ سے چیلنج قبول کر لیا۔ پرنس نے اپنے ساتھی سے رقم لے کر میز پر رکھ دی اور ریسلر کو بھی مجبور کیا کہ وہ بھی نقد رقم میز پر رکھے۔ ریسلر نے مجھ سے جو رقم جیتی تھی۔ وہ بھی میز پر رکھی اور اپنی ساری رقم بھی لیکن پرنس کی شرط سے پھر بھی وہ رقم کم تھی۔ سہانچہ اس نے جوئے خانے کے مالک سے ادھار رقم لے کر اسے پورا کیا۔ سارا جو احاطہ اس میز کے گرد اکٹھا ہو گیا تھا۔ مجھ سمیت سب کو سو فیصد یقین تھا کہ پرنس کوئی پاگل ہے۔ کیونکہ پرنس کی جسامت اور اس کی جسمانی ساخت اس ریسلر کے مقابلے میں باقی اور جیونتی جیسی تھی۔ لیکن جب اس

کوئی جادو وغیرہ کر دیا ہو گا اس ریسلر پر۔ میں کیسے مان لوں کہ لتے شہ زور ریسلر کو کوئی عام سا آدمی اس طرح شکست دے دے۔" عمران نے کہا تو ایک بار پھر سب ہنس پڑے۔

"جیک جاؤ اور شراب کے علاوہ کوئی اور مشروب تیار کر کے لے آؤ پر نس شراب نہیں پیتا اور یقیناً اس کے ساتھی بھی نہ پیتے ہوں گے۔" ہمفرے نے کرسی پر بیٹھے ہوئے کہا۔

"واہ جہاری یادداشت تو واقعی قابل داد ہے۔ اگر تم اس ریسلر سے یادداشت کا مقابلہ کرتے تو یقیناً جیت جاتے۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ہمفرے ایک بار پھر مہمانی انداز میں منہ پھاڑ کر کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"ہمفرے میری یادداشت تو بے حد کمزور ہے۔ لیکن اس کے باوجود مجھے یہ بات یاد ہے کہ تم نے ایک بار بتایا تھا کہ تم نے کہاں کسی لاؤڈ ایرک سے اراضی کا بہت بڑا قطعہ خریدا ہے۔" عمران نے کہا تو ہمفرے بے اختیار چونک پڑا۔

"ہاں میں نے کہا تھا۔ کیوں؟" ہمفرے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ لاؤڈ ایرک زندہ ہے۔" عمران نے کہا۔

"ہاں زندہ ہے اور ہمیں اس ریاست میں ہی رہنا ہے۔" ہمفرے نے جواب دیا۔

"کنکسانا کے شمال مغرب میں پہاڑیاں ہیں۔ جنہیں ایرک

ریسلر نے پر نس کے پنجے میں جکڑ ڈالا اور پر نس کے بازو کو جھٹک کر میز پر لگانے کے لئے زور لگایا تو ریسلر کا جسم پسینے میں نہا گیا۔ اس کا چہرہ بگڑ گیا۔ لیکن وہ پر نس کے بازو کو ایک انچ بھی حرکت نہ دے سکا اور سب کی آنکھیں حیرت سے پھٹ گئیں۔ جب ریسلر پورا زور لگا چکا تو پر نس نے بڑے اطمینان سے اس کے بازو کو اس طرح میز پر لگا دیا جیسے وہ ریسلر کا بازو نہ ہو بلکہ کسی بچے کا ہو۔ اس ریسلر نے دنگا فساد کرنے کی کوشش کی لیکن جوئے خانے کا مالک درمیان میں آ گیا۔ پر نس نے دوبارہ چیلنج کر دیا اور کہا کہ اس کی صرف ایک انگلی اگر ریسلر مروڑ کر دکھاوے تو اس سے دو گنی رقم اسے انعام میں ملے گی اور ریسلر نے یہ چیلنج بھی قبول کر لیا۔ لیکن ریسلر صاحب اپنا پورا زور لگانے کے باوجود پر نس کی چٹان جیسی انگلی کو ذرا بھی نہ مروڑ سکا اور پھر پر نس نے میز پر پڑی ہوئی اسی قدر بھاری رقم میں سے اپنی رقم اٹھا کر اپنے ساتھی کو واپس دے دی۔ میری رقم مجھے دے دی اور باقی رقم اس ریسلر کو یہ کہہ کر واپس کر دی کہ وہ ایشیائی ریاست ڈومپ کے پر نس ہیں اور صرف شوقیہ مقابلے کرتے ہیں۔ میں پر نس سے اس قدر متاثر ہوا کہ میں نے انہیں یہاں آنے کی دعوت دی اور پر نس یہاں دو روز تک میرے پاس رہے۔ یہ میرا بیٹا جیک ان دنوں اپنی ماں سے ملنے گیا ہوا تھا اس لئے یہ ان سے نہ مل سکا تھا۔" ہمفرے نے عمران کے ساتھیوں کو پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کمال ہے۔ اس قدر شہ زور آدمی تھا۔ نہیں بھائی۔ اس نے یقیناً

پہاڑیاں کہا جاتا ہے اور وہاں ایک گاؤں ہے جسے ایرک فیلیڈ کہا جاتا ہے مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ پہاڑیاں اور گاؤں کسی لارڈ ایرک کا ہے۔ کیا یہ وہی لارڈ ایرک ہے؟ عمران نے کہا۔

”ہاں وہ اس کی آبائی جائیداد تھی لیکن وہ تو اس نے فروخت کر دی تھی کسی اور لارڈ نے خرید لی تھی“ ہمفرے نے جواب دیا۔

”کیا تم مجھے اس لارڈ سے ملوا سکتے ہو؟“ عمران نے کہا۔

”کھل کر بات کرو پرس تم کیا چاہتے ہو۔ میں یہاں کانٹنگ ہوں اور لارڈ ایرک لارڈ ہوگا لیکن کانٹنگ ہمفرے کے سامنے اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور تم میرے دوست ہو۔ بولو کیا چاہتے ہو۔ لارڈ ایرک جو تم چاہو گے وہی کرے گا۔“ ہمفرے نے سینے پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔

”میں نے وہ علاقہ دیکھا ہے۔ مجھے وہ بے حد پسند آیا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اسے خرید لوں۔ لیکن وہاں کوئی نہیں بتاتا کہ اسے لارڈ ایرک سے کس نے خرید اچھا۔ لارڈ ایرک سے مل کر میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ ان سے یہ علاقہ کس نے خرید اچھا۔ تاکہ میں اس سے رابطہ کر کے اسے خرید لوں۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”یہ بات تو لارڈ کو فون کر کے بھی اس سے معلوم کی جا سکتی ہے۔“ ہمفرے نے کہا۔

”نہیں میں اس سے ملنا چاہتا ہوں ذاتی طور پر۔ کیا تم یہ ملاقات کرا سکتے ہو؟“ عمران نے کہا۔

”ٹھیک ہے جیسے تم چاہو۔ میں خود تمہارے ساتھ چلتا ہوں۔“ ہمفرے نے کہا۔ اسی لمحے دو ملازم ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوئے ٹرے میں مشروبات کے جام رکھے ہوئے تھے۔ سب نے ایک ایک گلاس اٹھایا۔

”تو کیا ہم سب چلیں گے یا صرف آپ اکیلے چلیں گے۔“ ہمفرے نے مشروب پیئے جانے کے بعد عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

”ہم سب چلیں گے۔ کیونکہ اس ملاقات کے بعد ہم نے فوری طور پر دستخط کرنا ہے۔“ عمران نے کہا۔

”تو کیا تم لوگ ہمارے پاس کچھ روز نہیں ٹھہرو گے۔“ ہمفرے نے چونک کر کہا۔

”نہیں کانٹنگ ہمفرے فی الحال نہیں لیکن میرا وعدہ کہ جب بھی فرصت ملی میں تمہاری مہربانی کو ضرور آزماؤں گا۔“ عمران نے کہا تو ہمفرے بے اختیار ہنس پڑا۔

”او۔۔۔ کے ٹھیک ہے۔“ آؤ پھر چلیں ہمفرے نے اٹھتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بڑی جیب میں بیٹھے کھیتوں کے درمیان سے گزرنے والی سڑک پر آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ جیب کی ڈرائیونگ سیٹ پر ہمفرے تھا۔ تقریباً ایک گھنٹے کے سفر کے بعد وہ ایک بہت بڑے محل نما عمارت میں داخل ہو گئے۔ لارڈ ایرک پوزخا آوی تھا۔ وہ ہمفرے سے مل کر بے حد خوش ہوا۔

”چلو کسی بہانے تم یہاں تک آئے تو یہی لارڈ ایرک نے

تعارف کے بعد مسکراتے ہوئے ہنفرے سے کہا۔

”جب میں تمہاری طرح بوڑھا ہو جاؤں گا تو پھر آؤں گا۔“ ہنفرے نے کہا تو لارڈ ایرک بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

”لارڈ ایرک آپ ایرک فیلڈ میں کتنا عرصہ رہے ہیں۔“ عمران نے پوچھا۔

”میں تو پیدا بھی وہیں ہوا تھا۔ میری جوانی کا طویل عرصہ بھی وہاں گزارا ہے۔“ لارڈ ایرک نے جواب دیا۔

”لارڈ ایرک پھر آپ نے یہ علاقہ کیوں فروخت کر دیا۔“ عمران نے پوچھا۔

”کیوں فروخت کر دیا۔ یہ عجیب سوال ہے۔ معقول قیمت مل گئی میں نے فروخت کر دیا۔“ لارڈ ایرک نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے ایرک فیلڈ کے بارے میں بات کرنا پسند نہ ہو۔ اسی لمحے اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی اور لارڈ ایرک نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

”ہی۔۔۔۔۔ لارڈ ایرک نے تیرے لہجے میں کہا۔

”ہاں کنگ ہنفرے یہاں ہے۔“ لارڈ نے دوسری طرف سے بات سنتے ہی کہا اور پھر رسیور ہنفرے کی طرف بڑھادیا۔

”میرے فون۔ ابھی تو میں آیا ہوں۔“ ہنفرے نے حیران ہوتے ہوئے کہا اور ہاتھ بڑھا کر لارڈ ایرک کے ہاتھ سے رسیور لے لیا۔

”کیں ہنفرے بول رہا ہوں۔“ ہنفرے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ پھر جیسے جیسے دوسری طرف سے ہونے والی بات سن رہا تھا

اس کے چہرے پر فحشے کے تاثرات ابھرتے چلے آئے۔

”میں آ رہا ہوں۔ سب لوگوں کو اکٹھا کر دو میں انہیں فٹاکر دوں گا۔“ کنگ ہنفرے نے پتختے ہوئے کہا اور پھر رسیور رکھ کر وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

”کیا ہوا۔۔۔۔۔ لارڈ ایرک نے کہا۔

”اس احمق سائنس کو موت کھنچ لائی ہے۔ اس نے آدمی اکٹھے کر کے میرے کھیتوں پر قبضہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ میں اسے فٹاکر دوں گا۔ تم پرنس جہاں لارڈ کے پاس رہو۔ میں ان کا خاتمہ کر کے جیس واپس آؤں گا۔“ ہنفرے نے کہا اور پھر وہ تیزی سے مڑا اور دوڑتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔

”آپ مجھے ہوئے ہوں گے کچھ دیر آرام کر لیں۔ پھر اطمینان سے باتیں ہوں گی۔“ لارڈ ایرک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر رکھی ہونی گھنٹی اٹھا کر ہاتھ سے بجائی تو دو نوجوان اندر داخل ہوئے اور سر جھکا کر کھڑے ہو گئے۔

”مہمانوں کو مہمان خانے تک لے جاؤ اور سٹو جیف کو کہہ دینا کہ یہ ہمارے خاص مہمان ہیں انہیں کسی قسم کی تکلیف نہیں ہونی چاہئے۔“ لارڈ نے اٹھتے ہوئے کہا اور عمران اور اس کے ساتھی بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

”آپ جائیں میں لارڈ سے چند باتیں کر کے ابھی آ رہا ہوں۔ لارڈ آپ مجھے چند منٹ دیں گے۔“ عمران نے اپنے ساتھیوں سے بات

کرنے کے ساتھ ساتھ لاڑ سے بھی مخاطب ہو کر کہا اور اس کے ساتھی
کچھ گئے کہ عمران لاڑ سے علیحدگی میں ملنا چاہتا ہے۔ اس لئے وہ سب
خاموشی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

”آپ کچھ در آرام کر لیتے۔۔۔۔۔ لاڑ نے مہذب سے لہجے میں کہا۔
”آپ سے باتیں کرنے سے ہی مجھے آرام ملے گا۔ آپ جیسے بزرگ
اور تجربہ کار آدمیوں کی صحبت کا ایک لمحہ صدیوں سے بھی زیادہ قیمتی
ہوتا ہے۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو لاڑ کے چہرے پر یکھٹ مسرت کی
جگہ گھٹ ہونے لگ گئی۔ عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ کیونکہ لاڑ
ایک بھی دوسرے لاڑوں کی طرح اپنی تعریف سن کر خوش ہونے کا
عادی تھا۔

”آپ میرے ساتھ آئیں۔ میں اپنے خاص کمرے میں آپ کو بے
چلتا ہوں۔۔۔۔۔ لاڑ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور چند لمحوں بعد
وہ ایک انتہائی شاندار انداز میں سجدے ہوئے کمرے میں موجود تھے۔ لاڑ
ایک معذرت کر کے ہاتھ روم چلا گیا تو عمران نے اس کمرے کا
سرسری نظروں سے جائزہ لینا شروع کر دیا۔ جائزہ لیتے ہوئے اس کی
نظریں دیوار پر لگے ہوئے ایک فریم پر پڑیں تو وہ چونک پڑا۔ فریم کے
اندر ایک سرٹیفکیٹ لگا ہوا تھا جو حکومت ائیکریٹیکا کی طرف سے لاڑ
ایک کی حکومت کے لئے خدمات کے سلسلے میں دیا گیا تھا۔ اسی لمحے
لاڑ ایک ہاتھ روم سے باہر گیا۔

”میں معذرت خواہ ہوں پرنس۔ بڑا اذیت خود ایک بیمار

ہوتا ہے۔ ہاتھ روم میں مجھے بار بار جانا پڑتا ہے۔۔۔۔۔ لاڑ نے
معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔

”میری تو پسندیدہ جگہ ہی ہاتھ روم ہے۔ جس قدر اطمینان اور
سکون آدمی ہاتھ روم میں محسوس کرتا ہے اور کسی جگہ کر ہی نہیں
سکتا۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو لاڑ ایک بے
اختیار اقبہ مار کر ہنس پڑا۔

”لاڑ ایک آپ کو حکومت ائیکریٹیکا نے حکومت کے لئے شاندار
خدمات کے عوض باقاعدہ سرٹیفکیٹ دیا ہے۔ ایسا سرٹیفکیٹ تو خاص
خدمات پر ہی دیا جاتا ہے۔ کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ یہ کیسی خدمات
تھیں۔۔۔۔۔ عمران نے دیوار پر موجود فریم کی طرف اشارہ کرتے
ہوئے کہا۔

”یہ اس دور کے قصے ہیں جب میں جوان تھلا جوانی کے دوران
میں نے ایک ایسی مجرم تنظیم کے خلاف کام کیا تھا۔ جو حکومت
ائیکریٹیکا کے خلاف کام کر رہی تھی۔ ان خدمات کے صلے میں مجھے یہ
سرٹیفکیٹ دیا گیا تھا۔۔۔۔۔ لاڑ ایک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
”لیکن بڑھاپے میں آدمی عملی بعد چھوڑ دیتی ہے۔ کم از کم ذہنی طور پر تو
بعد چھوڑ کر سکتا ہے۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

”ہاں کر تو سکتا ہے۔ لیکن مختلف بیماریوں نے مجھے اس قابل ہی
نہیں چھوڑا کہ میں کسی سے رابطہ کر سکوں اور کوئی بھی کام ہو بغیر
وہلوں کے بہر حال نہیں کیا جاسکتا۔۔۔۔۔ لاڑ ایک نے جواب دیا۔

”اور اگر رابطہ خود چل کر آپ کے پاس پہنچ جائے تو“..... عمران نے کہا تو لاڈ ایرک بے اختیار چونک پڑا۔
”کیا مطلب میں سمجھا نہیں“..... لاڈ ایرک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”لاڈ ایرک آپ بنیادی طور پر ایک اچھے انسان ہیں۔ آپ کا یہ سرٹیفکیٹ بتا رہا ہے کہ آپ نے واقعی جرائم کے خلاف بے مثال جدوجہد کی ہوگی کیونکہ اس قسم کا سرٹیفکیٹ حکومتیں بہت کم جاری کرتی ہیں۔ اس لئے میں آپ کو تفصیل بتا رہا ہوں۔ اس کے بعد آپ خود فیصلہ کر لیں کہ آپ کیا تعاون کر سکتے ہیں۔ کر سکتے ہیں یا نہیں“..... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”کیسی تفصیل“..... لاڈ نے اور زیادہ حیرت زدہ ہوتے ہوئے کہا تو عمران نے اسے بلیک تھنڈر کے بارے میں مختصر طور پر بتا دیا۔
”اوہ۔ اوہ اس قدر خوفناک تنظیم“..... لاڈ ایرک نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”اور اس تنظیم نے ایرک پہاڑیوں میں خفیہ لیبارٹری بنائی ہوئی ہے۔ جہاں پوری انسانیت کے خلاف استعمال ہونے والا اختیار کیا جا رہا ہے“..... عمران نے کہا۔

”ایرک پہاڑیوں میں۔ اوہ وری بیڈ تو اس لئے مجھے اتنی بڑی رقم آفر کی گئی تھی۔ میں بھی سوچتا تھا کہ کون اس قدر احمق ہو سکتا ہے کہ اس ویران سے علاقے کے لئے اتنی بڑی رقم ادا کرے گا“..... لاڈ ایرک

نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
”خفیہ لیبارٹری کے لئے یہ جگہ انہیں مناسب لگی ہوگی۔ رقم ان کے لئے کوئی مسئلہ نہیں ہے“..... عمران نے جواب دیا۔

”لیکن آپ کون ہیں۔ ہمفرے نے تو آپ کا تعارف صرف دوست کہہ کر کر لیا ہے۔ لیکن آپ کی باتیں بتا رہی ہیں کہ آپ ہمفرے جیسے عام سے گینگسٹر کے دوست نہیں ہو سکتے“..... لاڈ ایرک نے کہا۔

”میرا تعلق پاکیشیا سے ہے۔ میرا اصل نام علی عمران ہے۔ میرا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے۔ ہمفرے سے میری ملاقات کافی عرصہ پہلے ایک جوئے خانے میں ہوئی تھی۔ وہاں میں نے اس کی مدد کی تھی۔ اس لئے اس سے ملاقات رہنے لگی۔ ایک بار باتوں ہی باتوں میں ہمفرے نے آپ کا ذکر کیا۔ اب جب کہ اس لیبارٹری کی تلاش کے سلسلے میں ایرک فیلڈ اور ایرک پہاڑیوں کا نام سامنے آیا اور یہ معلوم ہوا کہ یہ جگہ کسی لاڈ ایرک کی آبائی جائیداد تھی تو میرے ذہن میں ہمفرے کی اس وقت کی بات آگئی۔ سہتاچہ میں اپنے ساتھیوں سمیت ہمفرے کے پاس پہنچا ہمفرے نے بتایا کہ آپ زندہ بھی ہیں اور اسی ریاست میں رہتے ہیں تو میں نے اسے مجبور کیا کہ وہ میری ملاقات کرا دے۔ اس طرح آپ سے ملاقات ہو گئی“..... عمران نے تفصیل سے سب کچھ بتاتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ اوہ تو یہ بات ہے۔ میرا تعلق بھی آج سے آٹھ دس سال پہلے تک اکیڈمیا کی ایک خفیہ ایجنسی سے رہا ہے۔ گو وہاں میرا کام صرف

”اگر ایسا ہے تو پھر مجھے اپنے پرانے کاغذات چیک کرنے پڑیں گے
میں ان پہاڑیوں پر لومڑیوں کا شکار کھیلتا رہا ہوں اور تم جلتے ہو گے
کہ پہاڑوں میں رہنے والی لومڑیوں کا شکار کس قدر مشکل ہوتا ہے۔
اسی سلسلے میں ایک بار میں نے ان پہاڑیوں کا باقاعدہ نقش بنایا تھا اور
اس نقشے میں ان تمام راستوں کی باقاعدہ نشاندہی کی تھی جن سے گزر
کر میں لومڑیوں کے ٹھکانوں تک خاموشی سے پہنچ سکوں۔ جوانی کے
دور کی بات ہے..... لاؤ ڈائریک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ایہا راستہ۔ مجھے تو یہ سارا علاقہ فروخت کیے بہت طویل عرصہ

والے کو نقش بنانے کی تکنیک سے خاصی واقفیت ہے۔ کیونکہ نقش خاصے اچھے انداز میں بنا ہوا تھا سہاڑیوں کو سیاہ لکیروں سے بنایا گیا تھا جب کہ راستوں کی نشاندہی سرخ رنگ کی لکیروں سے کی گئی تھی۔ پھر لارڈ ایرک نے عمران کو پہاڑیوں اور راستوں کے بارے میں تفصیل بتانی شروع کر دی۔

”یہ راستہ بہت چھوٹا سا ہے۔ اس طرح تو یہ لومڑی کے شکار کے لئے کام نہیں آسکتا۔ پھر اس کی نشاندہی کیوں کی گئی ہے۔“ عمران نے ایک چھوٹی سی سرخ لکیر پر انگلی رکھتے ہوئے کہا۔
”شہر دھجے یاد کرنے دو۔ فوری طور پر تو اس کی وجہ تسمیہ میرے ذہن میں نہیں آ رہی۔“ لارڈ ایرک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ اس کی پیشانی پر موجود شکنوں میں اضافہ ہو گیا تھا۔ چند لمحوں بعد اس نے آنکھیں کھول دیں۔

”اوہ۔ اوہ یاد آ گیا۔ اس کے آگے ایک قدرتی کنواں ہے۔ کافی گہرا کنواں۔ یہ دیکھو یہ میں نے نشان بنایا ہے۔ کنواں اس لحاظ سے کہ یہ کنویں کی طرح گول گہرائی ہے۔ درنہ اس میں پانی وغیرہ نہ تھا۔ اس کنویں کے منہ پر میں اکثر جال لگا دیا کرتا تھا اور لومڑیاں اس کنویں میں گر جاتی تھیں۔“ لارڈ نے ایرک نے جواب دیا۔

”کھتا گہرا ہے یہ۔“ عمران نے پوچھا۔
”ساتھ سرفٹ گہرا تو ہوگا۔ میرا اندازہ ہے۔“ لارڈ ایرک نے

جواب دیا۔

”اوہ اگر وہ نقش مل جائے تو یہ میرے لئے سب سے کار آمد ہوگا۔“ عمران نے کہا۔

”میں اسے تلاش کرتا ہوں۔ لیکن آپ کو انتظار کی زحمت اٹھانی پڑے گی۔“ لارڈ نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

”اس کے لئے تو میں مجرب کے انتظار کی طرح قیامت تک انتظار کر سکتا ہوں۔“ عمران نے جواب دیا تو لارڈ ایرک بے اختیار کھٹکھٹا کر ہنس پڑا اور پھر وہ اس کمرے کی عقبی دیوار میں موجود ایک دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ پھر اس کی واپسی تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ بعد ہوئی وہ بے حد تھکا ہوا ساد کھائی دے رہا تھا۔

”آپ کو میری وجہ سے تکلیف اٹھانی پڑی لارڈ۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اوہ نہیں ایسی کوئی بات نہیں۔ جراثیم کے خلاف کام کرنے میں مجھے ہمیشہ دلی مسرت محسوس ہوتی ہے اور مجھے تو اس بات کی خوشی ہے کہ اس عمر میں بھی مجھے جراثیم کے خلاف کسی نہ کسی انداز میں کام کرنے کا موقعہ تو ملا۔“ لارڈ ایرک نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر ہاتھ میں پکڑا ہوا ایک رول اس نے کھولا۔ یہ پرانا کاغذ تھا۔ لیکن بہر حال وہ اس قدر خستہ نہ ہوا تھا کہ پھٹ جاتا۔ لارڈ نے رول کو کھول کر میز پر رکھا اور پھر ادھر ادھر سے مختلف سامان اٹھا کر اس نے اس کے چاروں کونوں پر رکھ دیا تاکہ وہ دوبارہ رول نہ ہو جائے۔ یہ واقعی ایک نقشہ تھا جسے ہاتھ سے بنایا گیا تھا۔ نقشے کا انداز بتا رہا تھا کہ بنانے

بولی ایرک فیلڈ کے سب سے اونچے ٹاور پر کھڑی دور بین سے
 سلمے پھیلے ہوئے منظر کا جائزہ لینے میں مصروف تھی۔ اس کے ساتھ
 ہی شریف لوتھر کھڑا تھا۔ لوتھر خاصا موٹا آدمی تھا لیکن اس کے انداز
 میں مستعدی اور جستی موجود تھی جس طرف بولی دیکھ رہی تھی وہاں
 سے سڑک بل کھاتی ہوئی ایرک فیلڈ کی طرف آرہی تھی۔ پھر اچانک
 بولی ٹونک پڑی۔

”اوہ اوہ ایک کار آرہی ہے قصبے کی طرف“..... بولی نے چونکتے
 ہوئے کہا۔

”کتنے فاصلے پر ہے..... لوتھر نے پوچھا۔

”دس پندرہ منٹ کے بعد یہ یقیناً فرسٹ چیک پوسٹ پر پہنچ جائے
 گی..... بولی نے جواب دیا۔

”تو کیا حکم ہے۔ اے میزائل سے اڑوانے دیا جائے“..... لوتھر

”اور یہ راستہ یہ تو کافی دور سے نکل رہا ہے۔ لیکن آپ نے درمیان
 میں یہ کراس ڈال دیا ہے۔ اس کا کیا مطلب ہے“..... عمران نے کہا۔
 ”یہ راستہ ان پہاڑیوں سے تقریباً دو کو میٹر دور ایک زمینی سرنگ
 ہے۔ لیکن جہاں میں نے کراس ڈالا ہے۔ یہاں یہ بند ہے۔ دوسری
 طرف بھی راستہ ہے لیکن راستے میں بلا ٹنگ ہے“..... لارڈ نے کہا۔
 ”اوکے لارڈ ایرک۔ آپ نے واقعی بے حد تعاون کیا ہے۔ میں اس
 کے لئے آپ کا ذاتی طور پر مشکور ہوں اور اب مجھے اجازت دیں کہ میں
 یہ نقشہ ساتھ لے جاؤں۔ یہ میرے لئے بے حد کارآمد ہے۔“ عمران نے
 کہا۔

”بے شک لے جائیں۔ لیکن اجازت ایک شرط کے ساتھ کہ آپ
 اپنے اس مشن میں کامیابی کے بعد دوبارہ میرے مہمان ضرور بنیں
 گے“..... لارڈ ایرک نے کہا تو عمران نے وعدہ کر لیا۔

”ہم فوری طور پر اس ریاست کے بڑے شہر لارک فیلڈ پہنچنا چاہتے
 ہیں۔ کیا اس کا بندوبست ہو سکتا ہے“..... عمران نے کہا۔

”ہاں کیوں نہیں۔ میرے پاس جیسے ہی ہیں اور ڈرائیور بھی۔ وہ
 آپ کو پہنچا دیں گے“..... لارڈ ایرک نے کہا اور پھر وہ عمران کے ساتھ
 ہی اس کمرے سے باہر آگیا۔ عمران نے نقشہ تہہ کیا اور پھر اسے جیب
 میں ڈال لیا۔

”سٹار وہ کون ہے“..... بوبی نے چونک کر پوچھا۔

”ہمسایہ جاگیر دار ہے۔ اس کی بیٹی کی شادی یہاں کے ایک بڑے
سٹور کیپر راکم سے ہوئی ہے۔ یہ اکثر بیٹی سے ملنے آتا رہتا ہے۔“ لو تھر
نے جواب دیا۔

”پھر تو انکے پاس سپیشل کارڈ ہوں گے“..... بوبی نے کہا۔

”جی ہاں کئی سال پہلے کے ہیں“..... لو تھر نے جواب دیا۔

”سٹار کو کہاں لے آؤ۔ میں اس سے بات کرتی ہوں“..... بوبی

نے کہا۔

”آپ کا تعارف کس انداز میں کرایا جائے“..... لو تھر نے پوچھا۔

”یہ اگر ہمسایہ ہے تو پھر لامحالہ یہ کنسٹانا آتا جاتا رہتا ہوگا اور مجھے

جانتا ہوگا“..... بوبی نے منہ بناتے ہوئے کہا تو لو تھر سر ملاتا ہوا آگے

بڑھ گیا۔ بوبی چیک پوسٹ کے پیچھے بنے ہوئے ایک کمرے میں موجود

تھی۔ تھوڑی دیر بعد لو تھر اس آدمی کے ساتھ اندر داخل ہوا جسے وہ

سٹار کہہ رہا تھا۔

”اوہ مس بوبی۔ آپ اور یہاں..... سٹار نے جو ادھیڑ عمر آدمی

تھا۔ بوبی کو دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”کیوں میں یہاں نہیں آسکتی“..... بوبی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اوہ میرا یہ مطلب نہ تھا۔ دراصل پہلے کبھی آپ سے یہاں ملاقات

نہیں ہوئی تھی۔ میں تو اپنی بیٹی سے ملنے اکثر آتا رہتا ہوں۔“ سٹار نے

مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مصافحے کے لئے

نے کہا۔

”کیوں“..... بوبی نے دور بین ہٹا کر لو تھر کی طرف مڑتے

ہوئے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

”حفاظتی اقدامات کے تحت۔ آپ نے خود ہی تو کہا تھا“..... لو تھر

نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ٹائٹنس۔ اگر اس میں حکومت اکیمریہ کے آدمی ہوئے تو پھر۔

چلو میرے ساتھ۔ وہ عمران اور اس کے ساتھی اس قدر احمق نہیں ہیں

کہ اس طرح منہ اٹھائے بڑھے چلے آئیں گے۔ وہ لامحالہ کوئی خاص

پلاننگ کریں گے۔ بوبی نے کہا۔

”جیسے آپ کا حکم ہو۔ مس بوبی میں تو حکم کا غلام ہوں۔“ لو تھر نے

بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”چلو میرے ساتھ فرسٹ چیک پوسٹ پر۔ میں خود بان لوگوں کو

چیک کرتی ہوں“..... بوبی نے کہا اور پھر دور بین وہیں رکھ کر وہ

واپس مڑ گئی۔ نادر کے ساتھ باقاعدہ لفٹ موجود تھی۔ اس لئے چند ہی

لمحوں میں وہ لفٹ کے ذریعے نادر سے نیچے پہنچ گئے۔ پھر لو تھر کی چپ

میں بیٹھ کر وہ فرسٹ چیک پوسٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ فرسٹ

چیک پوسٹ پر ابھی انہیں پہنچے تھوڑی ہی دیر ہوئی ہوگی کہ کار بھی

وہاں پہنچ گئی۔

”اوہ یہ تو سٹار اور اس کا بھتیجا ہے۔“..... لو تھر نے کار سے اترنے

والے دو افراد کو دیکھتے ہوئے کہا۔

ہاتھ بڑھا دیا۔ بوبی نے اس سے مصافحہ کیا اور پھر اسے کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

”مسٹر سٹار آپ کی اراضی ایرک پہاڑیوں سے کس طرف ہے۔“

بوبی نے پوچھا۔

”شمال کی طرف کیوں۔“ سٹار نے چونک کر پوچھا۔

”آپ کو معلوم ہے کہ اس قصبے میں اس قدر حفاظتی انتظامات

کیوں کیے گئے ہیں۔“ بوبی نے کہا۔

”جی ہاں یہاں پہاڑیوں میں حکومت اکیڑیمیا کی ایک خفیہ

لیبارٹری ہے۔ مجھے ہی کیا سب کو معلوم ہے۔“ سٹار نے جواب دیا۔

”میرا تعلق بھی حکومت اکیڑیمیا کی ایک خفیہ سیکشن سے ہے۔“

حکومت کو مخبری ہوئی ہے کہ چند افراد جو کہ دشمن ایجنٹ ہے اس

لیبارٹری کو تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ ان افراد سے منٹنے کے لئے مجھے از خود

یہاں آنا پڑا ہے۔ یہ دشمن ایجنٹ تربیت یافتہ لوگ ہیں۔ وہ اب ظاہر

ہے اس قصبے کی طرف سے تو نہ آئیں گے۔ اس لئے ہم نے چاروں

طرف حفاظتی انتظامات کیے ہیں۔ میری آپ سے صرف اتنی گزارش

ہے کہ اگر آپ اپنے علاقے میں اجنبی افراد کو دیکھیں تو آپ فوراً لو تھر

کو اطلاع کر دیں۔“ بوبی نے کہا۔

”دشمن ایجنٹ۔ اجنبی افراد۔ ابھی ایک گھنٹہ پہلے میں نے ایک

عورت اور پانچ مردوں کو سرسبز علاقے میں دیکھا تھا۔ وہ سب اجنبی

تھے۔ لیکن سامان کے لحاظ سے سیاح لگتے تھے۔ سہو کہ سرسبز علاقے میں

قدیم کھنڈرات موجود ہیں اس لئے میں سمجھا کہ وہ ان کھنڈرات کو دیکھنے جا رہے ہیں۔“ سٹار نے کہا تو بوبی بے اختیار اچھل کر کھڑی ہو گئی۔

”اوہ اوہ یہ وہی لوگ ہیں۔ ان میں ایک عورت بھی شامل ہے اور

پانچ مرد ہیں۔ یہ سرسبز علاقہ شمال مغرب میں ہی ہے ناں۔“ بوبی

نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

”کیس مس۔“ لو تھر نے جواب دیا۔

”تو پھر میرا منہ کھولے کیوں دیکھ رہے ہو۔ یہ وہی لوگ ہیں اور

ہم نے انہیں گرفتار کرنا ہے۔“ بوبی نے تیز لہجے میں کہا۔

”لیکن مس اس کے لئے تو ہمیں باہر جانا ہوگا۔“ لو تھر نے

پچھاتے ہوئے کہا۔

”تو کیا ہوا۔ جلدی کرو جیسیں تیار کرو اور اپنے مسلح آدمیوں کو

بلاؤ جلدی کرو۔“ اچھا مسٹر سٹار آپ کی مہربانی۔ اب آپ اپنی بیٹی کے

گھر جاسکتے ہیں۔“ بوبی نے کہا اور سٹار سر ملتا ہوا کمرے سے باہر

نکل گیا۔ تھوڑی دیر بعد بوبی لو تھر اور ان کے ساتھی چار جیسوں میں

سوار سرسبز کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

”مس یہ لوگ خطرناک ہیں۔ انہیں دور سے ہی گولی نہ مار دی

جائے۔“ لو تھر نے کہا۔

”نہیں میں انہیں زندہ گرفتار کرنا چاہتی ہوں۔ اور سنو تم خاموش

رہو گے۔ میں نے اپنے ساتھیوں کو تفصیلی ہدایات دے دی۔“

ہیں۔..... بونی نے سخت لہجے میں کہا اور لو تعمر نے اہبات میں سر ملادیا تقریباً ایک گھنٹے کی ڈرائیونگ کے بعد جیسیں سرباز کے کھنڈرات کے پاس پہنچ کر رک گئیں کیونکہ انہیں لمبا پکر کاٹ کر یہاں تک آنا پڑا تھا اس لئے انہیں یہاں پہنچنے میں استقامت لگ گیا تھا۔ بونی جیب سے نیچے اتاری تو اسی لمحے اس نے ایک عورت اور پانچ مردوں کو کھنڈرات سے باہر نکل کر آتے ہوئے دیکھا۔ وہ چال ڈھال اور لباس سے واقعی سیاح لگتے تھے۔ شاید جیسوں کی آوازیں سن کر وہ باہر آئے تھے۔ بونی نے ایک لمحے کے لئے انہیں غور سے دیکھا اور پھر اس کا منہ بن گیا کیونکہ ان میں کسی کا قد و قامت بھی عمران سے نہ ملتا تھا اور نہ ہی اس عورت اور عمران کی ساتھی عورت جو لیا کے درمیان قد و قامت اور جسمانی ساخت کے لحاظ سے کوئی مطابقت تھی۔ وہ سیاح بڑی حیرت بھری نظروں سے بونی، لو تعمر اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ رہے تھے جو جیسوں سے اتر کر ان کے گرد دائرے کی صورت میں بکھر کر کھڑے ہو گئے تھے۔

"آپ کون ہیں۔..... بونی نے اس عورت سے مخاطب ہو کر کہا۔
"ہم سیاح ہیں مگر آپ کون ہیں۔ آپ کے تیور تو کچھ خطرناک سے محسوس ہو رہے ہیں۔..... اس عورت نے جواب دیا۔

"مسٹر لو تعمر آپ ان سیاحوں کے کاغذات چیک کریں۔..... بونی نے لو تعمر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہی مس۔..... لو تعمر نے کہا اور دوسرے لمحے وہ تیزی سے ان

سیاحوں کی طرف بڑھ گیا۔

"میں شریف ہوں اپنے کاغذات دکھائیے۔..... لو تعمر نے بڑے حکمانہ لہجے میں کہا۔

"آپ کہاں کے شریف ہیں۔ جیک اپنا شناختی کارڈ دکھائیے۔ ایسا نہ ہو کہ آپ ہمیں ہمارے کاغذات سے محروم کر دیں۔..... ایک مرد نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"سنیے ہمارا تعلق حکومت سے ہے۔ یہاں چند غیر ملکی ایجنٹوں کی آمد کی اطلاعات ملی تھیں۔ ہم انہیں چیک کر رہے تھے کہ آپ کے بارے میں اطلاع ملی۔ ان غیر ملکی ایجنٹوں کی تعداد بھی آپ سے ملتی ہے۔ وہ بھی ایک عورت اور پانچ مردوں پر مشتمل ہے۔ لیکن آپ کے قد و قامت اور جسمانی ساخت ان سے مختلف ہے۔ اس لئے آپ کو نہ ہی گرفتار کیا گیا ہے اور نہ آپ کو گولی ماری گئی ہے۔..... بونی نے تیز لہجے میں کہا۔

"غیر ملکی ایجنٹ اور یہاں کھنڈرات میں۔ کیوں یہاں ان کا کیا کام ہو سکتا ہے۔..... اسی عورت نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ ان باتوں کو نہیں سمجھ سکتیں۔ آپ سے جو کہا جا رہا ہے وہ کریں۔ ورنہ دوسری صورت میں آپ کو گرفتار بھی کیا جاسکتا ہے۔ بونی کا لہجہ اور زیادہ سرد ہو گیا۔

"کاغذات دکھا دیں مس کیہ ترائن۔..... ایک مرد نے اپنی ساتھی عورت سے کہا اور ساتھی عورت نے اہبات میں سر ملاتے ہوئے

اپنے کاندھے سے لٹکا ہوا بیگ کھولا اور اس میں موجود ایک بڑا لافظ نکال کر اس نے لو تھر کی طرف بڑھا دیا۔ لو تھر نے لافظ لیا اور پھر اسے کھول کر اس میں سے کاغذات نکالے اور انہیں بوبی کی طرف بڑھا دیا۔
 "اوہ تو آپ یونیورسٹی آف اوصاما کے پروفیسر حضرات ہیں۔ وری سوری آپ تو انتہائی معزز حضرات ہیں۔" بوبی نے کاغذات دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہمارا تعلق یونیورسٹی کے شعبہ آثار قدیمہ سے ہے۔ مس کیترائن شعبہ کی انچارج ہیں اور پوری دنیا میں آثار قدیمہ پر اتھارٹی رکھتی جاتی ہیں۔" ایک مرد نے اس عورت کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب آئی۔ ایم۔ سوری۔" بوبی نے کاغذات واپس لفافے میں ڈالتے ہوئے کہا اور پھر لافظ اس نے واپس مس کیترائن کی طرف بڑھا دیا۔

"آؤ چلیں۔" بوبی نے لو تھر اور اپنے ساتھیوں سے کہا اور وہ سب جیسوں میں سوار تیزی سے واپس ایرک فیلڈ کی طرف روانہ ہو گئے۔
 "حریت ہے۔" لٹے معزز افراد۔ یونیورسٹی کے پروفیسر اور پیدل سیاحت کرتے پھر رہے ہیں۔" لو تھر نے کہا تو بوبی بے اختیار چونک پڑی۔

"اوہ ہاں۔ اس بات کا تو مجھے خیال بھی نہ آیا تھا۔" ویسے یہ پروفیسر حضرات ہوتے ہی اس قسم کے ہیں۔ یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔"

بوبی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور پھر تقریباً ایک گھنٹے کے سفر کے بعد وہ واپس ایرک فیلڈ کی پہلی چیک پوسٹ پہنچ گئے۔

"کوئی خاص بات تو نہیں ہوئی۔" بوبی نے چیک پوسٹ پر موجود مسافر کے انچارج سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"نہیں مس۔" انچارج نے موبائل لچے میں جواب دیا۔
 "کوئی آیا گیا تو نہیں۔" بوبی نے پوچھا۔

"صرف سارجنٹ کے آدمی آئے تھے۔" روز فیلڈ کو چیک کرنے۔" انچارج نے جواب دیا تو بوبی نے چونک کر لو تھر کی طرف دیکھا۔

"یہاں ایک بہت بڑا فروٹ فارم ہے جو دنگن کے ایک شخص سارجنٹ گھوٹی کی ملکیت ہے۔ اس فروٹ فارم میں ایک خصوصی تیل دار جنس پیدا کی جاتی ہے۔ جس کا تیل لیبارٹری کو سپلائی کیا جاتا ہے۔ اس کے آدمی حساب کتاب کی چیکنگ کے لئے آتے جاتے رہتے ہیں۔ ان کو سپیشل کارڈ جاری کیے گئے ہیں۔" لو تھر نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو بوبی کے سنے ہوئے چہرے پر قدرے اطمینان کے تاثرات نمایاں ہو گئے۔

"کتنے افراد تھے۔" بوبی نے انچارج سے پوچھا۔

"ایک عورت اور پانچ مرد تھے۔" انچارج نے جواب دیا تو بوبی

بے اختیار اچھل پڑی۔

"اوہ اوہ۔ کہاں گئے ہیں وہ۔ فوراً انہیں مجھ سے ملوؤ۔" بوبی

بہکان لیا تھا۔ کیونکہ یہ ایک چھوٹی سی آبادی تھی اور جہاں ہر شخص ایک دوسرے کو انتہائی قریب سے جانتا تھا۔

”جیکسن آؤٹ ٹیم آئی ہے۔ مس بوئی اس سے ملنا چاہتی ہیں۔ تم انہیں جہاں میرے دفتر میں ”مجواؤ“..... لو تھرنے کہا۔

”آؤٹ ٹیم۔ کون سی آؤٹ ٹیم..... دوسری طرف سے کہا گیا تو بوئی بے اختیار اچھل کر کھڑی ہو گئی۔

”ارے ابھی ایک گھنٹہ پہلے فارم کی آؤٹ ٹیم آئی ہے۔ ایک عورت اور پانچ مردوں پر مشتمل تجھے ابھی فرسٹ چیک پوسٹ کے انتہارج نے بتایا ہے“..... لو تھرنے توجھے میں کہا۔

”نہیں مسز لو تھرسبہاں تو کوئی آؤٹ ٹیم نہیں آئی۔ العبتہ انہوں نے آنا ضرور تھا لیکن ابھی تک پہنچی نہیں ہے“..... دوسری طرف سے جیکسن نے جواب دیا۔

”اوہ اچھا“..... لو تھرنے کہا اور رسیور کرڈیل پر رکھ دیا۔

”یہ۔ یہ۔ وہی عمران اور اس کے ساتھی ہی ہو سکتے ہیں۔ اوہ۔ اوہ وہ اندر داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ فوراً ہنگامی حالات کا اعلان کر دو فوراً۔ وہ جہاں بھی ہوں۔ جس کے پاس بھی ہوں۔ انہیں ہر صورت میں گرفتار ہونا چاہئے۔ کاش میں ان سیاحوں کے چکر میں نہ گئی ہوتی تو میں انہیں دیکھنے ہی بہکان لیتی“..... بوئی نے بے اختیار دونوں ہاتھ ملٹے ہوئے کہا۔

”آپ بے فکر رہیں مادام جہاں ایک آدمی نہیں چھپ سکتا۔ چھ

نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

”وہ فارم پر ہی ہوں گے میں بلا لانا ہوں انہیں“..... لو تھرنے کہا اور تیزی سے اندرونی کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ بوئی بھی اس ساتھ ہی اندرونی کمرے کی طرف بڑھنے لگی۔

”ایک عورت اور پانچ مرد“..... بوئی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

”مس وہ سپیشل کارڈیولوجسٹ ہیں اس لئے وہ تو مشکوک ہو ہی نہیں سکتے۔ ویسے بھی وہ اکثر آتے جاتے رہتے ہیں“..... لو تھرنے بوئی کو تشویش میں مبتلا دیکھ کر اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

”چیک کرنا ضروری ہے“..... بوئی نے کہا اور پھر وہ دونوں اندرونی کمرے میں پہنچ گئے۔ یہ ایک بڑا سا کمرہ تھا جسے دفتر کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ یہ لو تھر کا دفتر تھا۔ لو تھرنے جلدی سے فون اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ بوئی کرسی پر بیٹھ تو گئی لیکن اس کے انداز میں اضطراب نمایاں تھا۔ فون میں لاؤڈر ہونے کی وجہ سے دوسری طرف پہنچنے والی گھنٹی کی آواز کمرے میں نمایاں طور پر سنائی دے رہی تھی۔

”لیس سارجنٹ فروٹ فارم“..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”جیکسن بول رہے ہو“..... لو تھرنے آواز پہلکتے ہوئے کہا۔

”لیس مسز شریف میں جیکسن ہی بول رہا ہوں“..... دوسری طرف سے جیکسن نے جواب دیا۔ اس نے بھی آواز سے ہی لو تھر کو

اکٹھے کیسے چپ سکتے ہیں۔ یہ ابھی پکڑے جائیں گے۔..... لو تو مرنے
کہا اور جلدی سے ایک بار پھر سپور اٹھا کر اس نے نمبر ڈائل کرنے
شروع کر دیے۔

عمران اور اس کے ساتھی ایرک فیلڈ کی فرسٹ چیک پوسٹ سے
کافی فاصلے پر ایک گھنے درختوں کے ذخیرے میں موجود تھے۔ ایک بڑی
جیپ بھی ان درختوں کے اندر کھڑی تھی۔ وہ سب جیپ سے باہر
اونچی گھاس پر اطمینان سے بیٹھے ہوئے تھے۔

عمران صاحب بغرض محال اگر ہم آپ کی پلاننگ کے تحت اندر
داخل بھی ہو گئے تو اندر ہمارے لئے جانے پناہ کون سی ہو گی۔“ صفدر
نے کہا۔

”جانے پناہ۔ ارے بھائی وہاں کی کسی لڑکی سے شادی کر لو۔
جانے پناہ مہیا ہو جائے گی۔ اس میں اتنی پریشانی کی کون سی بات
ہے۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”جہیں تو سوائے شادی کے اور کوئی موضوع ہی نہیں ملتا بات
کرنے کے لئے۔..... جنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”تو نہ کرو شادی کسی بوڑھی خاتون کے بیٹے بن جاؤ۔ پھر بھی جائے پناہ مل جائے گی۔“ عمران نے ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا۔
”میں کہتا ہوں اس سارے جگر اور پلان کا فائدہ کیا ہے۔ اندر ہی جانا ہے ناں۔ اسلحہ ہمارے پاس ہے۔ اڑا دو ساری جھیک پوشیں اور اندر پہنچ جاؤ۔“ تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”تاکہ پورا قصبہ اور اس کے مسلح افراد ہمیں شکاریوں کی طرح گھیر لیں۔“ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
”کیہ تران اور اس کا گروپ کیا ہماری مرضی کے مطابق رول ادا کر لے گا۔“ اس بار صفدر نے کہا۔

”کیوں نہیں کرے گا۔ اس میں مشکل بھی کیا ہے اور بولی لامحالہ جیسے ہی ان کے متعلق سنے گی اڑتی ہوئی وہاں پہنچے گی اور ہم اس دوران اطمینان سے گیٹ کر اس کر جائیں گے۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”لیکن اس کی ضرورت ہی کیا تھی اگر کیہ تران اور اس کے گروپ سے صرف سپیشل کارڈ لے لئے جاتے تو یہ کافی نہ تھا۔“ جولیانے کہا۔

”نہیں مس جولیا بولی جہاں موجود ہے اور بولی نہ صرف مجھے اور خادو کو بلکہ تم تینوں سے بھی مل چکی ہے۔ ہمارے قہر و قامت اور ہماری جسمانی ساخت کی وجہ سے ہی وہ ہمیں پہچان لے گی۔ البتہ اس کی عدم موجودگی میں ہم ان کارڈز کی وجہ سے اطمینان سے اندر داخل

جائیں گے اور اصل مسئلہ ان حفاظتی انتظامات سے بچ کر اندر داخل نا ہے اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک عمران کے اٹھ رکھے ہوئے ٹھسڈ فریکوئنسی کے ٹرانسمیٹر سے نوں نوں کی مخصوص آہیں سنائی دینے لگیں۔ عمران نے چونک کر اسے اٹھایا اور اس کا تان کر دیا۔

”ہیلو ہیلو کیہ تران کالنگ اور۔“ بین آن ہوتے ہی ایک وانی آواز سنائی دی۔

”لیکس پرنس بول رہا ہوں اور۔“ عمران نے جواب دیا۔
”پرنس وہ عورت بوٹی۔ شریف تو تمہارے دس مسلح افراد کے ساتھ آئی ہے۔ اس نے ہمارے کاغذات جھیک کیے ہیں اور پھر مطمئن کر واپس چلی گئی ہے اور۔“ دوسری طرف سے کہا گیا۔
”کتنی دیر ہوئی ہے انہیں واپس لگئے ہوئے اور۔“ عمران نے چھا۔

”پانچ منٹ ہوئے ہیں اور۔“ دوسری طرف سے کہا گیا۔
”او۔ کے اب آپ واپس جاسکتی ہیں۔ وہاں جا کر آپ کہہ دیں کہ آپ کی جیب اور سپیشل کارڈ چوری کر لئے گئے ہیں یا کوئی بھی ایسا نہ ب کہہ سکتی ہیں۔ بہر حال ہماری طرف سے آپ اب فارغ ہیں۔ ہاں اگر آپ کو پسند نہ ہوں تو آپ یہ میک اپ ختم کر سکتے ہیں۔ صرف سادہ پانی سے اچھی طرح دھو لینا اور اینڈ۔“ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر

دیا۔

”آؤ اب چلیں“..... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور وہ سر سر ہلاتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب جیب میں سوار درختوں کے اس جھنڈ سے نکل کر اس طرف کو چارہ تھے جہاں سے وہ اس سڑک پر پہنچ سکتے تھے جو ایرک فیلڈ جاتی تھی۔ سڑک پہنچنے کے بعد عمران نے جو ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا جیب کا ایرک فیلڈ کی طرف موڑ دیا اور جیب فرارے بھرتی ہوئی آگے بڑھتی گئی۔ تقریباً پندرہ منٹ کی ڈرائیونگ کے بعد وہ چیک پوسٹ پر پہنچے۔

”یس“..... ایک مسیح آدمی نے ان کی طرف بڑھتے ہوئے کہا،

”آؤٹ ٹیم برائے سار جٹ فارم“..... عمران نے کہا اور اس ساتھ ہی اس نے جیب سے چھ کارڈ نکال کر اس آدمی کی طرف بڑھا دیے۔ اس آدمی نے ایک نظر جیب کے اندر ڈالی اور پھر کارڈ لے کر وہ تھوڑے سے ایک سائیڈ پر بنے ہوئے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ عمران کو اندہ تھا کہ اس کمرے کے اندر تقریباً وہ خاص کمیونٹر نصب ہو گا جس میں سیشنل کارڈ چیک کئے جاتے ہیں کیونکہ یہ کمیونٹر کارڈ ہی تھے لیکن کی ساخت سے وہ سمجھ گیا تھا کہ اس کارڈ ہولڈر کے نام اور تصاویر کا سلسلہ بند ہے۔ صرف کارڈ ہی چیک ہوتے ہیں کہ کیا اصل ہیں نہیں اس لئے وہ مطمئن تھا۔ تقریباً پانچ منٹ بعد وہی مسیح آدمی کہ سے باہر آ گیا۔ اس کے ہاتھ میں کارڈ موجود تھے۔ اس کے چہرہ اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

”ٹھیک ہیں“..... اس آدمی نے کارڈ واپس عمران کی طرف بھاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ ہلا کر راڈ ہٹانے کا اشارہ کر دیا۔ دوسرے لمحے راڈ ہٹ گیا اور عمران نے جیب ایک جھٹکے سے آگے بڑھا دی سجدہ لمحوں بعد وہ دوسری چیک پوسٹ پر پہنچ گئے۔

یہاں بھی انہیں صرف کارڈ ہی دکھانے پڑے اور انہیں آگے جانے کی ہمت دے دی گئی۔ اب وہ قصبے میں داخل ہو چکے تھے۔ عمران جڑے لینان سے جیب چلاتا ہوا دائیں ہاتھ پر جانے والی سڑک پر سے گزرتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ قصبے کے بازار سے گزرتے ہوئے وہ بڑی دیر بعد ایک درمیانے درجے کے ہوٹل کے سامنے پہنچ گئے۔

رہن نے جیب روکی اور پھر نیچے اتار آیا۔ اس کے ساتھی بھی جیب سے اترے۔ ان کے پاس چار تھیلے تھے جو انہوں نے اپنی پشت پر لاد لئے۔

”ہم نے آگے جانا ہے“..... عمران نے کہا اور پھر اطمینان سے چلتا آگے بڑھتا چلا گیا۔ تقریباً دو سو گز کا فاصلہ طے کرنے کے بعد وہ ایک نیچے روڈ پر مڑا اور پھر کچھ دور موجود ایک مکان کے دروازے پر پہنچ کر گئے۔ مکان کا دروازہ بند تھا۔ عمران نے دروازے پر دستک دی تو بسے ہی لمحے دروازہ کھل گیا۔ دروازے پر ایک نوجوان کھڑا ہوا

ساعت دو..... عمران نے آہستہ سے کہا تو نوجوان بے اختیار

”اوہ آؤ“..... نوجوان نے تیزی سے ایک سائیڈ پر بٹھے ہوئے کمرے اور عمران اندر داخل ہو گیا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے اندر داخل ہوئے تو اس نوجوان نے دروازہ بند کیا اور پھر انہیں ساتھ لے کر وہ مکان کے اندر دنی حصے کی طرف بڑھنے لگا۔ ایک کمرے میں جیسے ہی داخل ہوئے کمرے میں کرسی پر بیٹھا ہوا ایک بوڑھا بے اختیار چونک کر اٹھ کھڑا ہوا۔

”سافٹ ووڈ“..... عمران نے ایک بار پھر وہی الفاظ دہرائے۔
 ”اوہ اوہ۔ اچھا۔ سائیکل تم مہمانوں کو زبردور ملے جاؤ۔ میں اس نہال لوں گا“..... بوڑھے نے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔
 ”آپ کا نام“..... عمران نے پوچھا۔

”میرا نام فراسٹ ہے“..... بوڑھے نے جواب دیا۔
 ”فراسٹ اچھا نام ہے۔ اب آپ میری بات سن لیں۔ ہم یہاں آئے نہیں آئے کسی تہ خانے میں چھپ کر بیٹھ جائیں۔ ہم نے کرنا ہے“..... عمران نے کہا۔

”ٹھیک ہے مجھے راجہ نے سب کچھ ٹرانسمیٹر بتا دیا ہے۔ آپ اندر داخل ہونے کا بہترین پلان تیار کیا ہے۔ لیکن بونی اور لوتھ دونوں کو میں اچھی طرح جانتا ہوں۔ ان لوگوں نے آپ کو کرنے کے لئے اس قصبے کی ایک ایک اینٹ کھود ڈالی ہے۔ اگر آپ کو کچھ روز زبردور میں گزارنے ہوں گے اس کے بعد میں آٹرانس پہاڑی کے واسطے میں پہنچا دوں گا۔

”نہیں جناب کچھ دن کی بات تو ایک طرف رہی ہم کچھ گھنٹے بھی نہیں گزار سکتے۔ ہم جس پلان کے تحت اندر آئے ہیں۔ اس پلان میں سب سے بڑی خامی یہ ہے کہ ہم سارہ جٹ کے فروٹ فارم پر نہ نہیں گئے۔ اس لئے بونی کو یقین آجائے گا کہ ہم اندر موجود ہیں۔ پھر اس نے قصبہ اور پہاڑیوں کے ایک ایک چپے پر آدمی پھیلادینے ہیں۔ اس لئے ہم اس کی تلاش کے آغاز سے پہلے اس ٹرانس پہاڑی تک پہنچ جانا چاہتے ہیں۔ تاکہ وہ ہمیں قصبے میں تلاش کرتی رہ جائے اور ہم اپنے مشن کو مکمل کر لیں“..... عمران نے کہا۔

”اگر ایسی بات تھی جناب تو آپ فارم پر ہی چلے جاتے۔“ فراسٹ نے کہا۔

”نہیں بونی نے مجھے اور میرے ساتھیوں کو دیکھا ہوا ہے۔ وہ تیز طور ذہین لڑکی ہے۔ وہ قد و قامت اور جسمانی ساخت کی بنا پر ہمیں پہچان سکتی ہے۔ اگر اسے فرسٹ اور سیکنڈ چیک پوسٹس سے نہ ہٹایا جاتا تو ہم اندر ہی داخل ہو سکتے اور اگر ہم فارم پر چلے جاتے تو وہ وہاں پہنچ جاتی اور پھر پہچان لیتی۔ ہم اگر چاہیں تو اس کا اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ آسانی سے کر سکتے ہیں لیکن ہمیں معلوم ہے کہ جلیک تھنڈر ختم کو اس کا علم ہو جاتا ہے اور پھر وہ یہاں پورنی فوج بھی بھیج سکتے ہیں۔ اس لئے ہماری پلاننگ یہی ہے کہ ہم اس پہاڑی تک اس طرح پہنچ جائیں کہ بونی اور لوتھ کو اس کا علم نہ ہو سکے۔ اس کے بعد ہمیں اس کی پرواہ نہ رہے گی“..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

دیگن رکتی رہی۔ ایک جگہ تو کافی دیر تک دکی رہی۔ عمران سمجھ رہا تھا کہ بوڑھا فراسٹ دیر کیوں کر رہا ہے۔ وہ گواہیاں بتا رہا تھا کہ وہ واقعی بوریاں لاد کر لے جا رہا ہے۔ وہ راستے میں جگہ جگہ رک کر یا تو کسی وکاتدار سے بات کرتا رہا ہو گا یا پھر کہیں شراب پینے لگ گیا ہو گا۔ بہر حال تقریباً نصف گھنٹے تک مسلسل سفر کرنے کے بعد دیگن رک گئی اور بوریاں اتاری جانے لگیں۔ بوریاں ایک سائیڈ سے ہٹائی جا رہی تھیں تاکہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے باہر آنے کا راستہ بن سکے اور چند لمحوں بعد عمران اپنے ساتھیوں سمیت باہر آگیا۔ دیگن اس وقت درختوں کے ایک ڈھیرے میں موجود تھی۔

”وہ سلسلے والی پہاڑی ٹرانس پہاڑی ہے۔۔۔ فراسٹ نے
عمران کو ذخیرے سے باہر لے آکر سلسلے موجود ایک پہاڑی کی طرف
اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ عمران نے اشارات میں سر ملاتے ہوئے ادھر
ادھر دیکھا۔ دور دور تک کھیت پھیلے ہوئے تھے۔

”ٹھیک ہے۔ اب آپ جا سکتے ہیں۔“..... عمران نے کہا اور پھر اس کے ساتھیوں نے مائیکل کے ساتھ مل کر بوریاں واپس ویگن میں لوہی اور فراسٹ اور مائیکل ویگن لے کر درختوں کے جھنڈے سے لٹکے دو تیزی سے آگے بڑھتے چلے گئے۔ جب ویگن ایک موڈ سڑک پر ان کی گھروس سے اوجھل ہو گئی تو عمران نے اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا اور فصل کے اندر سے ہوتے ہوئے پہاڑی کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ وہیں طرف چونکہ قد آدم فصلیں پھیلی ہوئی تھیں۔ اس لئے ان کے

”ٹھیک ہے۔ آپ واقعی بے حد فہین ہیں۔ میں کرم ہوں
بندوبست۔“ بوڑھے فراسٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے
نوجوان مائیکل سے مخاطب ہو کر کہا۔

ہم نے ٹرانس پہاڑی کے ساتھ آرتھر کے فارم جانا ہے تاکہ اسے نیچوں کی بوریاں سپلائی کی جاسکیں۔ سمجھ گئے ہو..... بوڑھے فراست نے کہا۔

”یس ڈیڈی“..... مائیکل نے جواب دیا اور تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔

آپ کو کسی چیز کی ضرورت ہو تو مجھے ابھی بتادیں..... بڑے
نے بوجھا۔

”نہیں ان تھیلوں میں ہماری ضرورت کی سب چیزیں موجود ہیں۔ بس آپ ہمیں اس طرح اس پہاڑی تک پہنچا دیں کہ کسی کو ہمارے وہاں جانے کا علم نہ ہو سکے۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور فراست نے اثبات میں سر ہلادیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بڑی کھدائی کے عقبی حصے میں بھری ہوئی نیچوں کی بوریوں کے پیچھے سکھڑا ہوئے بیٹھے تھے۔ ویگن کو مائیکل چلا رہا تھا جب کہ اس کے ساتھ اس باپ فراست بیٹھا ہوا تھا۔ ویگن کو مکان کے اندر لے آیا گیا تھا اور پھر عمران اور اس کے ساتھیوں کو عقبی حصے میں بٹھا کر باقی حصے میں بوریوں میں بھری تھیں اور پھر ویگن کو باہر نکالا گیا تھا۔ راستے میں جگہ جگہ

درمیان وہ اطمینان سے چلتے ہوئے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔
 "وہاں پہاڑی میں موجود راستہ اگر بند ہوا تو..... جوایا نے کہا
 "جذبہ کچے ہوں اور نیت ٹیک ہو تو بند راستے بھی کھل جاتے
 ہیں..... عمران نے جواب دیا تو جوایا بے اختیار مسکرا دی۔
 "عمران صاحب کیا لیبارٹری کے اندر ہمارا داخلہ ممکن ہو سکے
 گا..... صفدر نے کہا۔

"نہیں لیبارٹری میں داخلہ ناممکن ہے۔ وہاں ایسے سخت حفاظتی
 انتظامات ہوں گے کہ شاید ہم ان کا تصور بھی نہ کر سکیں۔" عمران نے
 جواب دیتے ہوئے کہا۔
 "تو پھر..... سب نے حیران ہو کر کہا۔

"دیکھو یہ تو وہاں پہنچ کر معلوم ہو گا کہ ہم نے کیا کرنا ہے۔ ہر کام
 کے مرحلے ہوتے ہیں۔ اس لئے اسے مرحلہ وار ہی سوچنا چاہئے۔ اگر
 مشن میں پہلا مرحلہ لیبارٹری کی تلاش تھی۔ وہ حل ہوا۔ اس کے بعد
 اس لیبارٹری تک پہنچنے کا مرحلہ تھا۔ اب وہ حل ہو رہا ہے۔ اس کے بعد
 تیسرا مرحلہ آئے گا۔ لیبارٹری سے ڈاکٹر عالم رضا کو باہر نکالنا اور وہاں
 سے اس فارمولے کی کاپی حاصل کرنا۔ پھر چوتھا مرحلہ آئے گا لیبارٹری
 کی حفاظت اور پانچواں مرحلہ ڈاکٹر عالم رضا سمیت واپس پاکیشٹان پہنچنا
 ابھی ہم نے صرف دو مرحلے طے کیے ہیں۔ تیسرا مرحلہ جب آئے گا
 اس بارے میں بھی سوچ لیں گے..... عمران نے بڑے فلسفیانہ
 انداز میں سمجھاتے ہوئے کہا۔

"ایک بات پوچھوں عمران..... اچانک جوایا نے کہا تو عمران تو
 عمران باقی ساقی بھی چونک کر جوایا کو دیکھنے لگے۔ کیونکہ جوایا نے
 جس انداز اور جس لہجے میں بات کی تھی وہ عام انداز سے ہٹ کر تھی
 "پوچھو..... عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔
 "میں نے محسوس کیا ہے کہ تم اس مشن کے دوران انتہائی سنجیدہ
 ہو۔ اس کی کیا وجہ ہے..... جوایا نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا
 "مجبوری ہے..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب
 چونک پڑے۔

"مجبوری۔ کیسی مجبوری..... جوایا کے لہجے میں شدید حیرت تھی
 "اس مشن پر آنے سے پہلے تمہیں تمہارے حریف نے کوئی ہدایات
 دی تھیں..... عمران نے پوچھا۔
 "ہاں اس نے کہا تھا کہ اس مشن کے دوران اگر ہم نے عمران کی
 حکم عدولی کی یا کوئی بے جا ضد یا ستاؤ کیا تو وہ اس کا سخت نوٹس لے
 گا..... جوایا نے جواب دیا۔

"تو تمہارا کیا خیال ہے کہ یہ جیسے صرف تمہیں ہی کی گئی ہو گی۔
 مجھے اس نے کچھ نہیں کہا ہو گا..... عمران نے کہا۔
 "تمہیں وہ کیا کہہ سکتا ہے..... جوایا نے حیران ہو کر پوچھا۔
 "مجھے اس نے دھمکی دی تھی کہ اس مشن کے دوران اگر میں نے
 بے جا مذاق کیا یا اپنے مذاق سے کسی ممبر کو تنگ کیا تو وہ میرا چیک
 روک لے گا اور تم جانتی ہو کہ اگر مجھے یہ چھوٹا سا چیک بھی نہ ملے تو پھر

”وہ جہار اچیف دنیا کا سب سے بڑا کنخوس ہے۔ اگر کنخوسوں کا عالمی مقابلہ ہو تو یقیناً وہ پہلے نمبر پر آئے گا۔“ عمران نے منہ جاتے ہوئے کہا۔

”جو اس مت کرو۔ یہ چیف ہی ہے جو جہارے غرے اٹھاتا ہے۔ جب وہ ہمارا ہاتھ نہیں روکتا تو ہمیں چیک دیتے ہوئے کیسے کنخوسی کر سکتا ہے۔ بولو کتنی رقم کا چیک دیتا ہے وہ جہیں مشن کے بعد۔“ جو لیانے پھرے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کی کیفیت واقعی عجیب ہو چکی تھی۔ اگر کوئی دوسرا عمران کے خلاف بات کرتا تو وہ عمران کی حمایت میں اس سے لڑ پڑتی تھی اور اگر عمران ایکسٹنکٹ کے خلاف بات کرتا تو وہ عمران سے لڑ پڑتی تھی۔

”عمران صاحب جیج بتائیں۔“ صفدر نے لطف لیتے ہوئے کہا۔

”لیکن اگر تم نے آغا سلیمان پاشا کو بتا دیا تو۔“ عمران نے جھجکے ہوئے کہا۔

”ارے نہیں۔ بالکل نہیں بتائیں گے۔ وعدہ رہا۔“ صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

”جہاری یہی بات بتا رہی ہے کہ جہیں انتہائی بھاری مالیت کے چیک ملتے ہیں بے ایمانی تم خود کرتے ہو کہ پچارے سلیمان کو کچھ نہیں دیتے۔“ جو لیانے بڑے فاتحانہ سے لہجے میں کہا۔

”کہاں بھاری مالیت کے ملتے ہیں۔ صرف دو ہندسوں پر مبنی چیک

مجھ جیسے غریب آدمی کا کیا حشر ہوگا۔ اس لئے مجبوراً میں نے اپنے ذہن پر خشکی کی چادر تان لی ہے۔“ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تم چیک کی نگرمت کرو۔ جتنا چیک تمہیں چیف دیتا ہے۔ اس سے دو گنی رقم میں دوں گی لیکن تم یہ سنجیدگی ختم کرو۔ مجھے اس سے اب وحشت سی ہونے لگ گئی ہے۔“ مجھیوں لگتا ہے جیسے میں عمران کی بجائے اس کی کسی ڈبی کے ساتھ کام کر رہی ہوں۔ میرا خیال تھا کہ شاید تم بلیک تھنڈر کی وجہ سے نفسیاتی دباؤ کا شکار ہو۔ لیکن اب تم نے بتایا ہے کہ تم صرف اپنا چیک رک جانے کی وجہ سے خاموش ہو، تو اب میں جہاری یہ سنجیدگی اور خاموشی مزید برداشت نہیں کر سکتی۔“ جو لیانے بڑے جذباتی لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”یہ چیک کا بہانہ کر رہا ہے۔ اصل میں یہ بلیک تھنڈر سے خوفزدہ ہو گیا ہے۔“ تنویر نے منہ جاتے ہوئے کہا۔

”خاموش رہو۔ عمران کسی سے خوفزدہ نہیں ہو سکتا۔ جتنا میں اس کے بارے میں جانتی ہوں تم نہیں جانتے۔“ جو لیانے بڑے جذباتی لہجے میں تنویر کو ڈالتے ہوئے کہا اور تنویر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ جب کہ صفدر، کیپٹن شکیل اور خاور تینوں بے اختیار مسکرا دیئے جب کہ عمران کا چہرہ سپاٹ تھا۔

”میں جو لیانے عمران کو چیک کے برابر رقم دینے کا وعدہ تو کر لیا ہے۔ کم از کم یہ تو پوچھ لیں کہ چیک کتنی رقم کا ہوتا ہے۔“ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ہوتا ہے۔ سب تم خود بتاؤ کہ دو ہندسوں پر مبنی چیک کتنی مالیت کا ہو سکتا ہے۔ کتنی کیا دھوئے گی اور کیا بچوڑے گی..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”دو ہندسوں کا چیک یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ بڑے سے بڑے دو ہندسے تانوں ہی ہو سکتے ہیں۔ تانوں کی رقم ہوتی ہے۔“ جو یا نے اجماعی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”مجھ سے قسم لے لو۔ جس کی چاہے لے لو۔ چاہو تو بے شک تنور کی قسم لے لو..... عمران نے کہا۔

”خبردار میرا نام نہ لینا اور جس کی چاہو قسم کھاتے پھرو..... تنور نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”یہ ممکن ہی نہیں ہے عمران صاحب آپ کم از کم وہ بات کریں جو ممکن تو ہو.....“ صفدر نے کہا۔

”کیوں ممکن نہیں ہے.....“ عمران نے کہا۔

”یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ آپ کو مشن کی تکمیل پر تانوں کے روپے کا چیک ملے۔ میرا خیال ہے کم از کم دس ہندسوں پر مشتمل چیک تو لازماً ملتا ہوگا.....“ صفدر نے کہا۔

”دو ہندسے لکھتے لکھتے تمہارے چیف کے ہاتھ کانپتے ہیں۔ دس ہندسوں پر مشتمل چیک لکھتے ہوئے تو اسے شاید دس بار قبر سے اٹھنا پڑے گا.....“ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

”پھر وہی بکواس.....“ جو یا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”یہ بکواس نہیں ہے حقیقت ہے۔ بے شک تم اپنے چیف سے دوچھ لینا.....“ عمران نے جواب دیا۔

”پھر تو مس جو یا آپ کو ایک کیا ایک ہزار چیک اس مالیت کے دے سکتی ہے.....“ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”جو یا تو کیا تم سیکرٹ سروس کے سارے مسمران اگر مل کر بھی اپنی دس سالوں، بیس سالوں، ہزار سالوں کی تنخواہ بھی اکٹھی کر لو۔

تب بھی تم اس چیک کی ساری رقم نہیں دے سکتے.....“ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”اوہ تو کوئی خاص بات ہے اس میں۔ میں بھی کہوں کہ یہ تانوں کی رقم کے چیک کا کیا مطلب ہو سکتا ہے.....“ صفدر نے جواب دیا

”تو تمہارا کیا خیال تھا کہ یہ تانوں کے روپے کا چیک لے کر خاموش ہو جائے گا۔ اس نے چیف سے ضرور کوئی خاص کھیل کھیل رکھا ہے.....“ جو یا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”تمہارا چیف چونکہ بے حد کنجوس ہے۔ اس لئے وہ تو واقعی چیک دو ہندسوں میں دیتا ہے لیکن میں نے اسے قائل کر رکھا ہے کہ صفریا صفروں کی کوئی قیمت نہیں ہوتی۔ اس لئے اس نے مجھے اجازت دے رکھی ہے کہ میں یہ بے قیمت صفریں جتنی چاہوں ان ہندسوں کے ساتھ لگایا کروں اسے کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ بس اتنی سی بات ہے.....“ عمران نے جواب دیا تو صفدر اور خاور تو بے اختیار ہنس

پڑے جب کہ کمیشن تحلیل حسب عادت صرف مسکرا دیا۔ البتہ جولیا کی آنکھیں حیرت سے پھٹنے کے قریب ہو گئیں۔ جب کہ تنویر نے برا سا منہ بناتے ہوئے ہونٹ ہنچنے لگے تھے۔

”کیا۔ کیا مطلب۔ تم جس قدر چاہے صفریں لگا لو۔ وہ چیک کمیشن ہو جاتا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ اس طرح تو تم ایسوں کھریوں روپے بھی نکالوا سکتے ہو۔“ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”بالکل نکالوا سکتا ہوں۔ لیکن بس تجھے پاکیشیا سکیٹ سروس کے فنڈ کا خیال آ جاتا ہے۔ یہ فنڈ اگر جہاز کے چیف کی جائیداد کی آمدنی سے قائم ہوتا تو ایک ہی چیک میں پار ہو چکا ہوتا اور میں آغا سلیمان پاشا کی ناک پر گلاشتہ تو کیا آئندہ پچاس سالوں کی تنخواہ بھی مار چکا ہوتا۔ اپنے تمام قرض خواہوں کو قرض خواہوں کی بجائے قرض دار بننا چکا ہوتا لیکن مسئلہ یہ ہے کہ یہ فنڈ پاکیشیا کے حوام کے ٹیکس کی رقم سے بنایا گیا ہے اور ٹیکس وہ لوگ دیتے ہیں جو اپنی خون پسینے کی کمائی میں سے اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ کاٹ کر اسے ادا کرتے ہیں۔ بس یہی ایک مجبوری ہے جس نے میرے ہاتھ باندھ دیے ہیں اس لئے مجبوراً مجھے آغا سلیمان پاشا کی دھمکیاں، مجزکیاں، سخت سست سنا پڑتا ہے۔ اس کے ناز غزے اٹھانے پڑتے ہیں۔ قرض خواہوں سے منہ چھپانا پڑتا ہے۔ مزید قرضہ لینے کے لئے ہتھیں کرنی پڑتی ہیں۔ درد بھری کہانیاں سنائی پڑتی ہیں۔“ عمران نے ایک طویل سانس لیٹے ہوئے کہا تو صفر اور خاور ایک بار پھر اس پڑے۔

”جہاز کی قسمت ہی ایسی ہے۔“..... اس بار تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”لیکن تم جو کہتے ہو۔ وہ دوسروں کو دے دیتے ہو۔ کیوں دے دیتے ہو۔ کیا سارے جہان کے دکھ درد کا ٹھیکہ تم نے اٹھا رکھا ہے۔ تم اپنے قرضے پہلے اتار دو پھر کسی دوسرے کی ہمدردی کرو۔“..... جولیا نے عصیلے لہجے میں کہا۔

”مجبوری ہے مس جولیا۔ دینا پڑتا ہے۔ کیونکہ ان کی طرف سے بڑی خلوص بھری دعائیں ملتی ہیں۔ کبھی نہ کبھی تو کسی کی دعا قبول ہو ہی جائے گی اور سخت دل نرم ہو جائے گا۔ بس ایک بار سخت دل نرم ہو جائے پھر زندگی میں بہار ہی بہار ہوگی۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا نے بے اختیار منہ دوسری طرف پھیر لیا۔ اس کے چہرے کا رنگ شہابی ہو گیا تھا اور ناک پر پسینے کے قطرے ابھرائے تھے۔ وہ اب عمران کی ان باتوں کو اچھی طرح سمجھنے لگ گئی تھی۔ اب اسے معلوم ہو جاتا تھا کہ عمران ایسے فقرے کس پیرائے میں بولتا ہے گو اسے شعوری طور پر معلوم تھا کہ عمران ایسے فقرے صرف اسے چھپونے یا مذاق کرنے کے لئے کہتا ہے۔ لیکن وہ اپنے دل کے ہاتھوں مجبور تھی۔ جب بھی عمران کے منہ سے ایسے فقرے نکلتے اس کا دل تھماتے کیوں خود بخود تیز و تیر دھڑکن کا شروع کر دیتا تھا اور لاشعوری طور پر اس کے چہرے کا رنگ شہابی ہو جاتا تھا۔ آنکھیں جھجک جاتی تھیں اور ٹاک پر پسینے کے قطرے موتیوں کی طرح چھلکنے لگتے تھے۔

دخل دیتے ہو..... جو لیانے بھی پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔
 "ارے ارے ابھی سے لڑنا شروع کر دیا۔ بڑی عمر پڑی ہے لڑنے کی..... عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے بیچ بھاؤ کر رہا ہو۔ لیکن اس کے اس فقرے سے ہی تنویر کا غصے اور جھلٹ سے قندھاری انار کی طرح سرخ چہرہ تیزی سے نارل ہوتا چلا گیا جب کہ جو لیانے کے چہرے پر غصے کے تاثرات پھیلنے لگے۔
 "کیا مطلب۔ کیوں کہا ہے تم نے یہ فقرہ..... جو لیانے مڑ کر غصیلے لہجے میں عمران سے کہا۔ تاہم یہ تنویر کی طرح وہ بھی عمران کے اس فقرے کا مطلب سمجھ گئی تھی کہ عمران تنویر اور جو لیانے کی شادی کی بات کر رہا ہے۔

"میرا مطلب تھا ابھی تو کھیلنے کو دن کے دن ہیں۔ نوجوانی ہے۔ لڑنے کے لئے تو بڑی عمر پڑی ہے کیونکہ آدمی کی عمر جیسے جیسے بڑھتی جاتی ہے وہ دنیاوی مسائل اور پریشانیوں کی وجہ سے چڑچڑاہٹ اور بد مزاج ہوتا جاتا ہے۔ اس لئے تو اوجھڑ عمر آدمی ہر وقت ہر کسی سے لڑتا رہتا ہے اور اگر کوئی اسے لڑنے کے لئے نہ ملے تو پھر ہوا سے لڑنا شروع کر دیتا ہے..... عمران نے اپنی بات کی دوسرے انداز میں وضاحت کرتے ہوئے کہا تو جو لیانے اختیار نہیں پڑی۔ ویسے بھی اب وہ کھیتوں سے نکل کر پہاڑی علاقے میں داخل ہو چکے تھے۔ پہاڑی علاقہ خاصا سرسبز تھا۔ وہاں پھاڑیوں کے علاوہ اونچے نیچے درختوں کی بھی کثرت تھی لیکر عالی جگہ رک کر عمران نے جیب سے وہی نقشہ نکالا جو اس نے

"کیا اسی طرح بکواس ہی کرتے رہو گے یا کوئی کام کی بات بھی کرنی ہے۔ پہاڑی تو آگئی اب کیا کرنا ہے..... نکھت تنویر کی کرخٹ اور ترش آواز سنائی دی اور جو لیانے اختیار چونک پڑی۔
 "تمہیں چیف کی ہدایت یاد نہیں رہی تنویر..... جو لیانے بے اختیار تنویر کی طرف مڑتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔
 "میں نے کیا کہا ہے۔ یہی کہا ہے ناں کہ کام کی بات ہونی چاہئے۔ ہم یہاں زندگی کو بہار بنانے نہیں آئے۔ ایک اہم مشن مکمل کرنے آئے ہیں..... تنویر نے بدستور غصیلے لہجے میں کہا۔

"تنویر پلیر کچھ تو خیال کر کے بولا کرو۔ عمران صاحب کس قدر سنجیدہ تھے اس مشن میں۔ اگر مس جو لیانے کی گھنگھکی دجہ سے ان کے سنجیدہ موز میں گھنگھکی آتی ہے تو اس سے فائدہ مشن کو ہی ہو گا۔ ہم نے صرف چلنا ہی تھا چل تو رہے ہیں اگر اس دوران دو چار خوبصورت اور شگفتہ پتھریں بھی ہو جاتی ہیں تو تمہیں کیا اعتراض ہے..... صفدر نے تنویر کو ٹھکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں اسی لئے تو میں نے اسے کہا تھا۔ کیونکہ اس کی سنجیدگی سے مجھے واقعی وحشت ہونے لگ گئی تھی..... جو لیانے صفدر کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن جب یہ فضول باتیں کرتا ہے تو سب سے زیادہ غصہ بھی تمہیں ہی آتا ہے..... تنویر نے اور زیادہ چڑتے ہوئے کہا۔

"یہ میرا اور عمران کا مسئلہ ہے۔ تم کہیں میرے معاملات میں

لارڈ ایرک سے حاصل کیا تھا اور پھر اسے سامنے زمین پر بٹھا کر وہ اس پر جھک گیا۔ پھر ایک جگہ اس نے انگلی رکھی اور ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ چند لمحوں بعد وہ چونک پڑا۔

"اوہ آؤ ادھر دائیں ہاتھ پر تھوڑے سے فاصلے پر وہ غار ہے۔ جس سے راستہ پہاڑی کے اندر تک جاتا ہے۔" عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے نقشہ تہہ کیا اور اسے جیب میں رکھ کر وہ آگے بڑھ گیا۔ تھوڑی دور چلنے کے بعد عمران رک گیا۔ اس کی تیز نظریں غور سے ادھر ادھر دیکھ رہی تھیں لیکن وہاں نہ ہی کوئی غار تھی اور نہ ہی اس کا وہاں ہر طرف کلٹنے دار تھانیاں پھیلی ہوئی تھیں یا درخت تھے۔

"غار اسی جگہ ہونی چاہئے نقشے کے مطابق" عمران نے ہونٹ جباتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے۔ دوسری غاروں کی طرح اسے بھی بند کر دیا گیا ہو۔" صفر نے کہا۔

"نفسیاتی طور پر تو ایسا ممکن نہیں ہے۔ اس نقشے میں دیئے گئے باقی سارے راستے حفاظتی ایریے سے باہر ہیں۔ اس لئے انہیں تو بند کیا بھی گیا ہے اور کیا بھی جانا چاہئے۔ صرف یہی ایک ایسا راستہ ہے جو اس حفاظتی ایریے کے اندر ہے اور پھر یہ اس طرف ہے جو در کوئی آبادی نہیں ہے اور پھر راستہ بھی صرف پہاڑی کے درمیان تک جا کر بند ہو جاتا ہے۔ اس لئے اسے اگر چیک بھی کیا گیا ہو گا تو نفسیاتی طور پر اسے لیبارٹری کے لئے خطرناک نہ سمجھا گیا ہو گا۔ اس لئے یقیناً اسے

بجھنے کی ضرورت ہی نہ سمجھی گئی ہوگی" عمران نے آگے بڑھ کر کلٹنے دار تھانیاں کو احتیاط سے ادھر ادھر ہٹانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا اور پھر سارے ساتھی ایک ایک کر کے ادھر ادھر پھیل گئے۔ تاکہ عمران کی طرف غار کا وہاں اگر تھانیاں کے عقب میں چھپا ہوا ہے تو اسے تلاش کیا جاسکے اور آخر کار تنویر نے اسے تلاش کر لیا۔ غار کا وہاں واقعی خاصا بڑا تھا۔ لیکن اسے اس طرح اونچی اور لمبی شاخوں والی تھانیاں نے گھیر رکھا تھا کہ جب تک یہ تھانیاں ہٹائی نہ جاتیں وہاں نظری نہ آسکتا تھا۔

"گڈ۔ دیکھا جیسا تنویر کس طرح چھپے ہوئے خزانے تلاش کر لیتا ہے۔ لیکن آج تک وہ اپنے دل کو تلاش نہیں کر سکا جو نجانے کہاں جا کر چھپ گیا ہے۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ وہ کہاں چھپا ہوا ہے۔ تم فکر مت کرو۔" تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا اور مب ساتھی بے اختیار ہنس پڑے۔ تھانیاں ہٹا کر وہ ایک ایک کر کے غار میں داخل ہوئے۔ غار ذرا سا آگے جا کر مڑ جاتا تھا۔ وہ جب موڑ مڑے تو نہ صرف غار کھلا ہوا تھا بلکہ اس میں ہلکی سی روشنی اور تازہ ہوا بھی محسوس ہونے لگ گئی۔ جب کہ موڑ سے پہلے تھانیاں میں چھپے ہوئے حصے میں اندھیرا اور شدید جس تھا تھا اور اس کے ساتھ ہی عمران نے اپنے کاندھے پر لاد ا ہوا تھیلاناٹار لٹچے رکھ دیا۔

"کیا مطلب کیا ہمیں خیر نے کا ارادہ ہے۔" صفر نے چونک کر

پوچھا۔

”جیلے باہر جا کر وہ نشانات ہٹانے پڑیں گے جن کی مدد سے ہمارا سراخ لگایا جاسکتا ہے۔ یو بی سرپلکٹ ہے۔ اسے ڈاج دینا ہو گا۔ ورنہ وہ ناک کی سیدھ اپنے آدمیوں سمیت یہاں چلنے جائے گی اور پھر ہم چوہوں کی طرح پکڑے بھی جاسکتے ہیں اور ختم بھی کیے جاسکتے ہیں۔“ عمران نے کہا اور واپس باہر کی طرف مڑ گیا۔

”ہم سب آئیں۔“ جو بیانے پوچھا۔

”صرف صفدر اور کیپٹن شکیل میرے ساتھ آئیں گے۔ باقی ہمیں رکھیں گے۔“ عمران نے کہا اور پھر وہ صفدر اور کیپٹن شکیل کے ساتھ غار سے باہر آگیا۔ اس نے ایک درخت پر چڑھ کر ادھر ادھر کا جائزہ لیا۔ لیکن اسے فوری طور پر کوئی سرگرمی نظر نہ آئی تو وہ درخت سے نیچے اتر آیا۔

”فصلوں کے درمیان ہم نے کافی طویل فاصلہ طے کیا ہے۔ اس لئے وہاں کے سارے نشانات نہ تو مٹائے جاسکتے ہیں نہ ختم کیے جاسکتے ہیں۔ اللہ جہاں سے ہم نقشہ دیکھ کر اس طرف کو مڑے تھے۔ وہاں سے ان نشانات کو ختم کر کے ان لوگوں کو غلط راستے پر ڈالا جاسکتا ہے۔“ عمران نے کہا۔

”لیکن کس طرح وہاں سے جہاں تک نشانات تو بہر حال ہوں گے۔“ صفدر نے کہا۔

”نہیں میں نے جیلے ہی خیال رکھا تھا کہ جھاڑوں کو کچلنے کی

جہاں اس طرح چلا جائے کہ جھاڑیاں بھی نہ پہنچیں اور ایسی اوروں گھاس پر بھی بیٹھ نہ پڑیں جو کھلی جاسکتی ہو۔ جب کہ اس جگہ سے مخالف سمت میں جاتے ہوئے ہم جان بوجھ کر ایسا کریں گے۔“ عمران نے ان دونوں کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

”لیکن پھر واپسی کیسے ہوگی۔“ صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”واپسی نارزن کی طرح۔ درختوں کی شاخوں سے جھولا جھولتے ہوئے ہوگی۔“ عمران نے جواب دیا تو صفدر بے اختیار ہنس دیا۔ جب کہ کیپٹن شکیل حسب عادت صرف مسکرا دیا۔ پھر وہ احتیاط سے چلتے ہوئے اس جگہ پہنچ گئے جہاں عمران نے نقشہ دیکھا تھا اور اس کے بعد انہوں نے عمران کی ہدایات اور رہنمائی کے مطابق مخالف سمت میں آگے بڑھنا شروع کر دیا۔ وہ باقاعدہ جھاڑیاں ہٹا کر اور ان کی شاخیں ایک دوسرے میں قدرتی انداز میں لٹھاتے ہوئے اور کہیں کہیں گھاس پر پیر کو زور سے دبا کر اسے کچلتے ہوئے آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے۔ اس طرح وہ کافی دور تک نکل آئے تھے۔

”بس اتنا کافی ہے اور جہاں ایک دوسرے سے ملے ہوئے گھنے درخت بھی اوپر کو جا رہے ہیں۔ ہم ان درختوں سے ہوتے ہوئے اوپر جائیں گے اور پھر وہاں سے واپس اپنے غار کی طرف پیدل لیکن احتیاط سے۔“ عمران نے کہا اور صفدر اور کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ تینوں واقعی نارزن کے انداز میں ایک درخت کی

شاخ سے دوسرے درخت کی شاخ اور دوسرے درخت کی شاخ سے تیسرے درخت کی شاخ پر ہوتے ہوئے اوپر بہاڑی پر ہر جھٹے چلے گئے۔ کچھ فاصلہ اسی طرح طے کرنے کے بعد عمران مزید آگے بڑھنے کی بجائے نیچے اتر آیا اور صفدر اور کیپٹن شکیل نے بھی اس کی پیروی کی اور پھر وہ تینوں انتہائی احتیاط سے چلتے ہوئے نیچے اترتے چلے گئے اور تھوڑی دیر بعد وہ تینوں ایک بار پھر اس غار میں داخل ہو چکے تھے۔ عمران نے اس بار اندر رک کر تھمڑیوں کو ایڈجسٹ کیا اور پھر وہ آگے بڑھ گئے۔ جہاں موڑ کے بعد ان کے ساتھی موجود تھے لیکن جیسے ہی وہ موڑ مڑے اچانک بھٹک سے ان کا دماغ اڑ گیا۔ کیونکہ جو لیا، تنہا اور خادراتیوں ٹیڑھے میڑھے انداز میں زمین پر بے حس و حرکت پڑے ہوئے تھے۔

”ارے یہ کیا.....“ عمران نے حیرت بھرے انداز میں کہا اور تیزی سے ان کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ اچانک اسے محسوس ہوا جیسے اس کے ذہن کے اندر کوئی دھماکا ہوا۔ ایک لمحے کے لئے اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے ذہن پر لکھت پوری کہکشاں کے رنگ ٹوٹ پڑے ہوں پھر گھپ اندھیرا سا چھا گیا۔ بس آخری احساس جو اس کے ذہن پر نقش ہوا وہ اس کے منہ کے بل نیچے کی طرف گرنے کا تھا۔ اس کے بعد اس کا ذہن مکمل طور پر بلیک ہو گیا تھا۔

لو تھر کی کار بمحلی کی سی تیزی سے سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ لو تھر بذات خود اسے ڈرائیو کر رہا تھا۔ جب کہ سائیڈ سیٹ پر بوبی بیٹھی ہوئی تھی۔

”اس سارے علاقے کو گھیر لیا ہے ناں جہارے آدمیوں نے۔ جہاں وہ جیپ موجود ہے۔ جس میں عمران اور اس کے ساتھی ایرک فیڈ میں داخل ہوئے ہیں..... بوبی نے لو تھر سے مخاطب ہو کر کہا۔ کیونکہ تھوڑی دیر پہلے اس جیپ کے متعلق اطلاع ملی تھی کہ جیپ ہوٹل ریڈ سنار کے پاس موجود ہے اور خالی ہے۔ سہتاچہ بوبی نے لو تھر کو کہہ کر اس سارے علاقے کو گھیرنے اور وہاں کی تلاشی لینے کے احکامات جاری کر دیئے اور خود وہ لو تھر کے ساتھ کار میں بیٹھ کر ہوٹل ریڈ سنار کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

”مس بوبی یہ لوگ آخر کہاں چھپیں گے۔ یہاں تو کوئی آدمی بھی

حیران ہو کر کہا۔

”پہلی بات تو یہ ہے کہ بظاہر وہ کنسانا میں کسی ایسے آدمی سے نہیں ملا۔ جس سے اسے ایرک فیلڈ اور یہاں کے انتظامات اور یہاں لیبارٹری کی موجودگی کا علم ہو سکے اور پھر اچانک وہ اپنے ساتھیوں سمیت واپس ونگٹن چلا گیا۔ میں نے سیکشن ہیڈ کو ارٹر کو اپنی کامیابی کی رپورٹ دے دی۔ لیکن سیکشن ہیڈ کو ارٹر کو میری کامیابی کا یقین نہ آ رہا تھا۔ اس نے کہا کہ عمران اس طرح واپس جانے والوں میں سے نہیں ہے۔ وہ لامحالہ کہیں نہ کہیں سے معلومات حاصل کر کے ہی گیا ہو گا۔ اس وقت تو مجھے سیکشن ہیڈ کو ارٹر کی اس بات پر غصہ آیا تھا لیکن اب مجھے خیال آ رہا ہے کہ سیکشن ہیڈ کو ارٹر عمران کے بارے میں مجھ سے بہر حال کہیں زیادہ بہتر جانتا ہے۔ سیکشن ہیڈ کو ارٹر نے میرے اصرار کے باوجود کہ عمران کو لیبارٹری کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہو سکا۔ سیکشن ہیڈ کو ارٹر نے مجھے یہاں بھجوا دیا۔ وہاں سیکشن ہیڈ کو ارٹر نے ونگٹن میں معلومات کیں تو پتہ چلا کہ عمران اور اس کے ساتھی جس چارٹرڈ طیارے پر ونگٹن جا رہے تھے۔ اس نے راستے میں ہی رخ تبدیل کر کے انہیں ریاست راگن میں اتار دیا ہے اور وہاں سے وہ غائب ہو چکے ہیں اس لئے سیکشن ہیڈ کو ارٹر کے ساتھ ساتھ مجھے بھی یقین ہو گیا کہ عمران کو بہر حال کسی نہ کسی طرح یہاں کے بارے میں علم ہو گیا ہے اور وہ صرف ڈاج دینے کے لئے ونگٹن روانہ ہوا تھا اور اب دیکھو کہ وہ بہر حال قصبے میں داخل ہونے میں

انہیں پناہ نہیں دے سکتا۔..... تو تھرے کہا۔

”یہ لوگ باقاعدہ ایک پلاننگ کے تحت اندر داخل ہوئے ہیں تو تھر اور جو لوگ اس قدر خوبصورت پلاننگ کر سکتے ہیں۔ انہوں نے لامحالہ چھپنے کے لئے بھی کوئی نہ کوئی انتظام کر ہی لیا ہو گا۔..... بوبی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”پلاننگ کیا کرنی ہے۔ لامحالہ انہوں نے آڈٹ ٹیم کو مارکر ان کے کارڈ حاصل کئے اور اندر آگئے لیکن مسئلہ صرف اندر آنے کا تو نہیں ہے۔ اٹالیہ بات تو ان کے خلاف جائے گی۔ وہ اب باہر نہیں جا سکتے اور یہاں انہیں آسانی سے گھیر جا سکتا ہے۔..... تو تھر نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا تو بوبی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔ شروع میں جب اسے ان لوگوں کی آمد کا فرسٹ چیک پوسٹ پر پتہ چلا تھا تو اسے شدید غصہ آ گیا تھا لیکن پھر وہ نارمل ہو گئی تھی اور اب وہ اپنی طبیعت کے مطابق دوبارہ ہنس کھیل رہی تھی۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ کسی اہم مہم کے بجائے دوستوں کے ساتھ پینک منانے جا رہی ہو۔

”تو تھر تم صرف ایک قصبے کے شریف ہو۔ ہمیں کیا معلوم کہ پلاننگ کیا ہوتی ہے۔ علی عمران انتہائی ذہین آدمی ہے۔ اس قدر ذہین کہ اس نے مجھے بھی ڈاج دے دیا ہے۔ حالانکہ مجھے آج تک یہی خوش فہمی رہی تھی کہ بوبی کو دنیا کا کوئی آدمی ڈاج نہیں دے سکتا۔ بوبی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”آپ کو ڈاج۔ کیا مطلب میں سمجھا نہیں سکتا۔..... تو تھر نے

کامیاب ہو گیا ہے حالانکہ جہاں ہم نے کس قدر سخت انتظامات کر رکھے ہیں۔" یونی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن مس یہ تو اتفاق تھا کہ ہم باہر گئے ہوئے تھے۔ ورنہ لامحالہ انہیں ہمیں فرسٹ چیک پوسٹ پر ہی چیک کر لیا جاتا۔"..... لو تھر نے کہا۔

"نہیں لو تھر۔ اب میرا خیال بدل گیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی باقاعدہ پلاننگ کے تحت اندر آتے ہیں۔" یونی نے کہا۔

"وہ کیسے مس..... لو تھر نے تینک کر کہا۔

"انہوں نے کسی طرح آؤٹ ٹیم سے کارڈ حاصل کیے انہیں لمبی رقم دے دی گئی ہوگی۔ پھر اس آؤٹ ٹیم کو اسی تعداد میں ان کنٹریز میں بھجوا دیا۔ تعداد میں ایک عورت کی موجودگی کا سن کر میں نے لامحالہ وہاں پہنچنا تھا۔ چنانچہ جیسے ہی ہم وہاں گئے وہ ہماری عدم موجودگی میں سپیشل کارڈ کی وجہ سے قصبے میں داخل ہو گئے۔ یہ بات میں اس لئے کر رہی ہوں کہ عمران کو علم ہے کہ اگر میں چیک پوسٹ پر موجود ہوں گی تو پھر داخلہ صرف کارڈ کی بنا پر نہیں ہو سکتا۔ میں ان کے قد و قامت کو پہچان سکتی ہوں جب کہ چیک پوسٹ والوں نے صرف کارڈ چیک کرنے تھے۔"..... یونی نے کہا۔

"اوہ اوہ واقعی مس یونی واقعی۔ آپ نے صحیح سوچا ہے۔"..... لو تھر نے جو سمجھتے ہوئے کہا۔

"لیکن ایک بات بتا دوں عمران لاکھ فزین ہی لیکن وہ یونی کو زیادہ در تک اندھیرے میں نہ رکھ سکے گا۔"..... یونی نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا اور لو تھر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد کار پوسٹل کے سامنے پہنچ گئی اور وہ دونوں نیچے اتر آئے۔

"کچھ تپہ چلان کے بارے میں راکہ..... لو تھر نے ایک باوردی نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں شریف۔ وہ چھ افراد تھے۔ انہیں فراسٹ کے مکان میں جاتے ہوئے دیکھا گیا ہے لیکن فراسٹ اور اس کا بیٹا سبزیوں کے بیچ و بیچ میں بھر کر شمالی علاقے میں واقع فارم گیا ہوا ہے۔ اس کی ابھی واپسی نہیں ہوئی۔"..... اس نوجوان نے جواب دیا۔

"فراسٹ کون ہے۔ اس کا گھر کہاں ہے۔"..... یونی نے چونک کر کہا۔

"جہاں کا زمیندار ہے۔ طویل عرصے سے جہاں وہ رہا ہے۔ بنگلوں کا کاروبار بھی کرتا ہے آج تک اس کے بارے میں کوئی شکایت نہیں مل سکی۔"..... لو تھر نے کہا۔

"اس کا مکان کہاں ہے۔ وہاں چلو فوراً۔ میں اس کی تلاش لینا چاہتی ہوں۔"..... یونی نے کہا تو لو تھر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر کچھ آگے بڑھنے کے بعد وہ ایک بائی روڈ پر مڑے اور ایک مکان کے سامنے پہنچ گئے۔ دروازے کے باہر ٹالنگا ہوا تھا۔

"اے توڑ دو۔"..... یونی نے کہا تو لو تھر کے اشارے پر چند ہی

لہوں میں تالا توڑ دیا گیا اور بوبی لو تھر اور اس کے آدمیوں سمیت گھر میں داخل ہو گئی۔ عام سا گھر تھا۔ بوبی نے اس گھر کی ایک ایک اینٹ کی تفصیلی تلاشی لی۔ لیکن وہاں عمران اور اس کے ساتھیوں کا موجود ہونا تو ایک طرف وہاں ایسے آثار بھی نہ ملے تھے کہہاں دو سے زائد آدمی بھی رہتے ہیں۔ تلاشی میں ناکام ہو کر بوبی لو تھر کے ساتھ باہر آئی تھی کہ وینگن پرفراست اور اس کا بیٹا لگے۔

"کہاں چھوڑ کر آ رہے ہو ان چھ افراد کو"..... بوبی نے بوڑھے فراست کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے کہا۔

"چھ افراد کو کیا مطلب"..... بوڑھے فراست نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو بوبی بے اختیار ہنس پڑی۔

"یہ تمہارا بیٹا ہے فراست۔ اکلوتا بیٹا ہے اور تمہارے بڑھاپے کا سہارا بھی ہے"..... بوبی نے مسکراتے ہوئے ساتھ کھڑے فراست کے بیٹے جیک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں"..... فراست نے جواب دیا۔
"لو تھر ان دونوں کو گرفتار کر لو۔ ہتھکڑی لگا دو انہیں"..... بوبی نے نیکھت جھپٹتے ہوئے کہا۔

"مگر..... مگر ہم تو..... فراست اور جیک دونوں احتجاج کرتے ہی رہ گئے لیکن لو تھر کے آدمیوں نے ایک لمحے میں ان کے بازو عقب میں کر کے ان کی کلاسیوں میں کلب ہتھکڑی ڈال دی۔

"اب انہیں اندر لے چلو تاکہ انہیں وہ ثبوت دکھائے جا سکیں

جس کے بارے میں یہ جھوٹ بولنے کی کوشش کر رہے ہیں۔" بوبی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ غلط ہے۔ جو کچھ تم کہہ رہی ہو۔ سب غلط ہے"..... فراست نے اس بار سخت لہجے میں احتجاج کرتے ہوئے کہا۔

"ابھی معلوم ہو جاتا ہے"..... بوبی نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر ان دونوں کو اندر لے آیا گیا۔

"لو تھر تمہارا کوئی آدمی ایسا ہے جو ان کے گلے پر پورے اطمینان سے خنجر چلا سکے۔ بالکل اس طرح جس طرح کسی جانور کے گلے پر چھری چلائی جاتی ہے"..... بوبی نے لو تھر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"گلے پر چھری کیا مطلب مس"..... لو تھر نے حیرت سے چونک کر پوچھا۔

"کوئی نہیں ہے۔ چلو خنجر مجھے دو۔ میں یہ کام کر سکتی ہوں۔ میں اس جیک کو اس بوڑھے فراست کے سامنے ذبح کرنا چاہتی ہوں تاکہ اسے معلوم ہو سکے کہ بلیک تھنڈر سے غداری کرنے والوں کا کیا انجام ہوتا ہے"..... بوبی نے اچھائی ورت لہجے میں کہا۔

"اوہ یہ کام تو ٹونی کر لے گا۔ وہ پھر خاندان سے تعلق رکھتا ہے۔"

لو تھر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک طرف کھڑے ہوئے ایک تنو مند آدمی کو اپنی طرف بلایا جس کے چہرے پر واقعی قصابیوں جیسی مسکائی تھی۔

"یس باس"..... اس آدمی نے جو کہ ٹونی تھا قریب آکر مودبانہ

لے میں کہا۔

”مس بوبی اس نوجوان کو اس طرح ذبح کرانا چاہتی ہیں جس طرح ہمارے خاندان کے افراد گائے ذبح کرتے ہیں۔ کیا تم یہ کام کر لو گے۔“ لو تھر نے کہا۔

”بب بب بالکل کر لوں گا بس۔“ ٹونی نے قدرے جھجھکے ہوئے کہا۔

”او۔ کے اس جیک کو گراؤ نیچے اور پھر اس کو ذبح کر دو۔“ بوبی نے اہتانی سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے خنجر ٹونی کی طرف اچھال دیا۔ ٹونی نے خنجر پکڑا تو اسی لمحے لو تھر کے اشارے پر اس کے دو آدمیوں نے جیک کو اٹھا کر اس طرح فرش پر بٹھا جیسے کسی بکری کو ذبح کرنے کے لئے قصائی زمین پر پٹختے ہیں۔ جیک کے حلق سے جھنسن نکلنے لگیں جب کہ بوڑھے فراسٹ کے چہرے پر جیسے یلھٹ زلزلے کے سے آثار نمودار ہو گئے۔ ٹونی نے آگے بڑھ کر ایک گھٹنا فرش پر پڑے چھٹے ہوئے جیک کے سینے پر رکھا اور ہاتھ میں موجود خنجر کو اس نے اچھال کر بڑے ماہرانہ انداز میں پکڑا ہی تھا کہ بوڑھا فراسٹ چیخ پڑا۔

”رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ میں بتاتا ہوں یہ بے گناہ ہے۔ میں بتاتا ہوں رک جاؤ۔“ بوڑھے فراسٹ کا جسم بری طرح کانپ رہا تھا۔

”وہیں ہاتھ روک دو اور جیسے ہی میں اشارہ کروں تم نے کارروائی شروع کر دینی ہے۔“ بوبی نے ٹونی سے کہا اور وہ فراسٹ سے

مخاطب ہو گئی۔

”بولے جاؤ۔ جیسے ہی چھاری زبان رکے گی ٹونی کا خنجر حرکت میں آ جائے گا۔“ بوبی کا لہجہ بے حد سرد تھا اور اس کے چہرے پر اہتانی سفاکی اور دروغی نمایاں ہو گئی تھی۔

”اس کے سینے سے گھٹنا ہٹا لو۔ اس کا سانس بند ہو رہا ہے۔ ہٹا لو پلیز میں سب کچھ بتا رہا ہوں۔ یہ میرا اکلوتا بیٹا ہے۔“ فراسٹ نے ہڈیانی انداز میں جھٹکے ہوئے کہا تو بوبی نے ٹونی کو ہٹنے کا اشارہ کر دیا اور ٹونی منہ بٹاتا ہوا اٹھ کر پیچھے ہٹ گیا۔

”اب سب کچھ بتا دو بوڑھے۔ ورنہ۔۔۔۔۔ اور یہ بھی سن لو کہ ہمیں آدمی سے زیادہ بات کاہٹنے سے علم ہے۔ اس لئے اگر تم نے ایک لفظ بھی غلط بولا تو پھر ہمارے بیٹے کا چھاری نظروں کے سامنے عبرت ناک حشر ہو گا۔“ بوبی نے تیز لہجے میں کہا۔

”ایک لفظ بھی غلط نہیں بولوں گا۔ میرا تعلق کسی زمانے میں ولنٹن کے ایک جرائم پیشہ گروپ سافٹ وڈس رہا ہے۔ سافٹ وڈ کا چیف راجر اب بھی میرا گہرا دوست ہے اور میں جب بھی ولنٹن جاتا ہوں تو اس کے پاس ہی ٹھہرتا ہوں۔ اس کے علاوہ مجھے جب بھی رقم کی ضرورت ہوتی ہے وہ مجھے بڑی بڑی رقمیں بھجوا دیتا ہے۔ کنسانا میں بھی اس کا چھوٹا سا گروپ ہے جو اسلحہ کی سمگلنگ کا کام کرتا ہے اور اس گروپ کا انچارج میں ہی ہوں۔ میرے پاس اس سلسلے میں ایک خصوصی ٹرانسمیٹر موجود ہے جس پر راجر سے میری گفتگو ہوتی رہتی ہے

کل راجر کی کال آئی اس نے بتایا کہ اس کے ایک دوست جس کا نام پرنس ہے کو ایرک فیلڈ میں پناہ کی ضرورت ہے اس کے ساتھ چار مرد اور ایک عورت ہوں گے۔ میں نے اسے بتایا کہ ایرک فیلڈ میں تو بغیر پاس کے کوئی داخل نہیں ہو سکتا تو اس نے مجھے بتایا کہ یہ کام پرنس خود کر لے گا۔ چونکہ راجر کے مجھ پر بے پناہ احسانات ہیں۔ اس لئے میں نے حامی جبرلی۔ پھر پانچ مرد اور ایک عورت تمہارا میرے مکان پر پہنچ گئے۔ انہوں نے سافٹ ڈکڑا حوالہ دیا۔ میں نے انہیں مکان کے نیچے بنے ہوئے تہہ خانے میں پناہ دینے کی بات کی تو ان کے انچارج نے کہا کہ انہیں پناہ نہیں چاہئے بلکہ وہ فوری طور پر ٹرانس پہاڑی کے دامن میں پہنچنا چاہتے ہیں۔ انہیں مجھ سے صرف اتنی ہی امداد چاہئے۔ میں اس بات پر خوش ہو گیا کہ اس طرح میں بھی راجر سے سرفرد ہو جاتا۔ یہ لوگ تو بہر حال پکڑے ہی جاتے۔ میں نے ٹرانس پہاڑی سے آگے ایک فارم میں نیٹوں کی بوریاں سپلائی کرنی تھیں چنانچہ میں نے اپنے پیٹنے کے ساتھ مل کر نیٹوں کی بوریاں دیگن پر لادیں اور ان بوریوں کے پیچھے انہیں چھپایا اور ہم دونوں نے ٹرانس پہاڑی کے پاس درختوں کے گھنے ذخیرے میں انہیں ڈھاپ کیا اور ہم آگے سپلائی کے لئے فارم چلے گئے اور اب وہاں سے فارغ ہو کر واپس آئے ہیں کہ آپ یہاں موجود تھے۔..... بوڑھے فراسٹ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”راجر کو میں جانتی ہوں۔ تم نے چونکہ دوستی بھلنے کی غرض سے یہ کام کیا ہے اور میں اس بات کی قدر کرتی ہوں اس لئے میں تمہیں اور

جہارے پیٹے دونوں کو معاف کرتی ہوں۔..... بونی نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے لوتھر کو حکم دے دیا کہ جیک اور فراسٹ دونوں کی ہتھکڑیاں کھول دی جائیں۔

”لیکن میں ان دونوں نے..... لوتھر نے احتجاجاً کچھ کرنا چاہا۔

”انہوں نے غدار کی ہے جرم کیا ہے یہی کہنا چاہتے ہو ناں تم۔..... بونی نے لوتھر سے مخاطب ہو کر کہا۔

”یس مس۔..... لوتھر نے جواب دیا۔

”نہیں میں اسے غدار کی نہیں بلکہ دوستی اور احسان کا بدلہ سمجھتی ہوں۔ چلو کھول ان کی ہتھکڑیاں۔..... بونی نے سخت لہجے میں کہا اور لوتھر کے حکم پر فراسٹ اور جیک دونوں کی ہتھکڑیاں کھول دی گئیں۔

”فراسٹ اچھی طرح کان کھول کر سن لو۔ دوستی اور احسان صرف ایک بار تو قابل معافی ہو سکتا ہے۔ دوسری بار نہیں۔ اس لئے آئندہ اگر تم نے ایسی کوئی حرکت کی تو اس کا نتیجہ تم دونوں باپ پیٹنے کو بخوبی معلوم ہوگا۔..... بونی نے فراسٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

”مس آپ نے مجھے اور میرے پیٹے کو معاف کر کے ہمیں غریب لیا ہے۔ ہم دونوں وعدہ کرتے ہیں کہ آئندہ تازہ زندگی آپ کے فرمانبردار رہیں گے۔..... فراسٹ نے آگے بڑھ کر بونی کے پیروں میں جھکے ہوئے کہا۔

”تم نے جو کچھ کہا ہے۔ وہ جہارے اچھے آدمی ہونے کی دلیل ہے اور یہی بات مجھے پسند آتی ہے۔ اس لئے میں نے تمہیں معاف بھی کر

دیا ہے اب تم میرے ساتھ چلو اور جہاں تم نے ان لوگوں کو ڈراپ کیا ہے وہ جگہ مجھے دکھاؤ..... بوبی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”یس مس“..... فراسٹ نے جواب دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ بوبی اور لو تھر کے ساتھ جیب میں بیٹھا ٹرانس پہاڑی کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔

”ان کے پاس کس قسم کا سامان تھا“..... بوبی نے فراسٹ سے پوچھا۔

”ان میں سے چار افراد نے اپنی کمروں پر سیاہ رنگ کے بڑے بڑے تھیلے لادے ہوئے تھے م..... فراسٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ مسلسل سفر کے بعد آخر کار وہ لوگ درختوں کے اس جھنڈ تک پہنچ ہی گئے۔ جہاں فراسٹ نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ڈراپ کیا تھا۔ وہاں واقعی جیب کے بیہوش کے ساتھ ساتھ انسانی قدموں کے نشانات واضح طور پر موجود تھے۔ جھنڈ سے واپس نکل کر وہ قدموں کے نشانات کو چیک کرتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے اور تھوڑی دیر بعد وہ پہاڑی کے قریب پہنچ گئے سبھاں سے نشانات سائیڈ میں سے ہو کر آگے بڑھتے چلے گئے۔ کافی آگے آنے کے بعد اچانک نشانات غائب ہو گئے۔ یوں لگا تھا جیسے سبھاں سے یہ لوگ یا تو آسمان پر پرواز کر گئے ہیں یا پھر زمین کے اندر غائب ہو گئے ہیں۔

”یہ۔۔۔ کہاں گئے مس“..... لو تھر نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔ لیکن بوبی نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ خاموش کڑی پہاڑی اور

اور ارد گرد کے علاقے کا جائزہ لے رہی تھی۔

”میرا خیال ہے کہ یہ جہاں سے ان گھنے درختوں پر چڑھے ہیں اور پھر درختوں کے ذریعے ہی اُپر گئے ہیں۔ آؤ..... بوبی نے کہا اور اوپر چڑھنے لگی لیکن ابھی اس کے ساتھی لو تھر نے قدم بڑھائے ہی تھے کہ اچانک اس کی ہیلٹ کے ساتھ بندھے ہوئے ایک مستطیل شکل کے ڈبے سے ایسی آوازیں سنائی دینے لگیں جیسے دو چیلیں آپس میں لڑ پڑی ہوں اور لڑتے ہوئے بیچ رہی ہوں۔ یہ آوازیں سنتے ہی بوبی اور دوسرے ساتھیوں کے ساتھ ساتھ خود لو تھر بھی بے اختیار اچھل پڑا تھا۔

”اوہ۔۔۔ اوہ۔۔۔ یہ تو لیبارٹری سے سپیشل کال ہے.....“ لو تھر نے کہا اور جلدی سے ہیلٹ سے اس مستطیل ڈبے کو کھینچنے لگا۔

”لیبارٹری سے“..... بوبی نے حیران ہو کر کہا۔ اس کے چہرے پر یقیناً انتہائی پریشانی کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

”ہاں یہ لیبارٹری کی طرف سے دیا ہوا عجیب ساخت کا ٹرانسمیٹر ہے لیبارٹری انچارج ڈاکٹر سائمن کو جب کسی کام کے لئے میری ضرورت ہوتی ہے تو وہ مجھے کال کر لیتا ہے.....“ لو تھر نے ڈبے علیحدہ کرتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ڈبے کی ایک سائیڈ پر موجود ایک چھوٹے سے بین کو پریس کر دیا۔ اس بین کے پریس ہوتے ہی وہ چیلوں کی لڑائی والی آوازیں ختم ہو گئیں۔

”ہیلو ہیلو لو تھر کالنگ ایم۔ دی۔ دن اور“..... لو تھر نے تیز لہجے میں کہا۔

سپیشل کو ڈاؤر..... ڈبے سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

سپیشل کو ڈافٹو شمار اور..... لو توہرنے جواب دیا۔

”او کے ڈاکٹر سائمن بول رہا ہوں۔ ٹرانس پہاڑی سے شمال مغرب کی سمت ایک بند غار میں ایک عورت اور پانچ مرد داخل ہوئے ہیں۔ ہمارے سیکورٹی سسٹم نے انہیں چیک کیا۔ لیکن اسی لمحے تین مرد واپس باہر چلے گئے۔ ہم نے ایک عورت اور دو مردوں کو خصوصی ریز فائر کر کے بے ہوش کر دیا۔ کچھ دیر بعد وہ تینوں مرد بھی واپس غار میں آگئے تو ہم نے انہیں بھی بے ہوش کر دیا ہے۔ یہ کون لوگ ہیں اور کس طرح یہاں تک پہنچے ہیں اور..... ڈاکٹر سائمن نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

”اوہ اوہ جتنا یہ لوگ کہاں ہیں۔ ہم انہیں ہی تلاش کرتے پھر رہے ہیں۔ گولڈن لیجنٹ مس بوئی بھی ہمارے ساتھ ہیں۔ یہ لوگ دشمن ہیں اور لیبارٹری کو تباہ کرنے کے لئے یہاں آئے ہیں اور..... لو توہرنے تیز لہجے میں کہا۔

”گولڈن لیجنٹ وہ کیا ہوتا ہے اور..... دوسری طرف سے ڈاکٹر سائمن کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

”ہیلو ڈاکٹر سائمن میں بوئی بول رہی ہوں۔ بلیک تھنڈر کی گولڈن لیجنٹ۔ بلیک تھنڈر کے مرد لیجنٹ سپر لیجنٹ کہلاتے ہیں جب کہ عورتیں گولڈن لیجنٹ۔ یہ لوگ کہاں ہیں تفصیل بتائیے اور..... بوئی نے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔

”شمال مغرب میں ایک قدیم غار ہے جو آگے جا کر سرنگ منابین جاتی ہے۔ یہ سرنگ پہاڑیوں کے درمیان آکر ختم ہو جاتی ہے۔ اس لئے اگر یہ لوگ آخر تک بھی پہنچ جاتے تب بھی لیبارٹری کو ان سے کوئی خطرہ نہ ہو سکتا تھا۔ لیکن چونکہ ہمارا سیکورٹی سسٹم پوری پہاڑیوں کو مسلسل چیک کرتا رہتا ہے اور ہم نے پہاڑیوں کے اندر ہر چٹان کے پیچھے خصوصی آلات فٹ کیے ہوئے ہیں اس لئے ہم نے انہیں چیک بھی کر لیا اور انہیں بے ہوش بھی کر دیا اور..... ڈاکٹر سائمن نے جواب دیا۔

”کیا آپ ہمیں بھی چیک کر رہے ہیں اور..... بوئی نے پوچھا۔

”نہیں جب تم لوگ اس غار کے اندر آؤ گے تو پھر ہم تمہیں چیک کر لیں گے اور..... ڈاکٹر سائمن نے جواب دیا۔

”او۔ کے ہم اس غار کو تلاش کرتے ہیں لیکن آپ ہمیں بھی نہ بے ہوش کر دینا اور..... بوئی نے کہا۔

”دیے تمہاری آواز سن کر تو میرا دل بھی چاہ رہا ہے کہ تمہیں بے ہوش کر کے لیبارٹری میں منگوا لوں اور..... دوسری طرف سے ڈاکٹر سائمن نے کہا تو بوئی بے اختیار ہنس پڑی۔

”ان کا خاتمہ ہو جائے ڈاکٹر پھر میں آپ کی مہمان ضرور بنوں گی اور..... بوئی نے ہنستے ہوئے کہا۔

”او۔ کے اور اینڈ آل..... دوسری طرف سے ڈاکٹر سائمن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی خاموشی طاری ہو گئی۔

"یہ غار تلاش کراؤ لو تھر....." بوبی نے ٹرانسمیٹر کا بشن آف کرتے ہوئے کہا اور لو تھر نے جیج جیج کر اس غار کی تلاش کا حکم دے دیا اور اس کے آدمی تیزی سے پہاڑی کے گرد پھیل گئے۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد انہیں اطلاع مل گئی کہ غار تلاش کر لیا گیا ہے تو وہ لو تھر کے ساتھ وہاں پہنچ گئے۔ غار میں داخل ہونے کے بعد وہ صبحی بی موزمکر آگے بڑھے۔ انہوں نے وہاں زمین پر ایک عورت اور پانچ مردوں کو لیڑھے میڑھے انداز میں بے ہوش پڑے ہوئے دیکھا۔

"ہاں یہ عمران اور اس کے ساتھی ہیں....." بوبی نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"انہیں گولیوں سے اڑا دیا جائے مس....." لو تھر نے کہا۔
 "نہیں اس طرح نہیں۔ پھر تو اس عمران کو معلوم ہی نہ ہو سکے گا کہ اسے کس نے ہلاک کیا ہے انہیں اٹھاؤ اور باہر لے چلو....." بوبی نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ اسے عمران اور اس کے ساتھیوں کے پکڑے جانے سے بے حد مسرت ہو رہی ہو اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی۔ بوبی کے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ٹرانسمیٹر سے ایک بار پھر وہی چیلوں کے لڑنے جیسی آواز سنائی دی اور بوبی نے چونک کر اس کا بشن آن کر دیا۔

"ہیلو ڈاکٹر سائمن بول رہا ہوں اور....." ڈاکٹر سائمن کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو بوبی بول رہی ہوں ڈاکٹر۔ ہم نے انہیں ٹریس کر لیا ہے

اور....." بوبی نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں میں تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو دیکھ رہا ہوں۔ تمہاری آواز سے میں نے تمہارے متعلق جو اندازہ لگایا تھا تم تو اس سے بھی ہزار درجے خوبصورت اور نوجوان ہو۔ تم واقعی گولڈن ایجنٹ ہو۔ کیا تم مجھے وقت دے سکتی ہو اور....." ڈاکٹر سائمن کی آواز جذبات میں ڈوبی ہوئی تھی اور بوبی کے ہرے پر مسرت کے ساتھ ساتھ فخر کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"ضرور ڈاکٹر سائمن تمہاری وجہ سے آج یہ لوگ پکڑے گئے ہیں اور ان لوگوں کی گرفتاری نے مجھے بے حد مسرت بخشی ہے۔ میں اب انہیں واپس لے جا رہی ہوں۔ پہلے میں ان کا خاتمہ کروں گی اس کے بعد تمہارے پاس آ جاؤں گی اور....." بوبی نے کہا۔

"سبھاں لیبارٹری میں تو کوئی باہر کا ذی روح داخل نہیں ہو سکتا۔ البتہ میں خود باہر آ سکتا ہوں اور سنو کیا تم اس مسرت میں مجھے بھی شامل کر سکتی ہو اور....." ڈاکٹر سائمن واقعی بے حد مضطرب ہو رہا تھا۔

"کیوں نہیں ڈاکٹر اڑاؤ کے۔ آ جاؤ۔ سبھاں ایرک فیلڈ کے سپیشل گیسٹ ہاؤس میں۔ اگر تمہیں معلوم نہ ہو تو لو تھر سے پوچھ لو اور تم نے انہیں کن شعاعوں سے بے ہوش کیا ہے۔ ان کا توڑ بھی بتاؤ۔ کیونکہ میں ان لوگوں کو ہوش میں لانا چاہتی ہوں اور....." بوبی نے کہا۔

دیا۔

”اس کا مطلب ہے عیاش فطرت آدمی ہے حالانکہ سائیس وان تو اس قماش کے نہیں ہوتے“..... بوبی نے منہ بتاتے ہوئے کہا۔
 ”میں کیا کہہ سکتا ہوں مس بہر حال وہ لیبارٹری کا انچارج ہے۔“
 لو تھر نے جواب دیا۔

”اوہ ان کا تو صرف لیبارٹری میں ہی موجود ہے کیونکہ یہ شحاصیں بھی ہماری ہی لے جا رہی ہیں اور دنیا ان سے واقف ہی نہیں ہے۔ اوکے میں یہ توڑ ساتھ لے آؤں گا۔ لو تھر سے میری بات کراؤ اور“.....
 ڈاکٹر سائمن نے کہا۔

”یس ڈاکٹر میں لو تھر بول رہا ہوں اور“..... لو تھر نے بوبی کے ہاتھ سے ٹرانسمیٹر لپیٹے ہوئے کہا۔

”لو تھر اپنا کوئی آدمی زیرِ پوائنٹ پر کاروے کر مجھ کو دو میں ایک گھنٹے بعد وہاں پہنچ جاؤں گا۔ چہار آدمی مجھے مس بوبی کے پاس لے جائے گا اور“..... ڈاکٹر سائمن نے کہا۔

”یس ڈاکٹر حکم کی تعمیل ہوگی اور“..... لو تھر نے کہا۔

”اور اینڈ آل“..... دوسری طرف سے ڈاکٹر سائمن نے کہا اور لو تھر نے بین دبا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

”ان کو اٹھا کر باہر لے چلو“..... بوبی نے لو تھر کے ساتھ آنے والوں سے کہا اور پھر وہ لو تھر کے ساتھ غار سے باہر آگئی۔
 ”ڈاکٹر سائمن سے ملے ہو تم پہلے“..... بوبی نے لو تھر سے مخاطب ہو کر کہا۔

”یس مس بوبی کئی بار۔ بے حد شاندار شخصیت کا مالک ہے۔ خوبصورت عورتیں اس کی کمزوری ہیں۔ یہاں ایک لڑکی جو ڈیڑھ رات سے وہ اس کی خاص دوست ہے۔ وہ ہفتے میں ایک رات اس کے مکان میں ضرور گزارتا ہے“..... لو تھر نے مسکراتے ہوئے جواب

کہ انجشن لگنے کے ایک گھنٹے بعد ہوش آئے گا۔..... اس آدمی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
 "کون ڈاکٹر سائمن..... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
 "لیبارٹری کا چیف ڈاکٹر سائمن"..... اس آدمی نے جواب دیا اور پھر دروازے کی طرف مڑ گیا۔
 "ایک منٹ"..... عمران نے تیز لہجے میں کہا تو وہ آدمی مڑ کر رک گیا۔

"کیا ہم لیبارٹری کے اندر موجود ہیں"..... عمران نے کہا۔
 "ارے نہیں۔ تم ایرک فیلڈ کے سپیشل گیسٹ ہاؤس میں ہو۔..... اس آدمی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔
 "لیکن تم نے تو ڈاکٹر سائمن کا حوالہ دیا ہے"..... عمران نے ایسے لہجے میں کہا کہ مقابل لامحالہ اپنی بات کی وضاحت کرنے پر مجبور ہو جائے۔

"تم لوگ ٹرانس پہاڑی کی ایک غار میں بے ہوش پڑے تھے۔ مس بوہی باس لو تھر کے ساتھ وہاں پہنچی تو لیبارٹری انچارج ڈاکٹر سائمن نے انہیں کال کر کے بتایا کہ انہوں نے لیبارٹری کی بنائی ہوئی کسی مخصوص شعاعوں کی مدد سے تمہیں بے ہوش کر دیا ہے۔ ڈاکٹر سائمن کو مس بوہی کی آواز پسند آگئی۔ پھر غار میں اس نے مس بوہی کو سکرین پر دیکھ بھی لیا۔ وہ حسن کا جوہری ہے۔ اس نے فوراً ہی مس بوہی کو دعوت دے ڈالی اور مس بوہی نے بھی اس کی دعوت قبول کر

عمران کی آنکھیں کھلیں تو اس نے اپنے آپ کو ایک کرسی پر رسیوں سے بندھا بیٹھا دیکھا۔ ایک لمحے کے لئے اس کے ذہن میں وہ لمحات فلم کی طرح چل پڑے۔ جب وہ بارہ غار میں داخل ہوا تھا اور تنویر، خاور اور جو لیا وہاں بے ہوش پڑے ہوئے تھے اور وہ وہاں پہنچتے ہی بے ہوش ہو گئے تھے۔ اس نے بے اختیار ادھر ادھر سر گھما کر دیکھا اور اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے ایک طویل سانس نکل گیا۔ اس کے سارے ساتھی اس کے ساتھ ہی کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ سب بندھے ہوئے تھے اور ایک آدمی جس نے جینز اور جیکٹ پہنی ہوئی تھی سب سے آخر میں بیٹھے ہوئے صفدر کے بازو میں انجشن لگا رہا تھا۔ پھر وہ مڑا اور عمران کو ہوش میں دیکھ کر چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھرتے تھے۔
 "تمہیں اتنی جلدی ہوش آگیا جب کہ ڈاکٹر سائمن تو کہہ رہے تھے

باس لو تھر اس کا بندوبست کر دیتا ہے لیکن وہ زیادہ تر جوڈیشا کے پاس ہی ٹھہرتا ہے۔ جوڈیشا کا تو وہ دیوانہ ہے..... کاسٹر نے لوفرانہ انداز میں آنکھ کا کونہ دباتے ہوئے کہا۔

”جوڈیشا وہ کہاں رہتی ہے کیا وہ بوبی سے بھی زیادہ خوبصورت ہے.....“ عمران نے کہا۔

”نہیں اتنی حسین تو نہیں لیکن جسمانی لحاظ سے وہ شاندار عورت ہے سبھاں ایرک فیلڈ میں ہی رہتی ہے۔ اسی ہوٹل میں جہاں تم نے جیب چھوڑی تھی..... کاسٹر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”اوہ ہاں یہ تو تم نے بتایا ہی نہیں کہ بوبی اور لو تھر ہم تک کیسے پہنچے۔ کیا اس فراسٹ نے مخبری کی تھی.....“ عمران نے چونک کر کہا۔

”ایک شرط پر بتا سکتا ہوں کہ تم باس لو تھر یا مس بوبی کو کچھ نہیں بتاؤ گے..... کاسٹر نے کہا۔

”وعدہ رہا.....“ عمران نے جواب دیا تو کاسٹر نے فراسٹ کے بارے میں اطلاع ملنے اور پھر فراسٹ کے سامنے اس کے بیٹے کو ذبح کرنے اور فراسٹ کے بول پڑنے سے لے کر ٹرانس پہاڑی تک پہنچنے کی پوری تفصیل بتادی۔

”ہونہر ٹھیک ہے۔ لو تھر کہاں ہے۔ کیا وہ باہر موجود ہے۔“ عمران نے کہا۔

”ہاں۔ لیکن سن لو کہ باہر کیا ہے پورا گیسٹ ہاؤس باس کے مسلح

لی سہتاجہ تم لوگوں کو اٹھا کر یہاں سپیشل گیسٹ روم میں لے آیا گیا۔ ایک گھنٹے بعد ڈاکٹر سامن سبھاں پہنچ گیا۔ یہ انجکشن وہ ساتھ لے آیا تھا۔ اس نے کہا کہ اس انجکشن کے لگنے کے ایک گھنٹے بعد تم ہوش میں آؤ گے سہتاجہ ایک گھنٹے تک فارغ بیٹھنے کی بجائے وہ دونوں قصبے کی سیر کے لئے چلے گئے ہیں..... اس آدمی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”لیکن مس بوبی کو تو میں جانتا ہوں وہ اس قسم کی لڑکی تو نہیں ہے.....“ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”ہاں ہے تو ایسا۔ آج تک تو میں نے بھی مس بوبی کو ایسے کسی سے فلرٹ کرتے نہیں دیکھا۔ لیکن اب کیا کہا جاسکتا ہے اس کی مرضی ہے..... اس آدمی نے کاندھے اچکاتے ہوئے جواب دیا۔

”جہاں انام کیا ہے.....“ عمران نے پوچھا۔

”میرا نام کاسٹر ہے۔ میں لو تھر کا اسسٹنٹ ہوں.....“ کاسٹر نے

جواب دیتے ہوئے کہا۔

”یہ جوہری صاحب جو مس بوبی پر بھی ڈورے ڈالنے سے باز نہیں آئے وہ تو لیبارٹری میں کم ہی ٹھہرتا ہو گا یا پھر اس نے وہاں بھی جواہر اکٹھے کر رکھے ہوں گے.....“ عمران نے کہا تو کاسٹر بے اختیار ہنس پڑا۔

”نہیں لیبارٹری میں تو کوئی فالتو آدمی یا عورت جا ہی نہیں سکتا۔ الیہ ڈاکٹر سامن خود باہر آ جاتا ہے۔ ویسے تو وہ بڑا آدمی ہے اس لئے

آدمیوں سے بھرا ہوا ہے اور پھر تمہیں باندھ بھی دیا گیا ہے۔" کاسٹرنے کہا۔

"ظاہر ہے۔ لیکن بوبی نے ہمیں یہاں لے آکر باندھا کیوں ہے..... عمران نے کہا۔

"یہ تو اسی کو پتہ ہو گا..... کاسٹرنے اس بار خشک لہجے میں جواب دیا اور تیزی سے مڑ کر دروازے سے باہر نکل گیا۔ اس کے باہر جاتے ہی عمران کے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں حرکت میں آنا شروع ہو گئیں اور چند لمحوں بعد اس نے ناخنوں میں موجود بلیڈوں کی مدد سے رسیوں کو اس حد تک کاٹ دیا کہ وہ جب چاہے ایک جھٹکا مار کر ان رسیوں کو توڑ سکتا تھا۔ وہ چاہتا تو اس وقت بھی رسیوں کی گرفت سے آزاد ہو سکتا تھا۔ لیکن ایک تو اس کے ساتھی ابھی تک بے ہوش تھے اور انہیں ہوش میں آنے کے لئے ایک گھنٹہ بقول کاسٹرنے لگنا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ وہ خود اپنی مخصوص ذہنی ورزشوں کی وجہ سے انجکشن لگتے ہی ہوش میں آگیا تھا۔ لیکن ظاہر ہے اس کے ساتھیوں کو ہوش میں آنے کے لئے اتنی ہی وقت لگنا تھا جتنا اس ڈاکٹر سائنمن نے بتایا تھا اور دوسری وجہ یہ ڈاکٹر سائنمن تھا۔ بقول کاسٹرنے اس وقت ڈاکٹر سائنمن وہاں موجود نہ تھا۔ اس لئے وہ خاموش ہو گیا تھا کہ جب ڈاکٹر سائنمن یہاں آئے گا تو پھر وہ حرکت میں آئے گا۔ پھر ایک گھنٹہ گزر گیا اور اس کے ساتھی ایک ایک کر کے ہوش میں آنے لگ گئے۔ عمران نے انہیں کاسٹرنے کی بتائی ہوئی تفصیلات سے باخبر کر دیا تھا اور پھر اس سے

پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی اچانک دروازہ کھلا اور بوبی اندر داخل ہوئی۔ اس کے ساتھ ہی ایک باوردی آدمی تھا جس کے سینے پر شریف کا مخصوص بیج لگا ہوا تھا۔ اس لئے عمران اسے دیکھتے ہی سمجھ گیا تھا کہ یہ لو تھر ہو گا۔ ان دونوں کے پیچھے دی کاسٹرنے اس نے ہاتھ میں مشین گن پکڑی ہوئی تھی۔

"تم نے دیکھا علی عمران کہ تم بوبی سے نہیں بھاگ سکے۔" بوبی نے عمران سے ہی مخاطب ہو کر کہا۔

"کسی کی جرأت ہے کہ تم جیسی حسنینے سے بھاگ سکے۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بوبی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"تمہیں معلوم ہے کہ اگر میں چاہتی تو تمہیں وہیں غار میں ہی گولیوں سے اڑا دیتی۔ جب تم بے ہوش اور بے بس پڑے ہوئے تھے لیکن میں تمہیں وہاں سے اٹھا کر یہاں لے آئی اور تمہیں ہوش دلادیا۔ اس کی کیا وجہ ہے..... بوبی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے۔ تم نے میری مردانہ وجاہت سے مجبور ہو کر ایسا کیا ہے نوجوان بی نوجوانوں کو پسند کرتے ہیں۔ اب تم جیسی خوبصورت اور نوجوان حسنینے کسی بوڑھے کھوسٹ کو تو پسند کرنے سے رہی۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بوبی بے اختیار ہنس پڑی۔

"تم جس طرح اشارے کنایوں میں بات کر رہے ہو۔ اس کی ضرورت نہیں ہے۔ مجھے کاسٹرنے بتا دیا ہے کہ تم انجکشن لگتے ہی ہوش میں آگئے تھے اور پھر تم نے کاسٹرنے کی پوری تفصیل پوچھ لی تھی۔

طرف تھا۔ بوبی حیرت سے ہلکیں جھپکاتی رہ گئی۔

"تم نے دیکھ لیا ہے بوبی کہ میں نے واقعی تمہیں ایک چانس دیا ہے۔ ورنہ اب تک تم تینوں کی روصیں عالم بالا تک پہنچ رہی ہوتیں۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بوبی نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اس کے چہرے پر شدید ترین حیرت کے تاثرات ابھرا آئے تھے۔

"خبردار لو تو رادور کاسٹر۔ تم دونوں کے ہاتھ جیسوں میں نہیں جائیں گے ورنہ میں فائر کھول دوں گا۔" عمران نے غراتے ہوئے کہا بوبی تیزی سے ان کی طرف مڑی۔

"کوئی حماقت نہیں ہوگی گھجے۔" بوبی نے غراتے ہوئے کہا اور لو تو رادور کاسٹر دونوں نے اذیت میں سر ہلا دیئے۔

"تم صرف ذہن ہی نہیں ہو عمران۔ پھر تجلے اور تیز بھی ہو گا۔ تمہاری ان خصوصیات نے مجھے مزید متاثر کیا ہے۔ ٹھیک ہے۔ ارے۔" بوبی نے کہا۔

"میں نے صرف تمہاری بات کا جواب دیا ہے۔ کیونکہ تم ہمیں جھوڑ کر یہ سمجھ رہی تھیں کہ ہم واقعی تمہارے سامنے بے بس ہوئے ہیں اور تم ہم پر احسان کر رہی ہو۔ لیکن تمہاری طبیعت اور فطرت باقی سبکدوشوں سے یکسر مختلف ہے۔ اس لئے میں تمہاری طرف دوسری باتھ بڑھاتا ہوں۔ جہاں تک اس لیبارٹری کا تعلق ہے۔ اگر تم میرا ایک شرط مان لو تو میں اس کے جواب میں اس لیبارٹری کو تیار کر

بخیر واپس چلا جاؤں گا۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کون سی شرط۔" بوبی نے چونک کر پوچھا۔

"پاکیشیائی سائنس دان ڈاکٹر عالم رضا کو میرے حوالے کر دو اور وہ فارمولا جس کی نقل پاکیشیا سے حاصل کی گئی ہے وہ بھی واپس کر دو تو میں خاموشی سے پاکیشیا واپس چلا جاؤں گا۔" عمران نے کہا۔

"یہ تم نے قطعی احمقانہ بات کی ہے علی عمران۔ تمہیں معلوم ہے کہ میں صرف اجنبی ہوں۔ میرا لیبارٹری سے کوئی تعلق نہیں ہے اور پھر میں بلیک تھنڈر سے غداری نہیں کر سکتی کہ میں پاکیشیائی سائنس دان اور فارمولا اپنے ہاتھوں سے واپس کر دوں۔" بوبی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"دوسری صورت یہ ہے کہ تم درمیان سے ہٹ جاؤ۔ میں جانوں اور لیبارٹری جانے۔" عمران نے کہا۔

"نہیں۔ اب ایسا ہونا بھی ناممکن ہے۔ بلیک تھنڈر کا کوئی ایجنٹ مجھے نہیں ہٹ سکتا۔" بوبی نے جواب دیا۔

"پھر تیسری صورت تو یہی ہو سکتی ہے کہ میں اپنا مشن مکمل کر دوں۔" عمران نے جواب دیا۔

"میں نے تمہیں منع تو نہیں کیا۔ تم جو چاہے کر سکتے ہو۔ ویسے میری آفر اب بھی قائم ہے۔" بوبی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اگر میں تمہاری آفر نہ مانوں تو۔" عمران نے بھی مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

تو پھر نقصان بھی تمہیں ہی اٹھانا پڑے گا۔ جہارے ساتھ بہر حال ابھی تک بندھے ہوئے ہیں۔ مری، لوتھر اور کاسٹرینوں کا جیوں میں مشین پستل موجود ہیں۔ جہاں تک جہارے ہاتھوں میں موجود مشین گن کا تعلق ہے تو اس میں سرے سے میگزین ہی نہیں ہے۔ اس لئے میں جب بھی جاہوں پلک جھپکنے میں مشین پستل باہر نکالوں اور تمہیں اور جہارے ساتھیوں کو ہلاک کر سکتی ہوں۔ اگر یقین نہ آ رہا ہو تو آزمائش شرط ہے۔..... بوبی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”جہار مطلب ہے کہ میں پہلے مشین گن کا رخ دوسری طرف کر کے اسے جھیک کر دوں اور تمہیں مشین پستل نکلنے کا موقع مل جائے، نہیں مس بوبی ایسے کھیل میں نے خود بھی بے شمار بار کھیلے ہوئے ہیں ہاں اگر تم اجازت دو تو میں یہ آزمائش اس لوتھر اور کاسٹر پر کر سکتا ہوں۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کر کے دیکھ لو۔..... بوبی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو عمران نے ہلکتے ٹرگر دبا دیا۔ لیکن دوسرے لمحے کچ کچ کی آوازیں جب مشین گن سے نکلیں تو عمران بے اختیار چوتک پڑا۔

”اب دیکھو تم میرے مشین پستل کی زد میں ہو اور اس میں میگزین موجود ہے۔..... بوبی نے ہنستے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ مشین پستل چلنے کی مخصوص آواز سنائی دی اور گولیاں عمران کے قریب سے گزرتی ہوئی عقبی دیوار سے جا ٹکرائیں۔

تم نے واقعی مجھے حیران کر دیا ہے مس بوبی۔ لیکن تمہیں شاید معلوم نہیں ہے کہ جہارے ہاتھ میں موجود پستل اب بھی اڑایا جاسکتا ہے۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے مشین گن کی رٹ رٹ کے ساتھ ہی بوبی کے حلق سے بیج نکل گئی اور وہ بے اختیار اپنا ہاتھ جھٹکنے لگی۔ اس کے ہاتھ سے مشین پستل نکل کر دور ایک کونے میں جا گر اٹھا۔ اس کی نالی ادھی سے زیادہ اڑ گئی تھی اور وہ بے کار ہو چکا تھا۔ لیکن بوبی کے ہاتھ پر غراش تک نہ آئی تھی۔

”یہ۔ یہ تم نے کیسے کر لیا۔..... بوبی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔ پہلی بار واقعی میں اس مشین گن کی ساخت نہ سمجھ سکا تھا لیکن جیسے ہی اس میں سے کچ کچ کی آوازیں نکلیں میں اس کی ساخت سمجھ گیا۔ اس کی دوسری سائیل پر موجود اس اجمار کو جب تک ٹرگر دباتے ہوئے پریس نہ کیا جائے اس وقت تک مشین گن نہیں چل سکتی تھی۔ ہمارے پاکیشیا میں کسی زمانے میں اسی قسم کے لاک بنائے جاتے تھے کہ جب تک مخصوص اجمار کو پریس نہ کیا جائے چابی گھمانے کے باوجود لاک نہ کھل سکتا تھا۔ یہی ترکیب اس مشین گن میں بھی استعمال کی گئی ہے۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو بوبی نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

تم لحد بہ لحد مجھے مزید حیران کرتے چلے جا رہے ہو۔ لیکن میں چاہتی تو گولیاں جہارے سائیل سے نکل جانے کی بجائے جہارے جسم میں بھی داخل ہو سکتی تھیں۔..... بوبی نے کہا۔

”تم لو تمہارے مشین پٹل لے لو اور بے شک میرا براہ راست نشانہ لے کر فائر کھول دو کم از کم تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ تمہارا نشانہ کیسا ہے۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کیا مطلب کیا تم مجھے چیلنج کر رہے ہو۔“ یوبی نے بھکت خضہ کھاتے ہوئے کہا تو عمران مسکرا دیا۔

”عورت بہر حال عورت ہی ہوتی ہے۔ ذرا سی انا پرجوش پڑی تو خضہ آگیا ناں تمہیں۔ اگر تم اسے چیلنج سمجھتی ہو تو چیلنج ہی ہے۔ لیکن یہ سن لو اگر تمہاری ایک گولی بھی مجھے نہ چھو سکی تو پھر تمہیں میری شرط ماننی پڑے گی کہ تم راستے سے ہٹ جاؤ گی۔“ عمران نے کہا۔

”نہیں میں ایسا نہیں کر سکتی اور اب مجھے یقین آگیا ہے کہ تم حیرت انگیز صلاحیتوں کے مالک ہو۔ اس لئے میں تسلیم کر لیتی ہوں کہ تم واقعی گولیوں کا نشانہ نہ بن سکو گے۔ لیکن اب تم کیا کہتے ہو۔“ آخری بات کرو۔“ یوبی نے کہا۔

”آخری بات تو مرد اس وقت کرتا ہے۔ جب تمہارے ہاں پادری اور ہمارے ہاں نکاح خواں بولنا شروع کر دیتا ہے۔“ عمران نے کہا تو یوبی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

”تمہارا مطلب شادی سے ہے۔ تو کیا تمہارے ہاں شادی کے بعد مرد بولنا بند کر دیتے ہیں۔“ یوبی نے ہنستے ہوئے کہا۔

”انہیں بولنے کا موقع ہی نہیں دیا جاتا۔ بیگم صاحبہ بولنا بند کریں گی تو بے چارہ صاحب بولے گا۔ بہر حال ایسا ہے کہ تمہاری تجویز کے

مطابق ہم ایمرک فیلڈ سے باہر چلے جاتے ہیں۔ اس کے بعد ہم اپنا مشن کس طرح مکمل کرتے ہیں۔ یہ ہمارا کام ہو گا اور تم ہمیں کس طرح روکتی ہو۔ یہ ہمارا کام ہو گا۔“ عمران نے کہا۔

”ٹھیک ہے مجھے منظور ہے۔“ یوبی نے فوراً ہی کہا تو عمران نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن کی طرف اجمالاً دی۔ یوبی نے مشین گن پکڑی اور پھر وہ لو تھر کی طرف مڑ گئی۔

”عمران کے ساتھیوں کو رسیوں کی بندشوں سے آزاد کرو اور پھر ان سب کو جیب میں ٹھاکر فرسٹ چیک پوسٹ سے باہر پہنچاؤ یا ہاں بھی عمران کہے۔“ یوبی نے کہا۔

”اگر تم ہمیں ہماری جیب چوہم نے ہونٹل کے باہر چھوڑی تھی اے دو تو ہم خود چلے جائیں گے۔“ عمران نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ وہ جیب منگو اور فرسٹ چیک پوسٹ سے باہر عمران کے حوالے کر دو۔“ یوبی نے جواب دیا۔

”تم ہمارے ساتھ نہیں چلو گی۔“ عمران نے کہا۔

”نہیں میں یہیں رہوں گی۔“ یوبی نے جواب دیا اور تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

”ارے ارے اس قدر بھی بے مردتی اچھی نہیں لگتی۔“ عمران نے چونک کر کہا لیکن یوبی کے بغیر تیزی سے قدم بڑھاتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئی۔ جب کہ لو تھر اور کاسٹر دونوں عمران کے ساتھیوں کو رسیوں کی بندشوں سے آزاد کرنے میں مصروف ہو گئے۔

”آپ نے کس طرح رسیاں کاٹ لی تھیں..... اچانک لو تھر۔“
عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

”یوہی کے حسن نے رسیاں بلا دی تھیں.....“ عمران۔
مسکراتے ہوئے کہا اور اس بار لو تھر بھی بے اختیار مسکرا دیا۔ تھوڑا
دیر بعد وہ سب اس کمرے سے باہر نکل کر ایک اور بڑے کمرے میں جا
گئے۔

”آپ یہاں بیٹھیں میں آپ کی جیب منگواتا ہوں.....“ لو تھر۔
کہا اور تیزی سے قدم بڑھاتا کمرے سے باہر چلا گیا۔ کمرے میں دیواروں
کے ساتھ دس کے قریب مسلح افراد کھڑے تھے۔ وہ حیرت بھرا
نظروں سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ رہے تھے۔

”یوہی واقعی عجیب طبیعت کی مالک ہے.....“ صفدر نے کہا۔
”الحق ہے۔ ضرورت سے زیادہ خوش فہمی کا شکار ہے.....“ جوا
نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”یہ تم نے کیا بازی گروں کی طرح شعبدے بازی شروع کر دیا
تھی۔ ان کا صفایا کر دیا ہوتا.....“ تنویر نے کہا۔

”یہ باہر موجود افراد کیا ہمیں زندہ جانے دیتے.....“ عمران نے کہا
تو تنویر نے ہونٹ بھیج لئے۔

”لیکن کیا اب آپ واقعی باہر چلے جائیں گے۔ لیکن پھر دوبارہ انہ
آنا تو مسئلہ بن جائے گا.....“ اس بار خادر نے کہا۔

”اب کوئی مسئلہ نہیں بنے گا.....“ عمران نے مختصر سا جواب دیا۔

نو باقی ساتھی خاموش ہو رہے۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب اپنی جیب میں
بیٹھے لو تھر اور اس کے آدمیوں کی دو جیبوں کے درمیان چلتے ہوئے
فرسٹ چیک پوسٹ کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ عمران کے
پہرے پر اس بار اطمینان تھا جیسے وہ ناکام واپس جانے کی بجائے مشن
مکمل کر کے جا رہا ہو۔

”کیا۔ کیا۔ یہ کیا کہہ رہی ہو۔ کیا تم نے انہیں زندہ واپس جانے دیا۔ کیوں۔ تم نے ایسا کیوں کیا تھا اور“..... جیکسن کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

”مجھے اس عمران کی فہانت پسند آگئی تھی۔ اس لئے میں نے اسے ایک چانس اور دینے کا فیصلہ کر لیا۔ لیکن بعد میں جو حالات سامنے آئے اس سے مجھے معلوم ہوا کہ میں نے اس پر کوئی احسان نہیں کیا تھا بلکہ اس نے دراصل مجھ پر احسان کیا ہے اور“..... بوبی نے کہا۔

”وہ کیسے اور“..... جیکسن نے اسی طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا اور جواب میں بوبی نے اس کمرے میں ہونے والے تمام واقعات دوہرا دیئے۔

”وہ واقعی ایسا ہی آدمی ہے۔ اصل میں تم سے حماقت ہوئی ہے کہ تم اسے اس غار سے اٹھا کر لے آئی اور پھر اسے ہوش دلایا۔ تمہیں چاہئے تھا کہ وہیں غار میں ہی ان کے جسم گولیوں سے پھٹنی کر دیتیں یا اسے باہر لے آنا ضروری تھا تو جب بھی اسے ہوش میں لانے بغیر گولیوں سے اڑا دینا تھا اور“..... جیکسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”میں اس سے یہ معلوم کرنا چاہتی تھی کہ اسے ایرک فیلڈ کے بارے میں کس سے معلومات ملی ہیں اور میں نے معلوم کر لیا ہے۔ تمہیں یہ سن کر یقیناً حیرت ہوگی کہ لیبارٹری کے چیف ڈاکٹر سائمن کی عیاش فطرت اس کی وجہ بنتی ہے۔ ڈاکٹر سائمن حد درجہ عیاش فطرت آدمی ہے۔ وہ صرف میری آواز سن کر کچھ پر سمجھ گیا اور پھر جب میں

بوبی نے سامنے رکھے ہوئے ٹرانسمیٹر کا بٹن پریس کیا اور پھر کال دینا شروع کر دی۔ سیکشن ہیڈ کو آرڈر کے کمیونٹر سے رابطہ قائم ہونے کے بعد اور سپیشل کوڈ دوہرانے کے بعد اس کا رابطہ سیکشن ہیڈ کو آرڈر کے چیف جیکسن سے ہو گیا۔

”جیکسن بول رہا ہوں بوبی۔ کیا رپورٹ ہے اور“..... جیکسن کی آواز سنائی دی۔

”جہاز آئیڈیا درست ثابت ہوا ہے جیکسن۔ عمران اور اس کے ساتھی ایرک فیلڈ میں داخل ہو گئے تھے اور“..... بوبی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ پھر اور“..... جیکسن کے لہجے میں یکھت تشویش کے آٹا، نمودار ہو گئے اور جواب میں بوبی نے ان کی گرفتاری سے لے کر انہیں واپس ایرک فیلڈ سے باہر بھجوانے تک کی پوری پوری دوہرائی۔

ن کی وجہ سے مین ہیڈ کو اڑنے سے ہر قسم کی چھوٹ دے رکھی ہے
ن کے بغیر تو لیبارٹری میں سارا کام رک جائے گا اور تم جانتی ہو کہ
ن سے بلیک تھنڈر کو کتنا نقصان ہو سکتا ہے۔ اس سے واقعی غلطی
ہوتی ہے کہ وہ تمہیں بھی کوئی عام عورت سمجھ بیٹھا ہے۔ جب کہ میں
جانتا ہوں کہ تم ان معاملات میں کس قدر سرد مہر اور باکدار واقع
ہو۔ تمہارے بارے میں جو جانتے ہیں وہ یہی سمجھتے ہیں کہ تمہارا
جسم تو مغزی ہے لیکن اس کے اندر روح خالصاً مشرقی ہے۔ لیکن
اسے سمجھا تھا کہ واپس بھجوا دیتیں اسے فوراً اس تہہ خانے سے نکالو اور
لیبارٹری میں بھیجو فوراً اور..... جیسا کہ نے انتہائی جوش بھرے لہجے
میں کہا۔

”اچھا اگر تم کہتے ہو تو میں بھیج دیتی ہوں اسے واپس۔ ورنہ میں نے
تو فیصلہ کر لیا تھا کہ اس بوڑھے کو سٹ کو اس تہہ خانے میں ایڑیاں
رگڑ رگڑ کر اور سسک سسک کر مرنے کے لئے چھوڑ دوں اور پھر اس
کی لاش کتوں اور چیلوں کے سامنے بھیج دوں اور.....“ یو بی نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ اوہ فوراً اسے واپس بھجواؤ۔ فوراً۔ یہ انتہائی ضروری ہے اور سنو
عمران کو بھی لا محالہ تم نے اپنی فطرت کے مطابق اس ڈاکٹر سائنس
کے بارے میں بتا دیا ہو گا اور عمران جس ذہانت اور فطرت کا آدمی ہے
اس نے یقیناً ڈاکٹر سائنس کو استعمال کر کے لیبارٹری کے خلاف مشن
مکمل کرنے کا فیصلہ کر لیا ہو گا۔ وہ ایرک فیلڈ یا کنسٹانٹین ڈاکٹر

عمران اور اس کے بے ہوش ساتھیوں کو غار میں سے اٹھانے کے لئے
اندروں داخل ہوئی تو اس نے مجھے سکرین پر دیکھا اور فوراً ہی مجھے رات
گزارنے کی نہ صرف دعوت دے ڈالی بلکہ لیبارٹری چھوڑ کر باہر آ گیا۔
اس وقت تو میں نے اس کی حوصلہ افزائی اس لئے کی کہ عمران اور اس
کے ساتھیوں کو جس گیس سے بے ہوش کیا گیا تھا اس کا توڑ اس کے
پاس تھا۔ لیکن جب وہ میرے پاس سپیشل گیسٹ ہاؤس پہنچا تو مجھے
اس پر بے پناہ غصہ آیا۔ وہ بوڑھا کھوسٹ مجسم شیطان ہے۔ میں نے
اسے ساتھ لیا اور پھر لو تھر سے یہ کہہ کر کہ ہم واپس آ رہے ہیں میں اسے
وہاں ایک ایسے مکان میں لے گئی جسے میں نے اپنے ذاتی استعمال کے
لئے لو تھر سے لیا تھا۔ اس کے نیچے ایک تہہ خانہ ہے۔ میں ڈاکٹر سائنس
کو وہاں لے گئی اور پھر تم میری فطرت جانتے ہو۔ میں نے اس ڈاکٹر
سائنس کی بس بیڑیاں نہیں توڑیں باقی میں نے اس شیطان کو مارنے
میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ جب وہ بے ہوش ہو گیا تو میں تہہ خانہ بند کر
کے واپس آ گئی۔ وہ ابھی تک وہاں پڑا ہوا ہے۔ اس شیطان نے نہ
صرف یہاں ایرک فیلڈ میں عورتیں رکھی ہوئی ہیں بلکہ کنسٹانٹین بھی
اس کی عورتیں موجود ہیں اور عمران نے کنسٹانٹین اس کی کسی
عورت کا کھوج نکال لیا اور اس سے اسے ایرک فیلڈ کے بارے میں
معلومات مل گئیں اور.....“ یو بی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔
”اوہ یو بی۔ یہ تم نے کیا غصہ کر دیا۔ ڈاکٹر سائنس کی اس فطرت
کا مین ہیڈ کو اڑ کر بھی علم ہے۔ لیکن وہ جس پائے کا سائنس دان ہے

سامن کی کسی دوست عورت کے ذریعے سامن کو بلوانے کا اور ف
ڈاکٹر سامن کے ذریعے وہ اپنا مشن مکمل کرے گا۔ اس لئے تم اس
فوراً لیبارٹری پہنچاؤ۔ میں اسے کہہ دیتا ہوں کہ وہ تاحکم ثانی کسی بم
حالت میں اور کسی بھی صورت میں لیبارٹری سے باہر نہ آئے اور ہاں
بھی سن لو کہ اب چونکہ عمران لیبارٹری کے لئے یقیناً خطرہ بن چکا ہے
اس لئے اب اس کی موت ضروری ہو چکی ہے اور..... جیکسن نے
تیرے لئے یہ کہا۔

"فی الحال تو میں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ایرک فیا
سے باہر بھجوا دیا ہے۔ لیکن اب اگر وہ دوبارہ واپس آئے تو پھر یقیناً
کی موت عبرت ناک ہوگی اور....." بولی نے جواب دیا۔
"ٹھیک ہے۔ لیکن خیال رکھنا۔ اب عمران کسی اور پہلو سے وا
کرنے کی کوشش کرے گا۔ اس لئے تمہیں ہر طرف سے ہوشیار رہنا
ہوگا اور..... جیکسن نے کہا۔

"تم میرے دوست ہو جیکسن۔ اس لئے میں جہاری اس توہین آم
بات کو برداشت کر گئی ہوں۔ ورنہ تم جانتے ہو کہ مین ہیڈ کو اور ٹرمی
میری صلاحیتوں کی وجہ سے مجھ سے ایسی توہین آمیز بات نہیں کر سکتا۔
جہاں کیا خیال ہے کہ میں عمران کے مقابلے میں اس سے کمزور لکھنے
ہوں اور....." بولی نے انتہائی عصبانیت سے کہا۔

"میں نے تمہیں صرف مشورہ دیا تھا ذرا۔ میں تم سے زیادہ عمران
کو جانتا ہوں اور جہاں پہلی بار اس سے ٹکراؤ ہوا ہے۔ تمہیں معلوم

ہے کہ عمران کو مین ہیڈ کو اور ٹرنے سیف لسٹ میں کیوں رکھا ہوا ہے۔
اس لئے کہ مین ہیڈ کو اور ٹرن بھی عمران کی صلاحیتوں کا قاتل ہو چکا ہے۔
تم سے پہلے کئی سپر ایجنٹ اس سے ٹکرا چکے ہیں۔ جن میں سپریم
ایجنٹ ٹرومین بھی شامل ہے اور سپریم ایجنٹ ٹرومین نے عمران سے
ٹکرانے کے بعد بلیک تھنڈر سے بغاوت کر دی اور مین ہیڈ کو اور ٹرنے
اس کی موت کا جہز آرڈر دے دیا۔ لیکن پھر مین ہیڈ کو اور ٹرن نے یہ حکم
واپس لے کر ٹرومین کو بھی سیف لسٹ میں شامل کر دیا۔ اس طرح
ہومر، کلارین اور نامور جیسے سپر ایجنٹ عمران سے ٹکرا چکے ہیں۔ اس
کیس میں سپر ایجنٹ بیروین بھی مرتے مرتے بچا ہے اور اسے انڈر
گراؤنڈ کر دیا گیا ہے۔ یہ سب نام میں نے اس لئے بتائے ہیں کہ
تمہیں معلوم ہو سکے کہ علی عمران جو بظاہر انتہائی معصوم سا نوجوان
نظر آتا ہے۔ وہ درحقیقت کیا ہے اور..... جیکسن نے بڑے
جذباتی سے لہجے میں کہا۔

"تم فکر نہ کرو میں نے اس کے بارے میں پہلے ہی کافی سن رکھا
ہے۔ اسی لئے تو میں اسے بار بار موقع دے رہی ہوں۔ تاکہ اس کی
کوئی حسرت باقی نہ رہے۔ اور اینڈ آل....." بولی نے طنز لہجے میں
کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے اٹھا کر ایک
الماری میں رکھا اور پھر واپس مڑ کر اس نے میز پر رکھے ہوئے انٹرکام کا
رسیور اٹھایا اور اس کا ایک نمبر بریس کر دیا۔

"ہی مس..... دوسری طرف سے اس کی سیکرٹری کی آواز

سی سزا دے دی ہے۔ اگر وہ معروف سائنس دان نہ ہوتا تو میں اس کی ہڈیوں کا سرمہ بنا کر رکھ دیتی۔..... بوبی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ اچھا۔ اچھا میں سمجھ گیا مس۔ ٹھیک ہے میں انہیں مزید سمجھا دوں گا۔....." لو تھر نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔
 "اور سنو اس لڑکی جو ڈیشیا کی جو اس ڈاکٹر سائنس کی ایرک فیلڈ میں عورت ہے۔ اس کی اور اس کے مکان کی مکمل نگرانی کراؤ۔ میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ عمران اس جو ڈیشیا کو کسی نہ کسی انداز میں استعمال کرنے کی کوشش کرے گا۔..... بوبی نے مزید احکامات دیتے ہوئے کہا۔

"لیس مس۔....." لو تھر نے کہا اور پھر بوبی نے اسے جانے کا اشارہ کیا تو لو تھر سلام کر کے مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کرے سے باہر نکل گیا۔
 "عمران کاش اب تم واپس نہ آؤ اور تم سے کسی اچھے اور خوشگوار ماحول میں دوبارہ ملاقات ہو۔ تم واحد مرد ہو جس نے مجھے متاثر کیا ہے اور میں نہیں چاہتی کہ میں زندگی میں پسند آنے والے جیلے ہی مرد کو اپنے ہی ہاتھوں قبر میں اتار دوں۔....." بوبی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کرسی کی نشست سے سرٹکا کر آنکھیں بند کر لیں۔

سنائی دی۔
 "لو تھر کو میرے پاس بھیجھو فوراً۔....." بوبی نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ کرسی پر بیٹھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔
 "لیس کم ان۔....." بوبی نے کہا تو دروازہ کھلا اور لو تھر اندر داخل ہوا۔

"لیس مس۔....." لو تھر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔
 "عمران اور اس کے ساتھیوں کا کیا ہوا۔....." بوبی نے پوچھا۔
 "وہ جیل میں بیٹھ کر کنسائٹا کی طرف واپس چلے گئے ہیں۔ میں نے سب کو ہوشیار اور الارٹ بھی کر دیا ہے اور آپ کی ہدایت کے مطابق ایرک فیلڈ کے گرد سپیشل ریز کا خصوصی حصار بھی قائم کر دیا ہے اور فرسٹ جنیک پوسٹ پر میں اب خود موجود رہوں گا۔....." لو تھر نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے ٹھیک ہے۔ اب تم ایسا کرو کہ اس مکان میں جاؤ جو میں نے تم سے اپنے ذاتی استعمال کے لئے حاصل کیا تھا اس کے تہہ خانے میں ڈاکٹر سائنس موجود ہے۔ کسی ڈاکٹر کو ساتھ لے جاؤ اس کی پیمنٹنگ کراؤ اور پھر اسے واپس لیبارٹری پہنچا دو۔....." بوبی نے کہا۔
 "ڈاکٹر سائنس کو۔ پیمنٹنگ۔ کیا مطلب۔....." لو تھر نے بری طرح جوہکتے ہوئے کہا۔

نے جواب دیا تو جو یانے بے اختیار منہ بنایا۔

"میں سنجیدگی سے بات کر رہی ہوں..... جو یانے بھنائے
نے لچے میں کہا اسے شاید عمران کا یہ بے موقع مذاق پسند نہ آیا تھا۔
"کرتی رہو مس سنجیدگی سے بات۔ میں نے کب منع کیا ہے۔
ہا میں اصحابی رجعت پسند نہیں ہوں کہ عورت کو عورت سے بات
نے سے بھی منع کر دوں۔ مردوں کی بات دوسری ہے۔" عمران نے
اب دیا تو جو یانے کے بھرے پر شدید غصے کے تاثرات ابھر آئے۔

"تم پھر مذاق کر رہے ہو۔ میں تم سے بات کر رہی ہوں۔ اپنا
گرام بتاؤ..... جو یانے انتہائی غصیلے لچے میں کہا۔
"مجھ سے لیکن ایک تو میرا نام عمران ہے۔ سنجیدگی نہیں۔ دوسرا
ہم مردوں کو عورت نہیں ہوں..... عمران نے کہا۔
"تو تم باز نہیں آؤ گے..... جو یانے یکتھک کر اپنے جوتے
طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے یہ پروگرام تنزیر کے حصے میں ہے۔ میرے حصے میں
یہ ہے..... عمران نے چونک کر کہا اور کمرہ بے اختیار قہقہوں سے
نچ اٹھا۔ جو یانے بھی بے بسی کے سے انداز میں ہنس پڑی۔

"یعنی تم چوری کھانے والے مجنوں ہو۔ خون دینے والے نہیں
..... تنزیر نے موقع مناسب دیکھتے ہی چوٹ کرتے ہوئے کہا۔
"مجنوں پھارے میں اگر خون ہوتا تو پھر وہ مجنوں کیوں کہلاتا۔
تم وہاں نہ کہلاتا۔ جہاں تک چوری کھانے کی بات ہے تو پچھاری

عمران اپنے ساتھیوں کے ساتھ ایرک فیلڈ سے جیپ میں سوار ہو
کر سیدھا کنسانا پہنچا تھا۔ یہاں کنسانا کے ایک ہوٹل میں انہوں نے
کمرے کرایے پر لے لئے تھے اور اس وقت وہ سب عمران کے کمرے
میں جمع تھے۔ کھانا کھانے کے بعد انہوں نے ہاٹ کافی پی تھی اور ہاٹ
کافی نے ان کے سفر کی ساری تھکان ختم کر دی تھی اور وہ اب پوری
طرح ہشاش بشاش لگ رہے تھے۔

"اب کیا پروگرام ہے عمران..... جو یانے عمران سے مخاطب ہو
کر کہا۔

"پروگرام تو وہی ہے۔ ظاہر ہے اس میں کیسے تبدیلی آ سکتی
ہے..... عمران نے بڑے سنجیدہ لچے میں کہا۔

"کون سا..... جو یانے چونک کر پوچھا۔
"وہی گواہوں اور چھوہاروں والا اور کون سا ہو سکتا ہے۔" عمران

لیکن یہ کام تو تم وہاں ایرک فیلڈ میں بھی کر سکتے تھے۔ بوبی لو تھر اور اس کے ساتھیوں کا آسانی سے خاتمہ کیا جاسکتا تھا۔..... جو یانے کہا۔

اس کے بعد ڈاکٹر سائن کی دم میں بم باندھ کر اسے وہاں لیبارٹری میں دھکیل دیا۔ یہی کہنا چاہتی ہوں تم..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

تم میری بات سے چڑکیوں جاتے ہو۔ مجھے تو یوں لگنے لگا ہے کہ تم اب مجھے ایک احمق اور جذباتی عورت ہی سمجھنے لگے ہو۔ جو یانے یقین غصے سے چپختے ہوئے کہا۔

تم بات ہی ایسی کرتی ہو..... عمران نے اسی لہجے میں جواب دیا۔

”جہیں صرف اپنی ہی بات سمجھ میں آتی ہے۔ مس جو یا کی بات تمہیں کیسے سمجھ آئے گی.....“ تنہا نے فوراً ہی لوہے کو گرم دیکھ کر جھٹ لگاتے ہوئے کہا۔

عمران صاحب میں نے بھی محسوس کیا ہے کہ اب آپ مس جو یا کی بات کو یا تو مذاق میں اڑا دیتے ہیں یا پھر طنزیہ گفتگو شروع کر دیتے ہیں۔ حالانکہ مس جو یانے درست کہا ہے جو کام آپ یہاں کرنا چاہتے ہیں وہ وہاں ایرک فیلڈ میں بھی ہو سکتا تھا۔ ڈاکٹر سائن لیبارٹری انچارج ہے۔ وہ باہر آچکا تھا۔ اسے کسی بھی انداز میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔ سب بھی تو آپ اسے استعمال کرنے کا پلان کر رہے

لیلیٰ کوئی غریب خاتون ہو گی جو مجھوں کو چوری ہی کھلا سکتی ہو ہمارا لیلیٰ تو ہمیں مرغ روست کھلانے کی دعوت دے سکتی۔ کیوں جو یانے..... عمران نے بڑی امید بھری نظروں سے جو یا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

میں کہہ رہی ہوں یہ لیلیٰ مجھوں کا قصہ چھوڑو اور ہمیں مشن بارے میں آئندہ کا پروگرام بتاؤ..... جو یانے غصے سے بھرے لہجے میں لیکن اب اس کے لہجے سے صاف محسوس ہو رہا تھا کہ اس کا مصنوعی ہے۔ عمران کی باتوں سے اس کی ذہنی رو بدل چکی تھی۔ لیلیٰ مجھوں قصہ نہیں حقیقت ہے۔ ہر دور میں لیلیٰ اور موجود رہتے ہیں۔ البتہ نام بدل جاتے ہیں..... عمران مسکراتے ہوئے کہا۔

عمران صاحب آپ کا کیا خیال ہے۔ کیا آپ ڈاکٹر سائن کو کھانا میں بلوائیں گے یا پھر آپ دوبارہ ایرک فیلڈ جا کر وہاں اسے نکالوائیں گے..... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران چونک کر تم سے مجھے واقعی بے حد ڈر لگتا ہے کیپٹن شکیل۔ تم خاموش کر صرف تجزیہ کرتے رہتے ہو اور جب بولتے ہو تو ٹھیک ٹھیک مام ہو۔ گو مجھے معلوم ہے کہ تم نے یہ بات موضوع بدلنے کے لئے کہا لیکن جہاں تجزیہ سو فیصد درست ہے۔ میں واقعی ڈاکٹر سائن استعمال کرنے کا پروگرام بنا رہا ہوں..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ہیں..... صفدر نے بھی جو لیا کی تائید کرتے ہوئے کہا تو جو لیا کے چہرے پر بے اختیار فاحشہ مسکراہٹ آگئی جیسے وہ کہہ رہی ہو دیکھا یہ سب میرے ہمدرد ہیں۔

”میں نے سوچا کہ چلو اصل نہ ہی رہبر سیل ہی ہی..... عمران نے یکت مسکراتے ہوئے کہا۔

”کیا اصل اور کیا ریہرسل۔ کھل کر بات کرو“..... جو لیانے کہا
”اصل تو صفدر کے خطبہ یاد کرنے اور چھوہارے کھانے کے بعد
ہوتی ہے۔ لیکن ریہرسل تو پہلے کی جا سکتی ہے“..... عمران نے
مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

• یعنی آپ میاں بیوی کی لڑائی کی رہبر سل کر رہے تھے۔ - صفدر نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

”میاں بیوی کی لڑائی تو بڑھ ہی نہیں سکتی۔ بچے چارے میاں میں استاد غم ہی کہاں رہ جاتا ہے کہ وہ لڑائی کر سکے۔ لڑائی تو صرف بیوی کرتی ہے۔ اس لئے اسے بیوی کی لڑائی تو کہا جاسکتا ہے۔ میاں بیوی کی لڑائی بہر حال نہیں کہا جاسکتا“..... عمران نے جواب تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

اب اگر تم نے سنجیدگی سے جواب نہ دیا تو میں۔ تو میں۔ احتجاجاً اٹھ کر چلی جاؤں گی..... جو سامنے ہونٹ پھینچے ہوئے کہا۔

”دیکھو جو لیا خواہ مخواہ ضد مت کیا کرو۔ یہ مشن مذاق نہیں ہے۔ بلکہ تمہنڈر کے خلاف مشن ہے اور ہم اس لیبارٹری کو اس وقت تک

تباہ نہیں کر سکتے جب تک ہم وہاں سے پاکیشیائی سائٹس دان ڈاکٹر عالم رضا اور فارمولا واپس نکال نہ لیں اور لیبارٹری کے حفاظتی انتظامات تم خود دیکھ چکی ہو کہ اس غار میں ہمیں بے ہوش کر دیا گیا۔ حالانکہ اس غار سے کوئی راستہ لیبارٹری تک جاتا ہی نہ تھا۔ یہ تو بوبی کو تجسس تھا کہ ہم نے ایرک فیلڈ کے بارے میں معلومات کہاں سے حاصل کر لی ہیں کہ اس نے ہمیں ہوش دلایا اور نہ وہ ہمیں اس بے ہوشی کے عالم میں ہی گولی مار کر سارا مسئلہ ختم کر سکتی تھی۔ اگر میں اس وقت بوبی کی بات نہ مانتا تو زیادہ سے زیادہ کیا ہوتا۔ ہم بوبی کو تھر اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کر لیتے لیکن پورا قصبہ ہمارے دشمنوں کا ہے اور لیبارٹری بند تھی۔ یہ درست ہے کہ ڈاکٹر سامنن بد فطرت آدمی ہے۔ لیکن بہر حال وہ لیبارٹری انچارج ہے اور لیبارٹری انچارج کسی ایسے آدمی کو نہیں بنایا جاسکتا جو آسانی سے ذیل ہو سکے۔ اس لئے میں یہاں واپس آ گیا ہوں تاکہ یہاں اطمینان سے بیٹھ کر کوئی ایسی پلاننگ سوچی جائے جس سے مشن مکمل ہو سکے۔ لیکن تم اس طرح لٹھ لے کر پیچھے لگ جاتی ہو۔ جیسے میں پلاننگ بنا چکا ہوں لیکن تم سے چمپا رہا ہوں..... عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں جو یا کو سمجھا تو ہوئے کہا۔

آئی۔ ایم۔ سوری عمران۔ مجھے واقعی اس طرح صدمہ نہ کرنی چاہیے
تھی..... جو لانا فوراً ہی معذرت کرتے ہوئے کہا۔

”فصدی تو ایک ایسا حربہ ہے جس سے سناری فرمائشیں پوری

کرائی جاسکتی ہیں ورنہ کون برسوں پر پانی پڑنے دیتا ہے..... عمران نے مسکراتے ہوئے مسنی خیر لہجے میں جواب دیا تو صفدر اور خادو دونوں بے اختیار ہنس پڑے جب کہ کمپین شکیل مسکرا دیا۔ اللہ تعالیٰ یہ تنویر اسی طرح ہونٹ چھینچے خاموش بچھا رہا۔

تم نے بھر دی باتیں شروع کر دیں۔ اچھا اب بتاؤ کہ آخر جہارے ذہن میں کیا ہے۔ کوئی نہ کوئی آئیڈیا تو ہو گا ہی یہی۔ جو لیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ہاں کیوں نہیں۔ میرے ذہن میں ایک شاندار آئیڈیا ہے۔ ڈاکٹر سامن کی بجائے میرا خیال ہے کیوں نہ مس بوبی کے ذریعے مشن مکمل کیا جائے..... عمران نے کہا تو جو لیا بے اختیار چونک پڑی۔

کیا مطلب بوبی کے ذریعے کیسے مشن مکمل ہو سکتا ہے۔ بوبی تو اس لیبارٹری میں جا ہی نہیں سکتی..... جو لیا نے کہا۔

میں اسے وہاں جانے ہی کب دیتا ہوں۔ وہاں ڈاکٹر سامن موجود ہو گا اور ڈاکٹر سامن کی موجودگی میں اس کا وہاں جانا میں بھلا کیسے برداشت کر سکتا ہوں..... عمران نے فوراً ہی جواب دیا۔

ہو نہ ہو تم اب بوبی پر دیکھ چکے ہو۔ اس لئے تم نے اسے گولی نہیں ماری تھی..... جو لیا نے بھنکاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

اب کیا بتاؤں مس جو لیا بوبی کو تو تم دیکھ ہی چکی ہو۔ میں تو میں تنویر کی آنکھوں میں اسے دیکھ کر جھک اگئی تھی..... عمران نے بڑے رومانیک انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

گلی سٹھو پہ نئی لڑہ کھنڈ کھو کھلہ
لہو لہو آلیخرو و سیم احمد ایلہ نرادوہ

میں ہزار بار لعنت بھیجتا ہوں اس پر..... تنویر نے لہجے میں اتھانی عصیل لہجے میں کہا۔

چلو یہ واحد رکاوٹ بھی دور ہو گئی۔ ویری گڈ..... عمران نے ایسے کہا جیسے واقعی ایک بڑی رکاوٹ اس کے رستے سے ہٹ گئی ہو۔

اب تم نے دوبارہ اس کا نام لیا تو میں جہیں گولی مار دوں گی کھجے..... جو لیا نے لہجے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

مس جو لیا۔ آخر آپ سب کچھ جانتے ہو مجھے اس قدر جذباتی کیوں ہو جاتی ہیں۔ آپ کو اچھی طرح عمران صاحب کی عادت کا علم ہے کہ وہ ایسی باتیں صرف آپ کو چہرے کے لئے کرتے ہیں..... صفدر نے جو لیا کے چہرے کے اعصاب کو غصے کی شدت سے تھر تھراتے دیکھ کر اسے نارمل کرنے کے لئے کہا۔

کیوں چڑھتا ہے مجھے۔ مجھے کیا دلچسپی ہے اس سے۔ یہ جہاں چاہے جھک مارتا پھرے..... جو لیا نے اس بار قدرے گو گریے لہجے میں کہا اور دوسرے لہجے وہ ایک جھگڑے سے کرسی سے اٹھی اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ اس کے انداز میں اس قدر تیزی تھی کہ عمران اور دوسرے ساتھیوں کے کچھ کہنے سے پہلے ہی وہ دروازہ کھول کر باہر نکل گئی تھی۔

تم ہو ہی گھٹیا آدمی۔ جہیں کسی کے جذبات سے کھیلنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ نانسنس..... اسی لہجے تنویر نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بھی اٹھا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔

میں جا کر آنسو بہائیں گی۔ اس طرح ان کا جذباتی دورہ خود بخود ختم ہو جانے کا اور اس کے بعد وہ لامحالہ انتقامی طور پر بے حس ہو جائیں گی اور عمران صاحب بھی اس کی یہی کیفیت چاہتے ہوں گے کیونکہ بوبی کے ذریعے مشن مکمل کرنے کا مطلب بھی یہی ہے کہ عمران صاحب بوبی کو جذباتی جال میں پھنسانے کی کوشش کریں گے۔ میں نے محسوس کیا ہے کہ بوبی کے دل میں عمران صاحب کے لئے نرم گوشہ پیدا ہو چکا ہے اور یقیناً عمران صاحب نے بھی اس بات کو محسوس کرتے ہوئے یہ پلاننگ کی ہے۔ اگر عمران صاحب یہ پیش بندی نہ کرتے تو تم خود سوچو عین موقع پر جو کیا کار عمل کیا ہوتا اور اس سے پلاننگ کا کیا حشر ہوگا..... کمیشن شکیل نے پوری تفصیل سے تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔ تو خاور کے ساتھ ساتھ صفدر نے بھی بے اختیار طویل سانس لیا۔

”خاک کامیاب رہتی ہے۔ اصل پلاننگ تو آج تک کامیاب ہوئی نہیں۔ دوسری کہاں سے کامیاب ہوگی.....“ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور صفدر کے ساتھ ساتھ کمیشن شکیل بھی ہنس پڑا۔

”میں مس جو یا کو منا کر لے آتا ہوں.....“ صفدر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

”اچھی طرح منا کر لے آنا۔ ورنہ کہیں وہ واقعی مجھے گولی نہ مار دے.....“ عمران نے کہا اور صفدر ہنستا ہوا آگے بڑھ گیا۔

”عمران صاحب آپ بوبی کے ذریعے کس طرح مشن مکمل کرنا

”اب آپ تینوں کا میرے بارے میں کیا خیال ہے.....“ عمران نے تنہا کے جانے کے بعد صفدر، کمیشن شکیل اور خاور کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

”عمران صاحب اب کیا کہوں۔ آپ خود سمجھ دار ہیں.....“ صفدر کچھ کہتے کہتے بات بدل گیا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

”عمران صاحب نے جو کچھ کہا ہے۔ درست اور بر موقع کہا ہے۔“ اچانک کمیشن شکیل نے کہا تو صفدر اور خاور کے ساتھ ساتھ عمران بھی چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

”کیا مطلب.....“ صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”عمران صاحب نے بالکل درست پلان بنایا ہے۔ میں ان کی ذہانت کی داد دیتا ہوں۔ حالانکہ میں مسلسل اس بارے میں سوچتا رہا ہوں۔ لیکن یہ آئیڈیا میرے ذہن میں بھی نہیں آیا۔ ڈاکٹر سامنن سے زیادہ بوبی کے ذریعے زیادہ آسانی سے مشن مکمل کیا جاسکتا ہے۔“ کمیشن شکیل نے کہا۔

”اگر ایسا ہے بھی ہی تو اس میں مس جو یا کو ناراض کرنے کی کیا ضرورت تھی.....“ خاور نے کہا۔

”ضرورت تھی خاور۔ مس جو یا کے جذبات سے ہم تو خیر واقف ہیں ہی عمران صاحب ہم سے بھی زیادہ واقف ہیں۔ عمران صاحب نے جان بوجھ کر یہ باتیں کی ہیں اور عمران صاحب کی توقع کے عین مطابق مس جو یا جذباتی ہو کر چلی گئی ہیں مجھے معلوم ہے کہ وہ لپٹے کرے

چاہتے ہیں۔ کیا اس کی آواز کا فائدہ اٹھائیں گے..... اچانک خاور نے کہا۔

”بونی بلیک تھنڈر کی گولڈن ایجنٹ ہے۔ ہمارے وہاں سے آنے کے بعد اس نے لامحالہ سیکشن ہیڈ کو آرڈر کو رپورٹ دی گی اور یہ لازمی بات ہے کہ سیکشن ہیڈ کو آرڈر نے اسے مزید محتاط اور ہوشیار رہنے کی تلقین کی ہوگی اور ہو سکتا ہے کہ سیکشن ہیڈ کو آرڈر نے ڈاکٹر سامن کو بھی مزید ہوشیار اور محتاط رہنے کی تلقین کر دی ہو۔ اس لئے صرف آواز استعمال کرنے سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کیا جاسکتا۔ البتہ میرے ذہن میں جو پلاٹنگ ہے اس کے مطابق میں بونی سے سیکشن ہیڈ کو آرڈر کی فریکوئنسی معلوم کرنا چاہتا ہوں اور میں کوشش کروں گا کہ وہ میرے سامنے سیکشن ہیڈ کو آرڈر کے چیف سے بات کرے۔ اس کے بعد اگر ممکن ہو سکا تو سیکشن ہیڈ کو آرڈر کے چیف کی آواز کو استعمال کر کے میں مشن کو مکمل کر لوں..... عمران نے کہا۔

”لیکن عمران صاحب سیکشن ہیڈ کو آرڈر نے لامحالہ بونی اور لیبارٹری کے انچارج کے ساتھ ساتھ علیحدہ علیحدہ خصوصی کوڈ مقرر کر رکھے ہوں گے اور پھر یہ بھی ضروری نہیں ہے کہ بونی کو اس فریکوئنسی کا بھی علم ہو جو لیبارٹری کے لئے مخصوص ہے..... کیپٹن شکیل نے کہا۔

”تم سب کی بے ہوشی کے دوران میری لوتھر کے آدمی کاسٹریس تفصیلی بات چیت ہوئی تھی۔ کاسٹریس نے باتوں باتوں میں ایک خاص

ٹرانسمیٹر کا ذکر کیا تھا جس سے ڈاکٹر سامن۔ لوتھر اور بونی کے درمیان ہمارے متعلق بات چیت ہوئی تھی۔ اس ٹرانسمیٹر کو استعمال کیا جاسکتا ہے..... عمران نے کہا۔

”لیکن اس کے لئے تو ہمیں ایرک فیلڈ جانا ہوگا کیونکہ لوتھر تو باہر نہیں نکلتے گا..... کیپٹن شکیل نے چونک کر کہا۔

”جہاں تک میں بونی کی فطرت کو سمجھا ہوں۔ اس بار اگر ہم ایرک فیلڈ میں داخل ہوئے تو بونی واقعی ہم پر فائر کھول دے گی اور اب تو فراسٹ کا سہارا بھی ہمیں نہ مل سکے گا۔ پچھلے بھی میں نے اچھائی بھاگ دوڑ کے بعد اس کا سہارا تلاش کیا تھا..... عمران نے کہا۔

”تو اب بونی کے ساتھ ساتھ لوتھر کو ایرک فیلڈ سے باہر نکالیں گے..... کیپٹن شکیل نے کہا۔

”نہیں بونی کی پوری توجہ مجھ پر ہوگی یا پھر پورے گروپ پر۔ اس لئے اگر میرے اور جو لیا کے علاوہ تم لوگ علیحدہ علیحدہ وہاں داخل ہو جاؤ تو شاید بونی اور لوتھر جہادی طرف متوجہ نہ ہو سکیں۔ خادو کی قدر و قامت اور جسامت لوتھر سے ملتی ہے۔ اس لئے میرا پروگرام ہے کہ خادو کو ایرک فیلڈ میں کسی طرح داخل کر دیا جائے اور خادو لوتھر کو قابو میں کر کے اس کا میک اپ کر لے اور خاص طور پر اس ٹرانسمیٹر پر قبضہ کر لے تو پھر ہم بونی کی نظروں میں آئے بغیر ایرک فیلڈ میں داخل ہو سکتے ہیں..... عمران نے کہا۔

”یہ کام تو میں کر لوں گا لیکن اصل مسئلہ وہاں داخلہ ہے۔“ خادو

نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

”لاحول والا قوۃ۔ تم مجھ سے ایسی توقع کر سکتی ہو“..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”کبھی توقع کیا مطلب“..... جو یانے بے اختیار چونک کر کہا۔
”سبھی کہ میں کسی کو جکر دے کر مشن مکمل کروں گا۔ ایسا گھنٹیا کام میں کیسے کر سکتا ہوں“..... عمران نے جواب دیا۔

”پلیز عمران صاحب۔ میں نے بڑی مشکل سے مس جو یا کو نارمل کیا ہے۔ اب آپ دوبارہ انہیں ناراض نہ کریں“..... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

”لیکن تم خود سوچو صفدر یہ کیسے ممکن ہے کہ مجھ جیسا آدمی کسی کو جکر دے۔ میں تو جکر کی بجائے سیدھا سادھا جمع تفریق کا قائل ہوں“..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”تو کیا تم بوبی سے جمع تفریق کرو گے۔ کیوں“..... جو یای کی ناک سے ایک بار پھر شوشوں کی آوازیں نکلنے لگی تھیں۔
”چلو اگر تمہیں جمع تفریق پر اعتراض ہے تو میں ضرب تقسیم کر لوں گا“..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور کمرہ قہقہوں سے گونج اٹھا۔

”یہ اور بھی غلط کام ہے“..... جو یانے بھنائے ہوئے لہجے میں کہا۔
”ٹھیک ہے۔ پھر کچھ نہیں کروں گا۔ پہلے میرا خیال تھا کہ بوبی کو اغوا کر کے جس اس کے میک اپ میں وہاں پہنچا دوں گا اور پھر

نے کہا۔

”دیکھو۔ پہلے تو میں کوشش کرتا ہوں کہ لو تھر اور بوبی دونوں کو جہاں کنسانا میں بلوا لوں“..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سائیز میز پر رکھے ہوئے فون سیٹ کے نیچے لگا ہوا بین دبا کر اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے انکو آڑی کے منبر ڈائنل کر دیئے۔

”انکو آڑی پلیز“..... رابطہ قائم ہوتے ہی انکو آڑی آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

”ایرک فیلڈ کے شریف مسٹر لو تھر کا منبر چاہئے“..... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ایک منبر بتا دیا گیا۔

”ایرک فیلڈ کنسانا سے منسلک ہے یا اس کا رابطہ منبر علیحدہ ہے۔“ عمران نے پوچھا۔

”منسلک ہے“..... دوسری طرف سے آپریٹر نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور صفدر جو یا اور تنویر اندر داخل ہوئے۔ جو یای اب نارمل نظر آ رہی تھی۔ عمران نے رسیور رکھ دیا۔

”اگر یہ بات تھی تو تم مجھے کھل کر بتا دیجئے“..... جو یانے قریب آ کر مسکراتے ہوئے عمران سے کہا۔

”کوئی بات“..... عمران نے چونک کر کہا۔
”سبھی کہ تم بوبی کو جکر دے کر مشن مکمل کرنا چاہتے ہو“.....

”علی عمران“..... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔
 ”ہاں وہی پاکیشیائی انجنٹ جسے شریف لو تھر اور مس بوبی نے از
 خود ایرک فیلڈ سے باہر بھیجا تھا“..... عمران نے جواب دیا۔
 ”ہولڈ آن کریں“..... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں
 بعد لو تھر کی آواز سنائی دی۔

”ہیلو میں شریف لو تھر بول رہا ہوں“..... لو تھر کے لہجے میں
 حیرت کا عنصر نمایاں تھا۔
 ”مسٹر شریف مس بوبی سے میری بات کراؤ“..... عمران نے کہا۔
 ”سو ہی مسٹر مس بوبی آرام کر رہی ہیں اور میں انہیں ڈسٹرب
 نہیں کر سکتا“..... دوسری طرف سے لو تھر کی تیز آواز سنائی دی۔
 ”اس سے میری بات کراؤ اور وہ ہمیشہ کے لئے آرام کرتی رہ جائے
 گی۔ میں اسے اور تمہیں موت سے بچانا چاہتا ہوں“..... عمران نے
 خراتے ہوئے کہا۔

”موت سے۔ اودہ۔ اودہ۔ اچھا۔ ہولڈ آن کریں“..... دوسری
 طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا اور رسیور پر خاموشی چھا گئی۔
 چند لمحوں بعد بوبی کی نیند میں ڈوبی ہوئی آواز سنائی دی۔
 ”ہیلو بوبی بول رہی ہوں۔ کیا بات ہے مسٹر علی عمران“۔ بوبی
 نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

”کیا تم اتنی جلدی سو جانے کی عادی ہو۔ جوانی میں تو اتنی جلدی
 نیند نہیں آیا کرتی“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اطمینان سے ”جمع تفریق ضرب تقسیم“ کرتا رہوں۔ لیکن اب تم نے منع
 کر دیا ہے تو اب کیا کیا جاسکتا ہے۔ آخر تم ڈپٹی چیف ہو اور ڈپٹی ہمیشہ
 چیف سے زیادہ سخت ہوتے ہیں“..... عمران نے مسکراتے ہوئے
 جواب دیا تو جو یار اپنے اختیار مسکرا دی۔

”اودہ تو تم میری بات کر رہے تھے۔ پھر ٹھیک ہے جو مرضی آئے
 کرتے رہو۔ آخر مشن تو مکمل کرنا ہی ہے۔ لیکن یہ تم نے کیسے کہہ دیا
 کہ ڈپٹی چیف سے زیادہ سخت ہوتے ہیں“..... جو یار نے اس بار
 مسکراتے ہوئے کہا۔

”ڈپٹی کا مطلب ہی ڈانٹ ڈھٹ کرنے والے کا ہوتا ہے۔ اس لئے
 ظاہر ہے وہ زیادہ سخت ہی ہوں گے“..... عمران نے ڈپٹی کو ڈھٹ سے
 ملاتے ہوئے کہا اور اس بار جو یار بھی بے اختیار ہنس پڑی۔
 ”کاش میں تمہیں ڈانٹ ڈھٹ کر سکتی“..... جو یار نے ہنسیٹے ہوئے
 کہا۔

”تم بے شک اپنا شوق پورا کر لیا کرو۔ اس کام کے لئے میں نے
 تنور کو مقرر کر رکھا ہے“..... عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ
 ہی اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔
 ”میں شریف آفس“..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز
 سنائی دی۔

”شریف لو تھر سے بات کراؤ۔ میں کنسائٹا سے علی عمران بول رہا
 ہوں“..... عمران نے اپنے اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

میری دادی ایشیائی خاتون تھیں۔..... بوبی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لیکن ڈاکٹر سامن کے ساتھ جب تم گئی تھیں۔ اس وقت شاید جہاری دادی کی روح خواب آور گولیاں کھا کر سوئی ہوئی تھی۔“
عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے بوبی بے اختیار ہنس پڑی۔

”کاش تم اس بوڑھے کھوسٹ سے پوچھ سکتے۔ وہ ابھی تک لیبارٹری کے اندر پڑا کراہ رہا ہو گا۔..... بوبی نے ہنستے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

”لیبارٹری کے اندر پڑا کراہ رہا ہو گا۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں جہاری بات۔.....“ عمران نے واقعی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”وہ بوڑھا کھوسٹ عیاش فطرت کا ہے۔ جب تم بہاؤ کے غار میں بے ہوش پڑے تھے تو میری اس سے بات ہوئی۔ وہ میری آواز سن کر ہی مجھ پر ہنسنے لگا اور جب میں غار کے اندر گئی تو لاڑا اس نے مجھے سکرین پر دیکھا ہو گا اور پھر تو اس پر جیسے دورہ سا پڑ گیا۔ اس نے فوراً ہی باہر آنے اور میرے پاس رہنے کی بات کر دی۔ میں چونکہ تمہیں ہوش میں لانا چاہتی تھی اور جن شعاہوں سے تمہیں بے ہوش کیا گیا تھا۔ اس کا توڑ بھی اس کے پاس تھا۔ اس لئے میں نے اسے آنے کی اجازت دے دی۔ تو ڈکے بعد تمہیں چونکہ ایک ٹھنڈے بعد ہوش آنا تھا۔ اس لئے ڈاکٹر سامن کو میں ساتھ لے کر ایک اور مکان میں گئی۔ اس کی

”کیا تم نے سبھی کچھ کہنے کے لئے کال کی ہے۔..... بوبی نے ہچاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

”واہ غصے میں تو جہاری آواز اور زیادہ دلکش ہو جاتی ہے اور جب آواز میں دلکشی پیدا ہو جاتی ہے تو پھر لامحالہ چہرہ تو اور بھی زیادہ خوبصورت ہو جاتا ہو گا۔.....“ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو چند لمحوں تک دوسری طرف خاموشی چھائی رہی۔

”کیا پھر تیند تو نہیں آگئی۔.....“ عمران نے کہا۔
”عمران کیا تم مجھے پسند کرنے لگے ہو۔.....“ اچانک بوبی کی آواز سنائی دی لہذا اس بار نرم تھا۔

”کیوں کیا میری آنکھوں میں بنیائی نہیں ہے۔ میرے جسم میں دل نہیں ہے اور دل میں جذبات نہیں ہیں اور جذبات میں گرمی نہیں ہے کیا میں تمہیں پتھر کا بنا ہوا لگتا ہوں۔.....“ عمران نے ٹھنڈے عاشقانہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا ساتھ ہی اس نے اس طرح کن آنکھوں سے پاس بیٹھی ہوئی جولیا کی طرف دیکھا جیسے اس سے لپٹنے فقرے کی داد وصول کرنا چاہتا ہو اور جولیا نے منہ دوسری طرف کر لیا۔

”بہت خوب تم واقعی خوبصورت باتیں کرتے ہو۔ لیکن مسٹر علی عمران یہ معاملہ صرف پسندیدگی تک ہی رکھنا اس سے آگے نہ بڑھنا۔ کیونکہ مجھے اس سے آگے بڑھنے والوں سے سخت نفرت ہے۔ کیونکہ میرے اندر مشرقی روح ہے اور یقیناً تم پوچھو گے کہ روح مشرقی کیوں ہے تو میرا ذاتی خیال ہے کہ ایسا میری دادی کی وجہ سے ہے۔“

باہمیں کھلی ہوئی تھیں وہ بار بار ایسی حرکتیں کر رہا تھا کہ مجھے اس سے گھن آنے لگ گئی۔ میں اس عیاش بوڑھے گدھے کو سبق سکھانا چاہتی تھی اس لئے میں اسے علیحدہ مکان میں لے گئی تھی۔ وہاں ایک تہہ خانہ بھی ہے۔ اس تہہ خانے میں پہنچ کر وہ واقعی بے قابو ہو گیا۔ لیکن پھر اس کا جو حشر ہوا۔ بس کچھ نہ پوچھو جو تک وہ سانس وان تھا۔ اس لئے میں نے بس اس کی ہڈیاں نہیں توڑیں اور اسے مرنے نہیں دیا۔ باقی میں نے اسے مار مار کر اس کا حلیہ بگڑ دیا۔ پھر میں اسے عبرت ناک موت مارنے کے لئے وہیں تہہ خانے میں ہی بند کر کے واپس آ گئی۔ میں چاہتی تھی کہ وہ وہیں جڑ جڑ کر اور ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مرنے لگے۔ لیکن جہارے جانے کے بعد میں نے جب سیکشن ہینڈ کو وارڈ سے بات کی تو اس نے سفارش کی کہ میں اسے چھوڑ دوں کیونکہ اس کے بغیر لیبارٹری میں کام بند ہو سکتا تھا اور اس طرح مین ہینڈ کو وارڈ کو نقصان پہنچ سکتا تھا۔ سچے میں نے لو تھر کے ساتھ ایک ڈاکٹر کو بھیجا اور اسے کہہ دیا کہ اس کی مینڈج وغیرہ کر کے اسے واپس لیبارٹری میں چھوڑ آئے۔ لو تھر نے واپس آ کر رپورٹ دی کہ وہ مینڈج ہونے اور طاقت کے انجکشن لگنے کے باوجود دہری طرح کر رہا تھا اور اب چونکہ وہ لیبارٹری میں پہنچ چکا ہے۔ اس لئے لامحالہ اب وہ لیبارٹری میں پڑا کر رہا ہو گا۔..... بوبی نے مزے لے لے کر پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”ایک بات کی مجھے سمجھ نہیں آتی کہ کیا بلیک تھنڈر لمبٹن مقرر

کرنے سے پہلے یہ طے کر لی۔..... ہوا وہ فہرست کے مطابق لکھا ہوا ہے۔ مقرر کرے گی۔ تم سے پہلے ٹرومین نکرایا تھا تو وہ بھی اسم باسی تھا کرا اور سچا آدمی اور اب جہاری بھی فطرت وہی ہے۔ سچی کمری اور صاف دل۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے بوبی بے اختیار ہنس پڑی۔

”کیا ٹرومین کے بعد تم سے جو سپر لمبٹن نکرانے ہیں۔ مثلاً ہومر۔ کارمین۔ ٹامور اور جہارے موجودہ مشن کے آغاز میں سپر لمبٹن بیروین تم سے نکرایا تھا۔ کیا وہ سچے آدمی نہ تھے۔ کہ تم نے صرف ٹرومین کا ہی حوالہ دیا ہے۔..... دوسری طرف سے بوبی نے ہنستے ہوئے کہا تو عمران کے جہرے پر حیرت کے تاثرات ابھرائے۔

”جہاری فہرست نامکمل ہے۔ مس بوبی۔ ان کے علاوہ بھی بہت سے سپر لمبٹن مجھ سے نکرانے چکے ہیں۔ بلکہ ایک مشن کے دوران تو بلیک وقت تین سپر لمبٹن سامنے آئے۔ کھنن جو پیڑا اور برکے اور شاید جہیں یہ سن کر حیرت ہو کہ برکے کو خود بلیک تھنڈر نے ہلاک کر دیا۔ بہر حال جہاری اور ٹرومین کی فطرت یکساں ہے۔“ عمران نے جواب دیا۔

”اچھا حیرت ہے۔ پھر تو تم واقعی خاص چیز ہو کہ بلیک تھنڈر کے اس قدر تعداد میں لمبٹن تم سے نکرانے رہے۔ لیکن اس کے باوجود میری بات یاد رکھنا۔ حد سے نہ بڑھنا۔..... بوبی نے جواب دیا۔

”حد کی وضاحت تم خود کرو گی یا پھر میں اپنے طور پر قائم کر

لوں..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”وضاحت کی ضرورت نہیں ہے۔ تم مرد خود جانتے ہو کہ عورتیں حد کے کبھی ہیں..... بوبی نے جواب دیا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔“ گڈ۔ تم فکر مت کرو میری قائم کردہ حد عام مردوں سے بہت ہی محدود ہوتی ہے اور یہ میری مجبوری بھی ہے کیونکہ ایک محتسب اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ مستقل طور پر ایچ کر رکھا ہے۔ وہ تو اتنی حد کا بھی قائل نہیں ہے کہ میں کسی خاتون سے ہنس کر ہی بات کر لوں لیکن میرے دوست اس محتسب کو کٹھا کٹھا کر اٹنے پر راضی کر ہی لیٹے ہیں..... عمران نے ایک بار پھر کن انکھیوں سے جو کیا کہ طرف دیکھتے ہوئے کہا یلین اس بار جو کیا کے چہرے پر مسکراہٹ نہ لگ رہی تھی۔

”ٹھیک ہے۔ یہ اچھی بات ہے۔ لیکن کیا اب تم بتاؤ گے کہ تم نے فون کیوں کیا ہے لو تو ہر بتا رہا تھا کہ تم نے اس سے کہا ہے کہ تم مجھے مرنے سے بچانا چاہتے ہو..... بوبی نے کہا۔

”لو تو تم نے درست کہا ہے۔ میں جہاری صاف دلی سے متاثر تھا۔ اس لئے میں نے سوچا کہ میں تمہیں آگاہ کر دوں۔ تم اس پر یقین کر دیا نہ کرو یہ جہاری مرضی پر منحصر ہے۔ بہر حال یہ سن لو کہ اب سے ٹھیک آٹھ گھنٹے بعد مہاڑیوں کے درمیان واقع لیبارٹری ایک دھماکے سے پھٹ جائے گی اور اس کے بعد ایک فیلڈ قصبے میں رہنے والوں کا جو حشر ہو گا۔ اس کا اندازہ تم خود کر سکتی ہو..... عمران نے سنجیدہ

لچے میں کہا تو دوسری طرف سے بوبی بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑی۔

”بعض اوقات جہاری باتیں سن کر مجھے حیرت ہوتی ہے کہ کیا بلیک تھنڈر کے تم سے نکلنے والے سارے سپر لیکنٹ احمق تھے۔ تم جس پیرائے میں بات کر رہے ہو مجھے معلوم ہے۔ تم یہی چاہتے ہو۔ ناں کہ میں اور لو تو تم موت کے خوف سے فوراً ایک فیلڈ سے باہر آ جائیں۔ تاکہ تم ہمیں قابو میں کر سکو اور پھر ہمارے ذریعے لیبارٹری تک پہنچ سکو۔ دیے علی عمران اگر ہم دونوں جہارے قابو آجی جائیں۔ تب بھی تم لیبارٹری تک نہ پہنچ سکو گے۔ کیونکہ ڈاکٹر سائنس اب لیبارٹری سے باہر نہ آسکے گا۔ اسے سیکن ہینڈ کو اڑانے سختی سے منع کر دیا ہے۔ میری آواز کی نقل کر کے بھی تم اسے کسی بات پر آمادہ نہیں کر سکتے کیونکہ جس طرح میں نے اس کی مرمت کی ہے اب وہ میرے نام سے بھی خائف ہو گا اور جیسے ہی تم نے میری آواز میں اسے کال کیا بشرطیکہ تمہیں اس کی مخصوص فریکوئنسی کا علم ہو جائے جس کا مجھے بھی علم نہیں ہے تب بھی جواب میں گالیاں ہی سننے کو میں گی۔“ بوبی نے ہنستے ہوئے کہا۔

”تم یقین نہ کرو جہاری مرضی بہر حال میں نے تمہیں آگاہ کر دیا ہے..... عمران نے جواب دیا۔

”یقین نہ کرنے کی بہت سی وجوہات ہیں۔ باقی وجوہات کو تو چھوڑو ایک تو بالکل ہی واضح ہے۔ وہ یہ کہ جہارا مشن اس لیبارٹری کو براہ راست تباہ کرنا نہیں ہے بلکہ تم پہلے وہاں موجود پاکیشیائی سائنس

وان کو باہر نکالو گے۔ پھر وہاں سے فارمولا حاصل کرو گے اس کے بعد تم اسے تباہ کر سکتے ہو اور چونکہ مجھے معلوم ہے کہ وہ سانس وان اندر موجود ہے۔ اس لئے جہادری بات کا یقین کیسے آسکتا ہے۔ ویسے اگر تم چاہو تو میں تم سے ملنے کنسانا آسکتی ہوں..... بوبی نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

”ضرورت سے زیادہ خود اعتمادی بھی اچھی نہیں ہوتی۔“ عمران نے جواب دیا۔

”اس میں خود اعتمادی والی کوئی بات نہیں ہے عمران۔ کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ تم میرے ذریعے اس لیبارٹری تک نہیں پہنچ سکتے۔ اللہ یہ چونکہ میں نے تمہیں وارننگ دے رکھی ہے کہ اگر تم یا جہادری ساتھی دوبارہ ایرک فیلڈ میں داخل ہوئے تو پھر تم میرے ہاتھوں موت کے گھاٹ اترا جاؤ گے اور ایسا بہر حال میں کروں گی کیونکہ یہ بھی میری فطرت ہے۔ جتنا فحش بھی بہتر ہے کہ تم ایرک فیلڈ نہ آؤ۔ وہاں کنسانا میں تم سے ملنے میں کوئی حرج نہیں ہے..... بوبی نے جواب دیا۔

”میں نے تو تمہیں خطرے سے آگاہ کر دیا ہے۔ اب آگے جہادری مرضی کہ تم وہاں ایرک فیلڈ میں رہتی ہو یہاں کنسانا آجاتی ہو۔ آٹھ گھنٹے بعد بہر حال تمہیں میری بات کا یقین آجائے گا۔ گڈ بائی۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ دیا۔

”انتہائی خطرناک حد تک ذہین عورت ہے یہ.....“ عمران نے رسیور رکھ کر ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”جو کچھ بھی ہے۔ لیکن اب وہ لامحالہ ایرک فیلڈ سے باہر آجائے گی..... جو یانے کہا۔

”نہیں جو وجہ اس نے بتائی ہے۔ وہ واقعی واضح ہے۔ لیکن اب مجھے ہر قیمت پر ان آٹھ گھنٹوں کے اندر اندر ڈاکٹر عالم رضا کو بھی وہاں سے نکالنا ہے اور لیبارٹری بھی تباہ کرنی ہے.....“ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور جو یانے اور دوسرے ساتھیوں نے بے اختیار اس طرح سر ہلا دیئے جیسے وہ عمران کی ذہنی کیفیت کو سمجھتے ہوں۔

”اٹھو چلو ہمیں ایرک فیلڈ چلنا ہے۔ پہلے ہم مارکیٹ جائیں گے وہاں سے اسلحہ اور ضروری سانس آلات خریدیں گے.....“ عمران نے چند لمحوں خاموش بیٹھے رہنے کے بعد کہا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے ہاتھ پر رینگھٹ، پتھرلی سنجیدگی طاری ہو گئی تھی۔

نے اپنے جسم کو دیکھا اور پھر بیٹے سے اتر کر وہ سائیڈ میں موجود ہاتھ روم کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔ ہاتھ روم میں پہنچ کر اس نے نہانے والے ٹپ میں گرم پانی بھرا اور اس کے اندر لیٹ گیا۔ کافی دیر تک لیٹنے کے بعد وہ باہر نکلا تو نے سے سارا جسم صاف کرنے کے بعد وہ ہاتھ روم سے طے ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ اس کا قد لمبا اور جسم سڈول تھا۔ گو وہ خاصا بوڑھا آدمی تھا لیکن جسمانی لحاظ سے وہ ابھی نوجوان لگتا تھا۔ بس چلتے وقت وہ ذرا سائے کی طرف جھک کر چلتا تھا۔ الماری سے ہلکے نیلے رنگ کا تھری پیس سوٹ نکال کر اس نے پہنا اور سر کے بالوں میں کنگھا کرنے اور مونچھوں کو ہاتھ سے سنوارنے کے بعد وہ مڑا اور ہاتھ روم سے ہوتا ہوا واپس اسی کمرے میں آگیا۔ جہاں اس کا شعا حوں سے علاج کیا گیا تھا۔ نارمن مشین سمیت جا چکا تھا۔ ڈاکٹر سائمن قدم بڑھاتا کرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک دفتر کے انداز میں سجے ہوئے انتہائی شاندار کمرے میں پہنچ کر بڑی سی میز کے پیچھے جا کر بیٹھ گیا۔ اس نے میز کی دراز کھولی اور اس کے اندر رکھا ہوا ایک چھوٹا سا باکس نکال کر اس نے میز پر رکھا اور پھر اس پر موجود ایک بٹن دبا دیا۔

"میں ڈاکٹر..... ایک مردانہ آواز باکس میں سے سنائی دی۔

"آر تھریبرک فیلڈ کو چیک کر دو اور جہاں بھی وہ بولی موجود ہو۔

مجھے اس کی تفصیل بتاؤ..... ڈاکٹر سائمن نے انتہائی دلچسپی سے کہا۔

"میں ڈاکٹر..... دوسری طرف سے کہا گیا اور ڈاکٹر سائمن نے بٹن کو دوبارہ دبا کر آف کر دیا۔

"میں جہار وہ حشر کروں گا کھٹیا کہ جہاری روح بھی صدیوں تک بلبلاتی رہے گی..... ڈاکٹر سائمن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز کے کنارے پر لگے ہوئے بہت سے بٹنوں میں سے ایک بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان لڑکی اندر داخل ہوئی۔ اس کے جسم پر انتہائی مختصر لباس تھا۔

"مجھے شراب دو روڈی..... ڈاکٹر سائمن نے اس لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں ڈاکٹر..... روڈی نے جواب دیا اور مڑ کر ایک الماری کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے الماری کھولی۔ اس میں سے ایک شراب کی بوتل اور ایک جام نکال کر وہ واپس پلٹی۔ اس نے شراب کی بوتل اور جام ڈاکٹر کے سلسلے میز پر رکھے۔ بوتل کھول کر اس نے شراب جام میں انڈیلی اور پھر بوتل بند کر کے اس نے جام اٹھایا اور ڈاکٹر کی کرسی کے بازو پر اس سے چمٹ کر بیٹھنے لگی۔

"نہیں جام مجھے دو اور تم جاؤ۔ میں نے قسم کھائی ہے کہ جب تک میں اس بولی سے انتقام نہیں لوں گا۔ میں کسی عورت کو ہاتھ بھی نہ لگاؤں گا..... ڈاکٹر سائمن نے جواب دیتے ہوئے کہا اور لڑکی کے ہاتھ سے جام لے لیا۔

"بولی وہ کون ہے ڈاکٹر..... روڈی نے حیران ہو کر کہا۔

"وہ ایک کتیا ہے۔ کلٹنے والی کتیا۔ اس نے میرا حکم ملنے سے انکار کر دیا ہے۔ میں اسے عبرت ناک سزا دینا چاہتا ہوں۔ تم بتاؤ روڈی کسی عورت کو عبرت ناک سزا کیسے دی جا سکتی ہے۔ ایسی عبرت ناک سزا کہ اس کی روح صدیوں تک بلبلاتی رہے۔" ڈاکٹر سامنن نے شراب کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

"کیا وہ بہت خوبصورت ہے ڈاکٹر؟" روڈی نے کہا۔

"ہاں وہ واقعی بے حد خوبصورت ہے۔ بے حد دلکش۔ لیکن اب مجھے وہ چرزل سے بھی زیادہ بد صورت لگتی ہے۔" ڈاکٹر سامنن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تو ڈاکٹر پھر اسے اصل چرزل بنا دیں۔ یہ اس کے لئے دنیا میں سب سے بڑی سزا ہو گئی۔" روڈی نے جواب دیا تو ڈاکٹر سامنن بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ جہاری بات درست ہے۔ اب ایسا ہی ہو گا۔ میں اسے چرزل بنا کر چھوڑوں گا۔" ڈاکٹر سامنن نے کہا۔ اسی لمحے میز پر رکھے ہوئے باکس میں سے ٹوس ٹوس کی آوازیں سنائی دینے لگیں تو ڈاکٹر نے جام میز پر رکھا اور باکس پر نگاہا بین دبا دیا۔

"یس۔" ڈاکٹر سامنن نے تیز لہجے میں کہا۔

"آر تھر بول رہا ہوں باس ایکس ایکس تھری مشین سے میں نے چیک کر لیا ہے۔ مس بوبی سپیشل گیٹ ہاؤس میں موجود ہے۔ وہ کمرے میں گہری عیند سوئی ہوئی ہے۔" آر تھر کی آواز سنائی دی۔

"ٹھیک ہے۔" ڈاکٹر سامنن نے کہا اور باکس کا وہ بین آف کر کے اس نے اس کے ساتھ موجود ایک اور بین دبا دیا۔

"یس جونی بول رہا ہوں۔" اس بار ایک اور آواز سنائی دی۔

"جونی میں گوڈن ایجنٹ بوبی کو اس طرح اغوا کر کے جہاں لیبارٹری میں لے آنا چاہتا ہوں کہ کسی کو بھی اس بارے میں مظلوم نہ ہو سکے۔ تم ایسا کرو کہ سپیشل دے کھول دو اور چار آدمیوں کو سپیشل گیٹ ہاؤس بھجوا دو۔ بوبی وہاں ایک کمرے میں سوئی ہوئی ہے۔ اسے گیس کی مدد سے بے ہوش کر کے جہاں لے آیا جائے۔" ڈاکٹر سامنن نے حکمانہ لہجے میں کہا۔

"سو ری ڈاکٹر۔ سیکشن ہیڈ کو آرڈر سے انتہائی سخت ہدایات آئی ہیں کہ تا حکم ثانی کسی صورت بھی نہ کوئی آدمی لیبارٹری سے باہر جائے اور نہ کوئی اندر آئے اور آپ جلتے ہیں کہ سیکشن ہیڈ کو آرڈر کی حکم عدولی کی سزا عبرت ناک موت کے سوا اور کچھ نہیں ہوتی۔" دوسری طرف سے سر لہجے میں کہا گیا۔

"میں لیبارٹری انچارج ہوں جونی اور میں تمہیں حکم دے رہا ہوں۔" ڈاکٹر سامنن نے حلق کے بل چھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں سیکشن ہیڈ کو آرڈر کو کال کر کے آپ کا حکم ان تک پہنچا دیتا ہوں۔ اگر انہوں نے اجازت دے دی تو میں حکم کی تعمیل کروں گا۔" دوسری طرف سے جونی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

وہ آپ کا ماتحت ہے۔ آپ اسے حکم دے دیں کہ وہ بوبی کے جسم پر تیزاب انڈیل دے۔ وہ لازماً آپ کے حکم کی تعمیل کرے گا۔ رودی نے کہا۔

”الحق ہو تم۔ بوبی مین ہیڈ کو انڈر کی لکبت ہے۔ لو تو اس کے سامنے آنکھ اٹھا کر بات کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ وہ اس کے جسم پر تیزاب انڈیلے گا۔ بلکہ وہ اسے گادور بھر ہو سکتا ہے کہ بوبی یہ بات مین ہیڈ کو انڈر کے نوٹس میں لے آئے اور اس کی بجائے مجھے عبرت ناک سزا بخشتی پڑ جائے۔“ ڈاکٹر سائمن نے کہا۔ لیکن بات کرتے کرتے وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اسے کسی بات کا خیال آگیا تھا۔

”ٹھیک ہے تم جاؤ۔“ ڈاکٹر سائمن نے رودی سے کہا اور رودی تیزی سے سڑک قدم بڑھاتی ہوئی دفتر سے باہر نکل گئی۔ ڈاکٹر سائمن واپس میز کے پیچھے اپنی کرسی پر بیٹھ گیا اور اس نے میز پر رکھے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور اس کے دو نمبر پریس کر دیئے۔

”ہیں ڈاکٹر جیمسن بول رہا ہوں۔“ دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”میرے دفتر میں آجاؤ ڈاکٹر۔“ ڈاکٹر سائمن نے کہا اور رسیور واپس کریڈل پر رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر ایسے تاثرات تھے جیسے وہ جذبات کا شکار ہو۔ تموزی در بعد دروازہ کھلا اور ایک دبلا پٹلا نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کی آنکھوں پر موٹے فریم اور بھاری شبیوش کی

”تم ایسا نہیں کرو گے۔ یہ کام میں پرانی سوٹ طور پر کرنا چاہتا ہوں۔“ ڈاکٹر سائمن نے جواب دیا۔

”ایسا صرف اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ آپ خود اپنے خصوصی رستے سے باہر چلے جائیں اور وہاں جا کر جو کچھ کرنا چاہیں کر لیں۔ بہر حال باہر کا کوئی آدمی یہاں داخل نہیں ہو سکتا۔“ جونی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ہو نہر ٹھیک ہے۔“ ڈاکٹر سائمن نے ہونٹ بھیختے ہوئے کہا اور باکس کا بٹن دبا کر اسے آف کر دیا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے بری طرح سرخ ہو چکا تھا۔

”جونی نے کبھی اس طرح صاف جواب تو نہیں دیا تھا۔ آج اسے کیا ہو گیا ہے۔“ رودی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”اس نکتے کے سچے سے بھی کچھ لوں گا۔“ ڈاکٹر سائمن نے غزائے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

”ڈاکٹر میرے ذہن میں ایک ترکیب آئی ہے۔“ ڈاکٹر سائمن نے کہا تو ڈاکٹر چونک کر رک گیا۔

”کون سی تجویز۔“ ڈاکٹر نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

”اگر آپ بوبی سے انتقام لینا چاہتے ہیں تو یہ کام ہمیں بیٹھے بیٹھے بھی ہو سکتا ہے۔“ رودی نے کہا۔

”اوہ اوہ کس طرح۔“ ڈاکٹر سائمن نے چونک کر پوچھا۔

”آپ لو تو کال کریں جو ایرک فیلڈ کا شریف ہے۔ قانونی طور پر

آزادی بھی مل جائے گی اور خطیر دولت بھی۔ اس کے بعد تم ولنکٹن میں
شہزادوں جیسی زندگی گزار سکتے ہو۔..... ڈاکٹر سائمن نے آگے کی
طرف جھٹکتے ہوئے کہا۔

”میں حیار ہوں ڈاکٹر آپ حکم فرمائیں۔..... جیکسن نے ہونٹ
بجاتے ہوئے کہا۔

”لیکن پہلے سربراہت رکھ کر قسم کھاؤ کہ تم یہ راز مرتے دم تک
افشا نہیں کرو گے۔..... ڈاکٹر سائمن نے کہا تو جیکسن نے واقعی
ایک ہاتھ اپنے سر پر رکھا اور قسم کھالی۔

”سنو ایرک فیلڈ میں مین ہیڈ کوارٹر کی گولڈن ایجنٹ یوبی موجود
ہے۔ میں اس سے انتقام لینا چاہتا ہوں۔ میں باہر گیا تھا اور یوبی نے
مجھے بتایا تھا کہ جن لوگوں کو ہم نے ایون سکس غار میں بے ہوش کیا
تھان کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے اور وہ پاکیشیائی سائمن
وان ڈاکٹر عالم رضا کو کہاں سے نکال کر لے جانے کے لئے آئے ہوئے
ہیں اور یوبی بحیثیت گولڈن ایجنٹ انہیں ایسا کرنے سے روکنے کے
لئے کہاں موجود ہے۔ اگر ہم اس ڈاکٹر عالم رضا کو جو تمہارے سیکشن
میں کام کرتا ہے۔ خاموشی سے کہاں سے نکال کر ان پاکیشیائی ہتھیاروں
کے حوالے کر دیں اس طرح کہ تمہارے اور میرے علاوہ اور کسی کو
علم نہ ہو سکے اور بعد میں اس کا سارا مطلب یوبی پر ڈال دیں تو یقیناً مین
ہیڈ کوارٹر اسے غدار سمجھتے ہوئے فوری طور پر موت کی سزا دے گا
اس طرح میرا انتقام پورا ہو جائے گا۔ لیکن اس کام میں تمہارا تعاون

عینک موجود تھی۔ چہرہ خشک تھا اور چہرے کی طرح ہی اس کے بال
بھی خشک نظر آ رہے تھے۔ چہرے سے وہ واقعی کوئی رواجی
سائمن وان نظر آ رہا تھا۔

”یس ڈاکٹر۔..... نوجوان نے اندر آکر مودبانہ لہجے میں کہا۔
”یٹھو جیکسن۔..... ڈاکٹر سائمن نے نرم لہجے میں کہا اور نوجوان
کے چہرے پر قدرے حیرت کے تاثرات نظر آئے لیکن وہ خاموشی سے میر
کی دوسری طرف بیٹھ گیا۔

”تم واپس ولنکٹن جانے کے خواہش مند ہو۔ یہ ٹھیک
ہے۔..... ڈاکٹر سائمن نے کہا تو جیکسن بے اختیار چونک پڑا۔

”یس ڈاکٹر لیکن۔..... جیکسن نے کہا لیکن اس کے لہجے میں
حیرت کا عنصر نمایاں تھا۔

”اگر میں چاہوں تو ایسا ممکن ہو سکتا ہے۔..... ڈاکٹر سائمن نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

”اوہ ڈاکٹر اگر ایسا ہو جائے تو میں ساری زندگی آپ کا احسان مند
رہوں گا۔ میں یہاں میرا نے کی حد تک بور ہو چکا ہوں۔..... جیکسن
نے جواب دیتے ہوئے کہا

”سنو جیکسن اس معاشرے میں کوئی کسی پر احسان وغیرہ نہیں
کرتا۔ یہاں تو معاملات طے کیے جاتے ہیں۔ اگر تم مجھ سے تعاون کرو
تو میں بھی تم سے تعاون کر سکتا ہوں۔ پھر میں سیکشن ہیڈ کوارٹر کو
تمہارے فارغ ہونے کی رپورٹ دے دوں گا اور تمہیں اس قید سے

آپ کے قدموں میں ڈال سکتا ہے۔ پھر آپ جس طرح چاہیں اس سے انتقام لیں۔ کوئی آپ کا ہاتھ روکنے والا نہیں ہوگا۔..... ڈاکٹر جیکسن نے کہا تو ڈاکٹر سائمن کے ہجرے پر ٹھیکت مسرت کی بیک وقت کئی بہریں سی دوڑنے لگ گئیں۔

”اوہ اوہ کاش وہ لمحہ ابھی آجائے۔ ابھی۔ جلد جھپکنے میں۔ تاکہ میں بوبی سے اپنی مرضی سے انتقام لے سکوں۔..... ڈاکٹر سائمن نے دونوں ہاتھوں کی مضیاں جھپکنے ہوئے آجہائی پر جوش لگے میں کہا۔

”ایسا ہی ہوگا ڈاکٹر آپ فکر نہ کریں۔..... جیکسن نے اس کی یہ حالت دیکھ کر اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

”لیکن ان پاکیشیائی مہجنوں کو آخر کس طرح تلاش کیا جائے۔ ڈاکٹر سائمن نے چند لمحوں بعد یاسو سانہ لگے میں کہا۔

”ڈاکٹر اگر آپ اپنے سر پر ہاتھ رکھ کر وعدہ کریں کہ آپ مجھے واپس اکیڑیا مستقل طور پر سمجھا دیں گے تو اس کا طریقہ بھی میں بتا سکتا ہوں۔..... ڈاکٹر جیکسن نے کہا تو ڈاکٹر سائمن بے اختیار چونک پڑا اور دوسرے لمحے اس نے اپنے سر پر ہاتھ رکھا اور قسم کھائی۔ بالکل اسی طرح جس طرح تھوڑی درجہ پہلے ڈاکٹر سائمن کے کہنے پر ڈاکٹر جیکسن نے قسم کھائی تھی۔

”ڈاکٹر ہمارے سیشن میں سہائی سر جگ مشین پر کام ہو رہا ہے۔ آپ کو تو معلوم ہے۔..... ڈاکٹر جیکسن نے کہا تو ڈاکٹر سائمن بے

انہیں شک نہ ہو سکے اور جب وہ اندر آئیں تو انہیں یہاں ہلاک کر دیا جائے۔ اس کے بعد انہیں کسی بھی غار میں پھینک دیا جاسکتا ہے اور ہیڈ کو اڈر کو اطلاع دی جاسکتی ہے کہ پاکیشیائی گروپ پھر ایک فیملی کو کر اس کر کے یہاں لیبارٹری تک پہنچ گیا تھا اور بوبی یا تو ان سے مل گئی تھی یا آجہائی نااہل ہے۔ اس طرح لیبارٹری کو بھی کوئی نقصان نہ پہنچے گا اور نہ ہی ڈاکٹر عالم رضا اغوا ہوگا۔ دشمن بھی ہلاک ہو جائیں گے اور بوبی بھی نااہل یا سازشی قرار دے دی جائے گی۔ مین ہیڈ کو اڈر اصولوں کے معاملے میں بے حد سخت ہے۔ وہ لاحالہ بوبی کو موت کو سزا دے گا اور آپ کا انتقام پورا ہو جائے گا۔..... ڈاکٹر جیکسن نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

”تجویز تو اچھی ہے لیکن اس میں دو باتیں محل نظر ہیں۔ ایک تو یہ کہ ان پاکیشیائی مہجنوں کو کہاں تلاش کیا جائے اور کیسے اور ان سے رابطہ کیسے کیا جائے۔ دوسرا یہ کہ کیا بوبی کو واقعی سزا بھی ملے گی یا نہیں۔ ڈاکٹر سائمن نے کہا۔

”جہاں تک دوسری بات کا تعلق ہے۔ اگر ہیڈ کو اڈر بوبی کو سزا نہیں دے گا تو کم از کم اس سے یہ تو ہو جائے گا کہ لیبارٹری اور آپ جو جو پابندیاں لگی ہوئی ہیں وہ ان پاکیشیائی مہجنوں کے خاتمے کے بعد ختم ہو جائیں گی۔ بوبی زیادہ سے زیادہ یہاں سے جا کر کنسانا میں رہنے لگ جائے گی کیونکہ وہ مستقل طور پر کنسانا میں ہی رہتی ہے۔ ایسا صورت میں کسی بھی وقت آپ کا کوئی آڈیٹ ہوگا۔

مل کر دیا ہے۔ اب میں مین ہیڈ کو ارٹھ کو بھی بتا سکوں گا کہ میں صرف سائنس دان ہی نہیں ہوں۔ میں بولی سے بہتر کام کر سکتا ہوں اور بولی بھی اس طرح میرے انتقام سے نہ بچ سکے گی ورنہ گڈ۔ آؤ جلدی آؤ میں یہ کام فوری طور پر کرنا چاہتا ہوں۔..... ڈاکٹر سائن نے انتہائی مسرت مبرے لہجے میں تیز تیز بولنے ہوئے کہا اور پھر وہ اسی طرح تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا جیسا کہ اس کے پیچھے تھا پھر تقریباً نصف گھنٹے کے مسلسل کام کے بعد وہ ایک بڑی سی مشین کے سامنے کرسیوں پر بیٹھ ہوئے تھے۔ مشین پر ایک بڑی سی سکرین تھی اس نصف گھنٹے میں انہوں نے مین سیکشن کی سرچنگ مشین سے ان پاکیشیائی بیجنوں کے کوائف حاصل کرنے اور اسے ڈاکٹر جیکسن کے سیکشن میں سپائی سرچنگ مشین میں فیڈ کرنے میں گزار دیا تھا۔ یہ مشین انڈر پرسس تھی۔ اس کا مقصد انتہائی وسیع ریج میں لپٹے دشمنوں کو ٹریس کرنا تھا۔ اس میں اگر کسی بھی آدمی کے مطلوبہ کوائف جو تمام تر سائنسی کوائف ہوتے تھے فیڈ کر دیئے جاتے تو اس میں سے مخصوص شعاعیں پہلے ایک بلند سپاٹ پر اور پھر وہاں سے پوری ریج کے ایرے میں پھیل جاتی تھیں۔ یہ شعاعیں چونکہ ہوا کے ساتھ مل کر کام کرتی تھیں اس لئے یہ ہر اس جگہ پہنچ جاتی تھیں جہاں ہوا جاسکتی تھی اور پھر جیسے ہی ان کا نارگٹ دستیاب ہوتا اس کی اطلاع مشین میں نصب کمیونر کو مل جاتی۔ اس کے بعد وہ کمیونر اپنا نارگٹ مکمل کر کے دونوں قسم کی شعاعیں وہاں پہنچا دیتا جو پہلے

”ہاں لیکن..... ڈاکٹر سائن نے چونک کر پوچھا۔
”یہ محدود ریج میں تو انتہائی کامیابی سے کام کر رہی ہے۔ آج کل اس کی ریج وسیع کرنے پر کام ہو رہا ہے۔ اس وقت اس کی ریج تین سو کو میٹر ہے۔ چاروں طرف پاکیشیائی ایجنٹ زیادہ سے زیادہ اس ریج کے اندر ہی ہوں گے۔ کیونکہ نزدیک ترین شہر کنسٹاناہی ہے وہ اس ریج کے اندر ہے۔ اس طرح انہیں سرچ کیا جاسکتا ہے۔..... ڈاکٹر جیکسن نے جواب دیا۔

”لیکن اس کے لئے تو ضروری ہے کہ اس مشین میں پہلے اس آدمی کے بارے میں ضروری کوائف فیڈ کئے جائیں۔ وہ کوائف کہاں سے آئیں گے..... ڈاکٹر سائن نے ہونٹ جباتے ہوئے کہا۔

”آپ نے خود ہی تو مین سیکشن میں انہیں غار میں پھنک کیا تھا اور مین سیکشن کی ہر چنگ مشین میں ان کے کوائف تصویریں سب کچھ کا ریکارڈ موجود ہو گا..... ڈاکٹر جیکسن نے کہا تو ڈاکٹر سائن بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر شدید ترین مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔ اس کے اٹھتے ہی ڈاکٹر جیکسن بھی اتر اٹھا کھڑا ہوا تھا۔

”اوہ اوہ جیکسن تم عظیم ہو۔ تم عظیم ہو..... ڈاکٹر سائن نے بے اختیار آگے بڑھ کر جیکسن کو گلے سے لگاتے ہوئے انتہائی جذباتی لہجے میں بار بار کہنا شروع کر دیا۔

”سر میں آپ کا بی شاگرد ہوں..... جیکسن نے کہا۔

نصویر کے ذریعے بھی اس کے اندر ہڈیوں کی مخصوص بناوٹ جو ہر انسان میں قدرت نے انگوٹھے کے نقائصات کی طرح علیحدہ بنائی ہوتی ہیں۔ ٹریس کر لی جاتی تھی اور اسی طرح ہاتھوں یا پھرے کی تصویر سے کھال کا تجزیہ کر کے غلیوں کا گراف تیار کر لیا جاتا تھا۔ اسی طرح یہ مشین کسی بھی ملک کی فوج یا پولیس یا حکومت کے لئے ایک نادر دنیا بابت چیز بن سکتی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ بلیک تھنڈر کی اس لیبارٹری میں اس پر مسلسل کام جاری تھا۔ بنیادی مشین تیار کر لی گئی تھی لیکن اب اس کی ریج کو بے پناہ وسعت دینے پر کام جاری تھا۔ اس وقت ڈاکٹر جیکسن اور ڈاکٹر سامنسن اس مشین کے سلسلے کر سیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کی خوش قسمتی تھی کہ پاکیشیائی ایجنٹ ایک بار غار میں مین سیکشن کی سرچنگ کے ذریعے چیک ہو چکے تھے اس لئے انہیں ان کے کوائف حاصل کرنے میں کوئی دقت نہ ہوتی تھی۔

سرآپ کو کیسے معلوم ہوا ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ ایرک فیلڈ سے باہر ہیں۔ آپ نے تو انہیں بے ہوشی کے عالم میں بولی کے سپرد کیا تھا اسے تو انہیں ہلاک کر دینا چاہئے تھا..... جیکسن نے اس طرح چونک کر کہا جیسے اسے اچانک اس بات کا خیال آ گیا ہو۔

”اس نے مجھے باہر بلایا تھا تاکہ میں اس گیس کا توڑ لے کر اس کے پاس جاؤں جس سے انہیں بے ہوش کیا گیا تھا۔ کیونکہ وہ ان سے کوئی خاص بات پوچھنا چاہتی تھی۔ پھر وہ مجھے اپنے ساتھ لے کر ایک مکان میں گئی۔ میں سمجھا کہ وہ مجھے پسند کرنے لگی ہے۔ ویسے وہ ہے

شعاعوں کی طرح ہوا کے ساتھ مل کر کام کرتی تھیں لیکن یہ شعاعیں نظر نہ آتی تھیں اور نہ یہ کسی کو نقصان وغیرہ پہنچاتی تھیں۔ لیکن یہ مخصوص قسم کی ٹیلی وڈ شعاعوں کے انداز میں کام کرتی تھیں۔ اس طرح ٹارگٹ جہاں بھی ہوتا۔ جو کچھ بھی کر رہا ہوتا۔ وہ سب کچھ سکرین پر آ جاتا۔ حتیٰ کہ جو کچھ وہ بول رہا ہوتا وہ بھی مشین سے سنا جا سکتا تھا اور ایک ہنر دبا کر اس جگہ کا حدود اربعہ وغیرہ سب کچھ معلوم کیا جا سکتا تھا۔ یہ سارا کام خود کار ماسٹر کمپیوٹر کے ذریعے ہوتا تھا اس لئے اس کام میں زیادہ دیر نہ لگتی تھی۔ اگر ٹارگٹ ریج کے اندر موجود ہوتا تو صرف چند لمحوں بعد ہی وہ سکرین پر نمایاں ہو جاتا تھا جو ضروری کوائف کمپیوٹر میں فیڈ کیے جاتے تھے۔ ان کا تعلق صرف ظاہری پھرے مہرے یا قد و قامت یا طے وغیرہ سے نہ تھا۔ بلکہ یہ سائنسی انداز کے کوائف تھے۔ جن میں انسانی جسم کے اندر ہڈیوں کی مخصوص بناوٹ۔ کھال کے فی مرہبہ سنٹی میٹر غلیوں کی تعداد اور اسی قسم کے کوائف ہوتے تھے۔ لیکن چونکہ یہ ممکن ہی نہ تھا کہ کسی بھی دشمن کو چیک کرنے کے لئے پہلے اسے پکڑا جائے اور پھر اس کے سائنسی کوائف حاصل کئے جائیں۔ اگر ایسا ہوتا تو پھر مشین صرف اس وقت ہی کام کر سکتی تھی جب کہ ٹارگٹ قابو میں آجائے کے بعد فرار ہو جائے اور اسے ٹریس کرنا ہو لیکن پہلی بار اسے کیسے پکڑا جائے۔ اس لئے سائنس دانوں نے اس پوائنٹ پر بے پناہ محنت کی تھی اور آخر کار وہ ایسا کمپیوٹر تیار کرنے میں کامیاب ہو گئے تھے جو صرف کسی انسان کی عام سی

اہتائی خوبصورت۔ میں نے بھی اس سے پہلے صرف اس کا نام سنا ہوا تھا۔ اس سے بات چیت اب ہوئی تھی اور پھر میں نے اسے مین سیکشن کی سرحد مشین کی سکرین پر دیکھا تھا اور جیس معلوم ہے کہ خوبصورتی اور حسن میری سب سے بڑی کمزوری ہے۔ لیکن وہ تو اہتائی احمق ترین عورت ہے۔ اہتائی اذیت پسند عورت۔ اس نے اس مکان میں چار لڑاکے پہلے ہی بھیج رکھے تھے اور پھر ان چاروں نے مل کر مجھ پر حملہ کر دیا اور مجھے شدید زہد کو ب کیا۔ جب میں اہتائی زخمی ہو کر بے ہوش ہو گیا۔ پھر مجھے جب ہوش آیا تو مجھ پر ایک ڈاکٹر جھکا ہوا تھا جس نے میرے زخموں پر پینڈنٹ کی تھی اور مجھے طاقت کے انجکشن لگائے تھے۔ اس سے میری حالت کسی حد تک سنبھل گئی تھی۔ اس ڈاکٹر کے ساتھ شریف لو تھر بھی تھا۔ پھر شریف لو تھر نے ہی مجھے بتایا کہ بوبی نے ابن پاکیشیائی بھینٹوں کو متعلق کر کے ایرک فیڈل سے باہر بھجوا دیا ہے اس کے آدمی مجھے پہاڑیوں تک جھوڑ گئے اور پھر میری نے مجھے اندر منگوا یا۔ پھر سیکشن ہیڈ کو ارڈر کے چیف کی کال آئی۔ اس نے مجھے بتایا کہ اب میں کسی صورت بھی لیبارٹری سے باہر نہیں جاؤں گا میں جیٹھا چلاتا رہا اور بوبی سے انتقام لینے کی بات کی لیکن سیکشن ہیڈ کو ارڈر نے اس معاملے میں میری ایک نہ سنی۔ بس اسی لمحے میں نے فیصلہ کر لیا کہ میں بوبی سے عبرت ناک انتقام لوں گا۔ ڈاکٹر سامنن نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ ویسے وہ جان بوجھ کر اس بات کو چھپا گیا تھا کہ اسے زہد کو ب بوبی نے خود کیا تھا کہ اس

طرح جیکسن کے سامنے اس کی انا مجرد ہوتی تھی۔ اسی لئے اس نے چار آدمیوں کا ذکر کر دیا تھا۔

سر مشین کام کرنے کے لئے پوری طرح تیار ہے..... اچانک مشین کے سامنے کھڑے ایک آدمی نے مڑ کر ڈاکٹر سامنن سے کہا۔ اس کا لہجہ اہتائی مودبانہ تھا۔

او کے سرچ کرو ان پاکیشیائی بھینٹوں کو..... ڈاکٹر سامنن نے کہا اور اس آدمی نے مڑ کر مشین کے کچے بعد دیگرے کئی بن بریس کیے اور مشین میں جیسے زندگی کی ہری دھڑ گئی۔ بے شمار ڈائلیوں پر موجود مختلف چھوٹے بڑے بلب جلنے بجھنے لگے۔ بے شمار ڈائلیوں پر موجود مختلف رنگوں کی سونیاں تیزی سے ادھر ادھر حرکت کرنے لگیں۔ لیکن سکرین آف تھی اور ڈاکٹر سامنن اور ڈاکٹر جیکسن دونوں کی نظریں اس سکرین پر جمی ہوئی تھیں کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ جیسے ہی مشین ان پاکیشیائی بھینٹوں کو ٹریس کر کے ان کا نارگٹ فکس کر کے ان پر کام مکمل کرے گی اس وقت سکرین روشن ہو جائے گی اور پھر وہی ہوا زیادہ سے زیادہ دو یا تین منٹ بعد بجھت سکرین ایک جھماکے سے روشن ہوئی اور اس پر ایک کمرے کا اندرونی منظر نظر آنے لگا۔ جس میں ایک عورت اور پانچ مرد موجود تھے۔ ایک آدمی فون کا رسیور کان سے لگائے بات کر رہا تھا جب کہ دوسرے خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔

ہاں یہی ہیں پاکیشیائی انجینٹ۔ یہ کیا باتیں کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر سامنن نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

مہ تھا اور آپرٹرنے بجلی کی سی تیزی سے سوچ بند کر دیا تو آواز سنائی
 جی بند ہو گئی۔ اب صرف تصویر نظر آرہی تھی۔

"یہ عمران ہی اس پاکیشیائی گروپ کا لیڈر ہے۔ معلوم کرو کہ یہ
 آگ کہاں ہیں۔ کس جگہ ہیں اور پھر ان کا فون نمبر ٹریس کرو۔" ڈاکٹر
 سائمن نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر..... آپرٹرنے کہا اور پھر تیزی سے اس نے مشین کے
 کئی بین دیا دیئے۔ چند لمحوں بعد ایک سائٹ پر موجود ایک جھوٹی سی
 سکرین روشن ہو گئی۔ اس کے اوپر ایک نقشہ نظر آنے لگا۔ اس نقشے پر
 ایک جگہ ایک سرخ رنگ کا نقطہ مسلسل جل بجھ رہا تھا۔

"سر یہ لوگ کنسانا کے ہوٹل ماروکی میں موجود ہیں..... آپرٹر
 نے سکرین کے نیچے لکھے ہوئے کوڈ عرف پڑھتے ہوئے کہا۔
 "مشین سے ان کے کمرے کا نمبر معلوم کرو۔..... ڈاکٹر سائمن
 نے کہا اور آپرٹرنے ایک بار پھر مختلف بین دبانے شروع کر دیئے۔

"نمبر نمبر آٹھ تیسری منزل..... آپرٹرنے چند لمحوں بعد جواب دیا۔
 "سپیشل فون لے آؤ..... ڈاکٹر سائمن نے کہا اور آپرٹر تیزی
 سے ایک طرف ہٹا اور اس نے ایک الماری سے ایک کارڈ لیس فون لا
 کر ڈاکٹر سائمن کے ہاتھ میں دے دیا۔ ڈاکٹر سائمن نے اس کے بین
 پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس الگو اری پلیز..... فون کے رسیور سے ایک نسوانی آواز
 سنائی دی۔

"ابھی آواز آنے لگ جائے گی سر..... آپرٹرنے جواب دیا اور پھر
 واقعی چند لمحوں بعد اچانک کلک کی بجلی سی آواز کے ساتھ ہی ایک
 مردانہ آواز مشین سے سنائی دی۔

"کیا پھر نیند تو نہیں آگئی..... بولنے والا بڑے رومالٹک موڈ میں
 بول رہا تھا۔

"عمران کیا تم مجھے پسند کرنے لگے ہو..... اچانک ایک نسوانی
 آواز سنائی دی اور ڈاکٹر سائمن بے اختیار اچھل پڑا۔

"اواہ یہ تو بوبی کی آواز ہے..... ڈاکٹر سائمن نے چختے ہوئے
 کہا اور پھر دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

"اس کا مطلب ہے سر کہ بوبی اور ان پاکیشیائی بھینٹوں کے
 درمیان واقعی کوئی جکر موجود ہے۔ اسی لئے بوبی نے انہیں ہاتھ آجانے
 کے باوجود چھوڑ دیا تھا..... ڈاکٹر جیکسن نے کہا۔

"یہ گفتگو ریکارڈ ہو رہی ہے ناں..... ڈاکٹر سائمن نے آپرٹر سے
 مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر..... آپرٹرنے جواب دیا اور ڈاکٹر سائمن نے اشارت میں
 سر ہلادیا اور ایک بار پھر عمران اور بوبی کے درمیان فون پر ہونے والی
 گفتگو سننے میں مصروف ہو گیا۔ گفتگو خاصی طویل تھی اور جب بوبی
 نے ڈاکٹر سائمن کو زد و کوب کرنے کے بارے میں تفصیل سنائی
 شروع کی تو ڈاکٹر سائمن بے اختیار جھج پڑا۔

"بند کرو اس کی بکواس..... ڈاکٹر سائمن کے لہجے میں یہ

”ہوئل مارو کی کا نمبر بتاؤ“..... ڈاکٹر سائمن نے حکمانہ لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ اسی لمحے سکرین پر عمران سٹم رسیور کر ڈیل پر رکھ دیا۔ ان کی طویل بات چیت اب ختم ہوئی تھی۔ اب وہ آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ ڈاکٹر سائمن نے جلدی سے آپریٹر کے بتائے ہوئے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”ییس ہوئل مارو کی“..... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”نمبر سے بات کرو“ ڈاکٹر سائمن بول رہا ہوں“..... ڈاکٹر سائمن نے انتہائی حکمانہ لہجے میں کہا۔

”ہیلو نمبر رائف بول رہا ہوں“..... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”میں ڈاکٹر سائمن بول رہا ہوں مسٹر نیجر۔ یہ بتاؤ کہ روم نمبر آٹھ تیسری منزل کس کے نام پر بک کیا گیا ہے اور پھر فون آپریٹر سے کہہ دو کہ وہ میری اس سے بات کرائے“..... ڈاکٹر سائمن نے اسی طرح حکمانہ لہجے میں کہا۔

”لیکن سر آپ اپنا پورا تعارف تو کرائیں“..... دوسری طرف سے نیجر نے کہا۔

”یو ناٹنس۔ تم ڈاکٹر سائمن کو نہیں جانتے۔ چیف آف سٹی“..... ڈاکٹر سائمن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

”چیف آف سٹی۔ ادہ ادہ تو آپ کنسانا کے میئر ہیں مگر میئر صاحب کا نام تو انتھونی ہے“..... نیجر نے حیرت بھری لہجے میں کہا۔

”ناٹنس میں میئر انتھونی کا بھی باس ہوں۔ جو میں کہہ رہا ہوں وہ لرو۔ ورنہ میں چاہوں تو جہاز ہوئل ایک لمحے میں زمین بوس بھی ہو سکتا ہے“..... ڈاکٹر سائمن نے جھنجھٹے ہوئے کہا۔ اسے دراصل اس بات پر غصہ آرہا تھا کہ وہ لیبارٹری کے بارے میں کوئی بات نہ کر سکتا تھا اور اسے اس سے پہلے کبھی ایسی تجویزیشن سے ہی واسطہ نہ پڑا تھا کہ وہ کوئی معقول بہانہ بنالیتا جس وہ جو کچھ منہ میں آرہا تھا کہے جا رہا تھا۔

”اوکے سر ہو لڈ آن کریں“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو ڈاکٹر صاحب کیا آپ لائن پر ہیں“..... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد پوچھا گیا۔

”ییس“..... ڈاکٹر سائمن نے کہا۔

”مگر نمبر آٹھ تیسری منزل مسٹر ویم کے نام پر بک ہے اور وہ کمرے میں موجود ہیں۔ آپ ان سے فون پر بات کرنا چاہتے ہیں تو ہوئل یکس چیچ کا نمبر ڈائل کر دیں۔ آپریٹر ان سے آپ کی بات کراوے“..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی ہوئل کے نمبر کے ساتھ ایک چیچ کا نمبر بھی بتا دیا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ بھی فتم ہو گیا۔

”یہ لوگ تو اتھ کر جا رہے ہیں سر“..... اسی لمحے ڈاکٹر جیکسن نے کہا تو ڈاکٹر سائمن نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

”ییس ایکس چیچ ہوئل مارو کی“..... اسی لمحے وہی نسوانی آواز سنائی

"مکہ نہراٹھ تیسری منزل ولیم سے بات کرائیں۔ میں ڈاکٹر سامن بول رہا ہوں۔" ڈاکٹر سامن نے تیر لچے میں کہا۔

"میں سر ہولڈان کریں۔" آپسیر کی آواز سنائی دی۔ اس وقت تک یہ لوگ باتیں کرتے ہوئے کمرے کے دروازے تک پہنچ چکے، کہ اچانک وہ سب تیزی سے مڑے اور پھر اس عمران نے جلدی آگے بڑھ کر فون کارسیور اٹھایا۔

"میں ولیم بول رہا ہوں۔" آواز سنائی دی لیکن یہ آواز مشہور سے نکلنے والی آواز سے مختلف تھی۔ جب کہ وہ سکرین پر دیکھ رہے۔ کہ بات وہی آدمی کر رہا تھا جو اس سے پہلے بوبی سے بات کر رہا تھا۔

"سنو مجھے معلوم ہے کہ جہارا نام عمران ہے اور تم پاکیشٹن ایجنٹوں کے گروپ کے لیڈر ہو اور یہ بھی سن لو کہ میرا نام ڈاکٹر سامن ہے اور میں اس جگہ کا انچارج ہوں۔ جہاں تک پہنچنے کا

کوشش میں تم غار میں داخل ہوئے تھے اور جہاں بے ہوش کر دیا بوبی کے حوالے کیا گیا تھا۔" ڈاکٹر سامن نے کہا تو اس نے

سکرین پر عمران اور اس کے ساتھیوں کو بے اختیار اچھلتے دیکھا اور سب کے چہروں پر شدید حیرت کے تاثرات نمایاں نظر آ رہے تھے۔

"میں ڈاکٹر سامن مجھے آپ کے متعلق سب کچھ معلوم ہے۔ لیکن آپ نے ہمیں کیسے ٹریس کر لیا۔" عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں ڈاکٹر سامن ہوں۔ میرے لئے کوئی بینا نہیں ہے۔"

تم ٹریس کرنے کی بات کر رہے ہو۔ اس وقت میں جہاں اور جہارے ساتھیوں کو سکرین پر خود دیکھ بھی رہا ہوں اور جہاں ابھی تھوڑی دیر پہلے بوبی سے جو گفتگو ہوئی ہے وہ بھی میں نے پوری سن لی ہے۔" ڈاکٹر سامن نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"تو پھر عمران کی ملٹی بوبی آواز سنائی دی۔

"سنو عمران۔ تم نے کہا ہے کہ جہاں میرے متعلق سب کچھ معلوم ہے۔ تو پھر جہاں یہ بھی معلوم ہو گا کہ بوبی نے میرے ساتھ کیا سلوک کیا ہے اور میں بوبی سے انتقام لینا چاہتا ہوں۔ عبرت ناک انتقام اور اس انتقام کے سلسلے میں ہی میں نے جہاں ٹریس کر کے کال کیا ہے۔ جہارا مقصد لیبارٹری سے پاکیشٹانی سائنس دان کو لے جانا ہے۔ ڈاکٹر عالم رضا کو یہی مشن ہے ناں جہارا۔" ڈاکٹر سامن نے کہا۔

"ہاں ڈاکٹر سامن واقعی ہمارا یہی مشن ہے۔" عمران نے جواب دیا۔

"تو میں جہارا یہ مشن مکمل کر سکتا ہوں۔ لیکن اس طرح کہ اس کا علم بوبی کو نہ ہو سکے۔ میں چاہتا ہوں کہ بعد میں جب جہارے مشن کی تکمیل کا ہیز کوائرٹر کو علم ہو تو اسے بوبی کی ناقابل سمجھا جائے اور اسے ہیز کوائرٹر اپنے اصولوں کے تحت موت کی سزا دے اور بوبی عبرت ناک موت مرے۔" ڈاکٹر سامن نے بڑے جذباتی لہجے میں کہا۔

”جو کچھ اس نے جہارے ساتھ کیا ہے۔ اس لحاظ سے انتقام لینا واقعی جہارِ احق ہے۔ لیکن یہ کس طرح ہو گا۔ بوبی تو وہاں ایرک فیلڈ میں موجود ہے۔“ عمران نے کہا۔

”سنو ایک ایسا راستہ ہے جو لیبارٹری کے اندر سے پہاڑیوں کے باہر ایرک فیلڈ کی حدود سے بھی باہر کھڑکیوں میں نکلتا ہے۔“ ڈاکٹر سائمن نے کہا۔

”لیکن وہ راستہ تو بند ہے۔ میں اسے چیک کر چکا ہوں۔“ عمران نے جواب دیا۔

”ہاں وہ واقعی بند ہے۔ لیکن اسے کھولا جاسکتا ہے۔ اسے کھولنے اور بند کرنے کا سسٹم میرے کنٹرول میں ہے۔ تم نے وہ راستہ دیکھا ہوا ہے تو پھر جہیں تفصیل بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم وہاں پہنچ جاؤ میں راستہ کھول کر جہیں لیبارٹری کے اندر آنے کا موقع دوں گا۔ تم وہاں سے ڈاکٹر عالم رضا کو ساتھ لے کر واپس چلے جانا۔ میں راستہ بند کر دوں گا اور دوسرے روز ہیڈ کو انٹرکٹو اطلاع کر دوں گا کہ ڈاکٹر عالم رضا کو پراسرار طور پر اغوا کر لیا گیا ہے۔ تم وہاں کوئی ایسی چیز چھوڑ جانا جس سے یہ معلوم ہو سکے کہ یہ کام جہار ہے۔ اس طرح جہارے مشن کی بھی تکمیل ہو جائے گی اور میرا انتقام بھی پورا ہو جائے گا۔“ ڈاکٹر سائمن نے کہا۔

”لیکن ڈاکٹر سائمن اس بات کی کیا گارنٹی ہے کہ تم ہمیں وہاں دوبارہ پہلے کی طرح بے ہوش یا ہلاک نہ کر دو گے۔“

کہا۔

”اگر مجھے یہ کام کرنا ہوتا تو میں جہیں ٹریس کرنے کے بعد جہیں فون کرنے کی کیوں تکلیف کرتا۔ میرے ایک فون پر یہ پورا ہو چکا جس میں تم رہ رہے ہو۔ پبلک جھپکنے میں تباہ کیا جاسکتا ہے۔“ ڈاکٹر سائمن نے فصیلے لہجے میں کہا۔

”کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم ڈاکٹر عالم رضا کو کھنڈرات میں بمجود اور ہم اسے ساتھ لے کر واپس چلے جائیں۔“ عمران نے کہا۔

”ایسا بھی ہو سکتا ہے لیکن پھر کسی کو کیسے پتہ چلے گا کہ یہ کام تم نے کیا ہے۔ تم اپنی کوئی خاص نفاذی کیسے لیبارٹری میں چھوڑ گئے۔“ ڈاکٹر سائمن نے فصیلے لہجے میں کہا۔

”تم کسی آدمی کو ڈاکٹر عالم رضا کے ساتھ بھیج دینا میں اسے اپنا خصوصی کارڈ دے دوں گا۔ وہ واپس جا کر وہ کارڈ لیبارٹری میں رکھ دے گا۔“ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”میں چاہتا ہوں کہ جہارے قدموں کے نشانات اس رستے پر بن جائیں بلکہ لیبارٹری میں ڈاکٹر عالم رضا کے کمرے تک اور وہاں کمرے میں جہار کی انگلیوں کے نشانات بھی ہوں۔ اس طرح ثبوت بنتے ہو جائے گا۔ اس لئے لامحالہ جہیں اندر لیبارٹری تک تو آنا ہی ہو گا۔“ ڈاکٹر سائمن نے کہا۔

”اوہ ہاں یہ واقعی بختہ ثبوت ہے۔ گلہ۔ تم تو میری توقع سے بھی

سائمن - یہ ہماری مجبوری ہے۔ اس لئے ایسا ہو سکتا ہے کہ آپ دیوار کھنڈرات میں بذات خود تشریف لے آئیے۔ ہمارے ساتھ لیبارٹریا بھیجیں ڈاکٹر عالم رضا کو ہمارے ساتھ بھیجیں اور خود بھی ہمارے ساتھ آوے۔ راستے تک آئیں۔ اس کے بعد آپ واپس چلے جائیں۔ ہم ڈاکٹر عالم رضا کو لے کر چلے جائیں گے۔ عمران نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ اگر تم ایسا ہی چاہتے ہو تو ٹھیک ہے۔ مجھے منظر ہے۔“ ڈاکٹر سائمن نے کہا۔

”شکریہ ڈاکٹر سائمن۔ اب آپ بتادیں کہ ہم کس وقت دیوار کھنڈرات میں پہنچیں۔“ عمران نے کہا۔

”تم کنسانا سے ایرک فیلڈ پہنچتے پہنچتے دو گھنٹے لو گے۔ اس ڈھانی گھنٹے بعد میں وہاں پہنچ جاؤں گا۔ اگر جہاز بے پاس ٹرانسمیٹر ہو پھر میں تمہیں اپنی خاص فریکوئنسی بتا دیتا ہوں۔ تم وہاں کھنڈرات پہنچ کر مجھے ٹرانسمیٹر کا دل دینا۔“ ڈاکٹر سائمن نے کہا۔

”آپ فریکوئنسی بتائیں۔ یہ زیادہ بہتر ہے گا۔“ عمران نے اور ڈاکٹر سائمن نے فریکوئنسی بتادی۔

”ٹھیک ہے ڈاکٹر میں کھنڈرات میں پہنچتے ہی آپ کو کال کروں گا۔“ عمران نے کہا۔

”او۔ کے میں جہاز کا انتظار کروں گا۔ گڈ بائی۔“ ڈاکٹر سائمن نے کہا اور فون آف کر دیا۔

”اب اس مشین کو آف کر دو اور ڈاکٹر جیکسن تم پر ہے۔“

”وہ..... ڈاکٹر سائمن نے کرسی سے اٹھتے ہوئے پہلے آپریٹر سے اور پھر ڈاکٹر جیکسن سے کہا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔“ یہ آپ نے باہر جانے کا کیسے کہہ دیا سر..... دفتر میں پہنچتے ہی ڈاکٹر جیکسن نے کہا۔

”وہ بہت چالاک بن رہے ہیں اور میں نہیں چاہتا تھا کہ وہ خوف کی بجائے ہماری آفری قبول نہ کریں۔ پھر انہیں ڈاکٹر عالم رضا کو لینے کے لئے لیبارٹری میں آنا تو ہے۔ یہاں تم الٹ ہو گے اور ہم آسانی سے انہیں بے ہوش کر کے ہلاک کر دیں گے۔“ ڈاکٹر سائمن نے جواب دیا۔

”واقعی ڈاکٹر آپ کی ذہانت کا جواب نہیں ہے۔ دیکھ آپ نے مردوں اور انگلیوں کے نشانات والی جو بات کی ہے وہ تو واقعی بے پناہ ذہانت کی دلیل ہے۔“ ڈاکٹر جیکسن نے کہا اور سائمن بے اختیار سکر دیا۔

”شکریہ۔ میں تمہیں یہاں اس لئے لے آیا ہوں کہ اب ہمیں آئندہ لی پلاننگ پوری طرح ڈیکس کر لینے چاہئے تاکہ ہمارا پلان سو فیصد کامیاب رہے۔“ ڈاکٹر سائمن نے کہا اور ڈاکٹر جیکسن نے اشیات میں سر ملادیا۔

ہاں میں نے اسی لئے اس سے ایسی باتیں کہیں تاکہ یہ اس کی انا
استند بن جائے اور وہ جو کچھ کرنا چاہتا ہے فوری کر گزرے۔ کیونکہ
میں زیادہ عرصہ یہاں قیدیوں کی طرح نہیں گزار سکتی اور جہاں تک
میں اس کی فطرت کو سمجھی ہوں وہ ناکام واپس جانے سے مرنا زیادہ
بہتر سمجھے گا اور گو مجھے یہ شخص پسند آیا ہے لیکن اب میری جیمنی حس کہہ
رہی ہے کہ اس کی موت میرے ہاتھوں مقدر ہو چکی ہے۔..... بوبلی
نے اس بار اتنا ہی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

میرا خیال ہے کہ وہ اس بار ایک فیلڈ میں داخل ہونے کی بجائے کنڈرات کی طرف سے براہ راست پہاڑوں میں ہی داخل ہونے کی کوشش کرے گا۔ ہو سکتا ہے کہ وہ ہیلی کاپٹر استعمال کرے..... لو تھرنے کہا۔

• احمق تو نہیں ہو گئے ہو لوتھر۔ کنسانا میں کوئی ایلی کا پڑا موجود نہیں ہے اور اگر ہو بھی ہی تو ہر طرف ہماری چھیک پو سنس موجود

"لیکن مس وہ تو ایسے لہجے میں بات کر رہا تھا جیسے واقعی لیبارٹریا
تیار ہو جائے گی۔..... لو تو ہر نے قدرے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔
"گھبراؤ نہیں۔ میں ایسے پختوں کی نفسیات جانتی ہوں۔ اسی
مقصد صرف اساتذہ کہ میں گھبرا کر اپنی جان بچانے کے لئے ایک قدم
سے باہر آ جاؤں اور پھر وہ اپنی کارروائی کسی بھی انداز میں کر سکے
لیبارٹری کو تیار کرنا تو ایک طرف وہ لیبارٹری تک ساری زندگی
جدوجہد کرتا رہے تب بھی نہیں پہنچ سکتا۔..... بو بی نے مسکراتے
ہوئے کہا تو لو تو ہر نے اجابت میں سر ہلا دیا۔

"ہاں کیا بات ہے۔ کیوں فون کیا ہے یہاں۔"..... بوبی حقے ناخوشگوار اور سخت سے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"مس بوبی ایک انتہائی حیرت انگیز خبر ہے میرے پاس۔ آپ کسی لیبارٹری اور اس کے انچارج ڈاکٹر سامن کو جانتی ہیں۔"..... رالف نے کہا تو بوبی اس طرح اچھلی جیسے بیڈ کے گدے کے نیچے موجود سرنگ اچانک کھل گئے ہوں۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ تم کیسے جانتے ہو ان کے متعلق۔" بوبی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مس ہوٹل کا کمرہ نمبر آٹھ تیسری منزل ایک آدمی ولیم کے نام سے بک ہوا ہے۔ اس کے ساتھ چار دوسرے کمرے بھی بک ہوئے ہیں۔ میں اپنے دفتر میں موجود تھا کہ ایک صاحب کا فون آیا۔ انہوں نے اپنا نام ڈاکٹر سامن بتایا۔ ان کا کہنا تھا کہ میں بتاؤں کہ کمرہ نمبر آٹھ تیسری منزل کس کے نام بک ہے۔ چونکہ ایسی معلومات ہوٹل پرنس کے تحت عام افراد کو نہیں بتائی جاسکتیں۔ اس لئے میں نے ان سے پوچھا کہ وہ کون صاحب ہیں تو انہوں نے کہا کہ وہ سنی چیف ہیں۔ میں بڑا حیران ہوا کہ سنی چیف یعنی میسرز تو انتھونی صاحب ہیں۔ لیکن چونکہ وہ انتہائی تھکمانے لہجے میں بات کر رہے تھے اس لئے میں نے معلومات حاصل کر کے انہیں بتا دیا کہ کمرہ نمبر آٹھ ولیم کے نام بک ہے۔ انہوں نے کہا تھا کہ میں ان کا فون اس کمرے سے لوادوں۔ میں اس بات پر بے حد حیران ہوا تھا کہ وہ نیجر کو ایسی بات کہہ رہے ہیں۔ بہر حال میں

نے انہیں ہوٹل ایکس چینج کا نمبر دے کر کہہ دیا کہ وہ آپریٹر سے کہیں تو وہ اس کمرے سے کال لوادے گا۔ لیکن میرے ذہن میں ان ڈاکٹر سامن کی طرف سے تجسس نمودار ہو گیا تھا۔ سہاچہ میں نے چیخ آپریٹر سے کہا کہ وہ ڈاکٹر سامن اور ولیم کے درمیان ہونے والی بات حیت میرے فون سے بھی کنکٹ کر دے سہاچہ اس نے ایسا ہی کیا اور جب آپ کا نام آیا تو میں بے اختیار اچھل پڑا۔ میں نے فوراً ایکس چینج آپریٹر کو انٹرکام پر کہا کہ وہ یہ کال ٹیپ کر لے سہاچہ یہ کال ٹیپ ہو گئی ہے۔ اس میں آپ کے ساتھ ساتھ لیبارٹری کا بھی ذکر تھا۔ اس لئے میں آپ سے فوری بات کرنا چاہتا تھا۔ اس کال سے ہی مجھے یہ پتہ چل گیا تھا کہ آپ ایرک فیلڈ میں ہیں اس لئے میں نے شریف لوتھر کو فون کیا اور آپ سے بات کرانے کے لئے کہا۔"..... رالف نے تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا۔

"میرا ذکر اور ولیم اور ڈاکٹر سامن کے درمیان ہو رہا تھا کیا مطلب۔"..... بوبی نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔ کیونکہ وہ تو کسی ولیم کو نہ جانتی تھی۔

"اس کال سے یہ بھی علم ہوا ہے کہ ڈاکٹر سامن سے پہلے آپ کی اور اس ولیم کے درمیان بھی فون پر بات ہوتی رہی ہے۔"..... دوسری طرف سے رالف نے کہا تو بوبی بے اختیار اچھل پڑی۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو یہ ولیم علی عمران ہے۔ اس سے ڈاکٹر سامن نے بات کی ہے۔"..... بوبی کے لہجے میں شدید ترین حیرت تھی۔

”میں مس عمران کا نام بیا گیا تھا“..... رالف نے جواب دیا۔

”جلدی سنو! وہ ٹیپ جلدی سنو!“..... بوبی نے اہتائی تیز لہجے

میں کہا۔

”میں مس“..... دوسری طرف سے رالف نے جواب دیا اور پھر

چند لمحوں بعد ہی رسیور سے ڈاکٹر سائمن کی آواز سنائی دی۔

”میں ڈاکٹر سائمن ہوں میرے لئے کوئی چیز ناممکن نہیں ہے۔ تم

ٹریس کرنے کی بات کر رہے ہو۔ اس وقت میں تمہیں اور تمہارے

ساتھیوں کو سکریں پر خود دیکھ بھی رہا ہوں اور تمہاری ابھی تھوڑی دیر

بچے بوبی سے جو گھنگو ہوئی ہے وہ بھی میں نے پوری سنی ہے۔“ ڈاکٹر

سائمن جڑے فخریہ لہجے میں بول رہا تھا اور بوبی نے بے اختیار ہونٹ

بھینچ لئے۔

”تو پھر“..... ایک اور آواز سنائی دی اور بوبی نے عمران کی آواز

پہچان لی۔

”سنو عمران۔ تم نے کہا ہے کہ جس میں میرے متعلق سب کچھ

معلوم ہے۔ تو پھر تمہیں یہ بھی معلوم ہو گا کہ بوبی نے میرے ساتھ کیا

سلوک کیا ہے۔“ ڈاکٹر سائمن جڑے غصیلے انداز میں بات کر رہا

تھا اور جیسے جیسے اس کی بات آگے بڑھ رہی تھی۔ بوبی کے چہرے پر

غصے کے تاثرات دیکھے جاتے جا رہے تھے۔ اس کے ہنسنے ہونٹ

ہونٹ اور زیادہ بھینچ گئے۔ گھنگو جاری تھی اور بوبی ہنسی یہ ساری

باتیں سنتی رہی۔ طویل گھنگو جب ختم ہوئی تو بوبی نے بے اختیار

ایک طویل سانس لیا۔

”آپ نے ٹیپ سن لی مس“..... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد

رالف کی آواز سنائی دی۔

”ہاں اور سنو رالف تم نے واقعی ایک اہم کارنامہ سر انجام دیا ہے

اس لئے آج سے تمہاری تنخواہ ڈبل ہوگی یہ میری طرف سے تمہارا انعام

ہے۔“..... بوبی نے کہا۔

”تھینک یو مس۔ میں آپ کا خادم ہوں۔ اس ولیم اور اس کے

ساتھیوں کے بارے میں کیا حکم ہے۔“ رالف نے اہتائی مسرت

بھرے لہجے میں کہا۔

”اوہ نہیں تم نے کچھ نہیں کرنا۔ بلکہ تم نے اس ولیم اور اس کے

ساتھیوں کو اس بات کی ہوا بھی نہیں گھنٹے دینی کہ تم نے کال سنی ہے

یا ٹیپ کی ہے اور اس فون ایکس چیج آپریٹر کو بھی فوراً ہونٹل سے گھر

بجھا دو۔ یہ لوگ اہتائی خطرناک لجنٹ ہیں اور میرا فائدہ اسی میں ہے

کہ انہیں یکسر اس بارے میں کچھ معلوم نہ ہو سکے۔“..... بوبی نے تیز

لہجے میں کہا۔

”میں مس“..... رالف نے جواب دیا اور بوبی نے رسیور رکھ دیا۔

”تو ڈاکٹر سائمن اب انتقام کے جوش میں اس قدر احمق بن چکا ہے

ناسنس۔ اگر رالف یہ کال ٹیپ نہ کرتا تو مجھے اطلاع نہ کرتا تو واقعی

عمران کی بات سچ ثابت ہو جاتی۔ آٹھ گھنٹوں کے اندر اندر وہ

کے کئی ساتھیوں کو بھی نکال کر لے جاتا اور لیبارٹری بھی تباہ ہو

جاتی اور میں یہاں پہنچی کھیاں ہی مارتی رہ جاتی۔ گڈ گاڈ۔ واقعی قسمت مجھ پر مہربان ہے۔..... بونی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر بیڈ سے اتر کر وہ تیزی سے ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گئی۔ تمہاری در بعد وہ باہر آئی تو اس کے جسم پر سیاہ رنگ کا جست لباس موجود تھا۔ بیلٹ کے ساتھ دونوں اطراف میں سیاہ رنگ کے ہولسٹر موجود تھے جن میں سے ایک میں مشین پستل اور دوسرے میں سے گیس پستل کے دستے نظر آ رہے تھے۔ وہ تیزی سے کمرے کے دروازے کی طرف بڑھی اور پھر کمرے سے باہر آ کر وہ راہداری میں تیزی سے چلتی ہوئی لپٹے دفتر کی طرف بڑھ گئی۔ وہ اب لو تھر کو بلا کر نہ صرف عمران اور اس کے ساتھیوں کو پوری طرح گھیرنا چاہتی تھی بلکہ وہ اب ڈاکٹر سامن کو بھی ایسا سبق سکھانا چاہتی تھی کہ وہ باقی ساری عمر بلبلانے میں ہی گزار دے۔ ایک لمحے کے لئے اسے خیال آیا کہ وہ سیکشن ہیڈ کو ارڈر کے چیف جیکسن کو اس ساری سازش کی اطلاع کر دے۔ لیکن پھر اس نے اپنا ارادہ بدل دیا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ جیکسن نے فوراً ہی ڈاکٹر سامن کو کال کر کے باہر جانے سے منع کر دینا ہے اور پھر ڈاکٹر سامن ہو سکتا ہے ساری بات سے ہی مکر جائے۔ چونکہ وہ انتہائی قابل سائنسدان تھا اس لئے وہ بچ سکتا تھا۔ لیکن جب وہ رنگے ہاتھوں پکڑا جائے گا تو پھر وہ ہولناک سزا سے کسی صورت بھی نہ بچ سکے گا۔

دفتر میں پہنچ کر اس نے انزکام کار سیدور اٹھایا اور آفس انچارج کو لو تھر کو بلوا کر فوراً اس کے پاس بھجوانے کا حکم دیا۔

بیٹھ گئی۔ وہ اب کوئی ایسی پلاننگ سوچنا چاہتی تھی جس سے سارے معاملات بالکل اسی کی مرضی کے عین مطابق تکمیل پاسکیں۔ ابھی وہ اسی سوچ وچار میں مصروف تھی کہ دفتر کا دروازہ کھلا اور لو تھر اندر داخل ہوا۔

آپ تو سو رہی تھیں مس۔ پھر یہ لباس اور دفتر میں آپ کی آمد۔ خیریت ہے۔..... لو تھر نے اندر آ کر سلام کرنے کے بعد انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

بیٹھو لو تھر ایک اہم ترین بات سامنے آئی ہے۔..... بونی نے کہا اور لو تھر میری دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گیا۔

کون سی بات مس۔..... لو تھر نے اسی طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا تو بونی نے رالف کی کال اور پھر ٹیپ کی ساری تفصیلات دوہرا دیں۔

اودہ۔ اودہ۔ مس۔ یہ تو غدار ہی ہے۔ ڈاکٹر سامن اس طرح غدار ہی بھی کر سکتا ہے۔ میں تو سوچ بھی نہ سکتا تھا۔..... لو تھر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

وہ انتقام کے جوش میں اندھا ہو رہا ہے۔..... بونی نے کہا۔ لیکن جو تفصیلات آپ نے بتائی ہیں۔ اس میں ایک بات سمجھ نہیں آرہی کہ آخر ڈاکٹر سامن عمران اور اس کے ساتھیوں کو لیبارٹری کے اندر کیوں لے جانا چاہتا ہے۔ وہ ڈاکٹر عالم رضا کو باہر بھی تو بھجوا سکتا تھا۔ اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ وہ بھی دراصل غیم کھیل رہا

اس وقت گرفتار کر لیا جائے جب ڈاکٹر سامن کھنڈرات میں پہنچے۔
میں عمران کا لیبارٹری کے اندر داخل ہونے کا رسک نہیں لے سکتی۔
بوٹی نے کہا۔

”ان پاکیشیائی ہجمنوں کی گرفتاری کیوں مس۔ انہیں گولیوں
سے کیوں نہ اڑا دیا جائے۔ یہ زیادہ آسان رہے گا۔ البتہ ڈاکٹر سامن کو
گرفتار کیا جاسکتا ہے“..... لو تھر نے کہا۔

”نہیں یہ لوگ انتہائی تیز فعال اور تجربہ کار لوگ ہیں۔ پہلی گولی
چلتے ہی یہ صورت حال کو نہ صرف سمجھ جائیں گے بلکہ یہ فوری عمل
کے تحت چونٹیں گے اور بدل بھی سکتے ہیں اور اگر بدل نہ بھی سکے تو یہ
لا محالہ فرار ہو جائیں گے اور پھر دوبارہ یہ موقع ہمیں شاید نہ مل سکے کہ
ہم انہیں گرفتار کر سکیں۔ جب کہ بے ہوش کر دینے والی گیس کی مدد
سے یہ سب اکٹھے ہی بے ہوش ہو جائیں گے۔ باقی رہی ان کی موت تو
ان کی بے ہوشی کے بعد انہیں پچھلے بھی مار سکتا ہے“..... بوٹی
نے کہا۔

”ٹھیک ہے مس لیکن کس طرح۔ کیا ہم وہاں کھنڈرات میں جا کر
چھپ جائیں گے“..... لو تھر نے کہا۔

”نہیں میں نے اس کے لئے نئی اور فول پروف پلاننگ کی ہے۔
مجھے معلوم ہے کہ عمران بے حد کاہیاں اور ہزار آنکھیں رکھنے والا آدمی
ہے۔ وہ لا محالہ کھنڈرات میں داخل ہونے سے پہلے اس کی چیکنگ
کرے گا اور اگر اسے ذرا سا بھی شک پڑ گیا تو پھر وہ اسے وہاں سے

اس لئے ہم وہاں کچھ بھی نہیں کریں گے بلکہ ہم ہاڈیوں کے شمال میں
واقعہ چیکنگ نادر سبر فارٹی پر موجود رہیں گے۔ وہاں سے کھنڈرات کا
درمیانی فاصلہ تقریباً دو کلو میٹر ہے اور اس قدر فاصلہ ہونے کی وجہ سے
ظاہر ہے کہ اس نادر کی طرف کسی کا خیال بھی نہ جائے گا۔ لیکن
ہمارے پاس وائڈ ریج ایکس ون مشین موجود ہے۔ اس کی مدد سے ہم
وہیں اس نادر پر بیٹھے بیٹھے کھنڈرات کو بغیر کسی روشنی کے چیک بھی
کرتے رہیں گے اور اس مشین سے ہم وہاں انتہائی زود اثر زوم کیں
بھی فائر کر سکتے ہیں۔ بس اس کے لئے ان کھنڈرات میں زوم کیں
سپلائر رکھنا ہو گا اور سپلائر زیادہ بڑا نہیں ہے اور اسے وہاں انتہائی آسانی
سے کسی بھی بڑے سوراخ میں اس طرح چھپایا جاسکتا ہے کہ اس کا
ریج چیکنگ نادر پر رکھی ہوئی مشین کی طرف ہو۔ اندھیرے کی وجہ
سے اس کے بارے میں کسی کو معلوم بھی نہ ہو سکے گا اور ہم یہاں بیٹھے
اطمینان سے صرف ایک بین دبا کر وہاں جس وقت چاہیں گیس فائر کر
کے انہیں بے ہوش کر سکیں گے۔ ہمیں خاص طور پر اس بات کا فائدہ
حاصل رہے گا کہ نہ ہی عمران کو اور نہ ہی ڈاکٹر سامن کو اس بارے
میں علم ہے کہ ہم ان کی اس کارروائی کے بارے میں باخبر ہو چکے
ہیں“..... بوٹی نے کہا۔

”یس مس۔ آپ نے واقعی ان حالات میں فول پروف پلاننگ کی
ہے“..... لو تھر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”تم اب اس کو کہہ دو کہ ایکس ون زوم مشین کو اس چیک پوسٹ کے اوپر

جیب سست روی سے ایرک پہاڑی کے عقبی سمت میں واقع کھنڈرات کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ عمران نے نقشہ دیکھنے کے بعد ایک متروک راستہ اس مقصد کے لئے منتخب کیا تھا۔ کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ ایرک فیلڈ میں موجود یو بی کو جیب کی اس طرف جانے کی اطلاع مل سکے۔ یہی وجہ تھی کہ جیب تیز رفتاری کی بجائے سست روی سے آگے بڑھ رہی تھی۔ جیب اس وقت کسی باقاعدہ راستے کی بجائے ایک خشک اور ناہموار کھیت میں سے گزر رہی تھی۔ اس لئے جیب اس بری طرح اچھل رہی تھی کہ جیسے سڑک کی بجائے وہ کھیلنے اور بندھنے والے سرنگوں پر چل رہی ہو۔

”یہ کس مصیبت میں پھنسا دیا تم نے۔ اچھا خاصا راستہ موجود تھا۔“ عقبی سیٹ پر بیٹھے اور مسلسل اچھلتے ہوئے تنور نے

سوال کیا: ”کیسے؟“

پہنچانے کے انتظامات کراؤ اور وہاں ہمارے بیٹھنے کے بھی انتظامات کراؤ۔ لیکن اس بات کا خیال رکھنا کہ قصبے میں موجود افراد میں کسی کو بھی اس ساری کارروائی کا علم نہیں ہونا چاہئے کیونکہ جس طرح فراست نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی پہلے مدد کی تھی اس طرح ہو سکتا ہے کہ یہاں کوئی اور آدمی بھی موجود ہو جو اس کا خبر ہو اور کسی سپلائر تجھے لاو میں جا کر کھنڈرات میں اسے نصب کر آؤں گی۔“

یو بی نے کہا اور لو تھر سر ملاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

”تمام کام انتہائی راز داری سے ہونے چاہئیں اور جلدی بھی نہ ہمارے پاس وقت بے حد کم ہے۔“ یو بی نے کہا اور لو تھر سٹپے اثبات میں سر ملادیا اور پھر تیزی سے سڑک دفتر کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

کرنے کا کوئی پلان سمجھ میں نہیں آ رہا تھا۔ لیکن اب یہ موقع مل گیا ہے
ڈاکٹر سامن کا پلان بھی آپ سب سمجھ گئے ہوں گے وہ ہمیں لیبارٹری
کے اندر لے جا کر ہلاک کرنا چاہتا ہے۔ تاکہ اس طرح وہ بونی کو نااہل
ثابت کر کے اسے سزا دلوا کر اپنا انتقام پورا کر سکے۔ لیکن ہم نے اس
کے مقابل دو کام کرنے ہیں۔ ڈاکٹر سامن کا پلان بھی ناکام کرنا ہے۔
لیبارٹری کے اندر سے پاکیشیائی سائنس دان ڈاکٹر عالم رضا کو بھی باہر
نکلانا ہے اور لیبارٹری کو اس وقت تباہ کرنا ہے جب ہم ڈاکٹر عالم رضا
سمیت کسی ایسی محفوظ جگہ تک پہنچ جائیں جہاں بلیک تھنڈر کے ہاتھ
دوبارہ نہ پہنچ سکیں۔۔۔۔۔۔ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

”لیکن یہ ہو گا کیسے۔ یہی تو میں پوچھ رہا ہوں۔۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔
”میرے ذہن میں ایک پلاننگ ہے۔ لیکن پلاننگ اس وقت
کام کر سکتی ہے جب کہ ڈاکٹر سامن ہم میں سے کس کے قتل و قدامت کا
ہو۔ لیبارٹری کے اندر کو کچھ بھی ہو گا۔ بہر حال ڈاکٹر سامن کے حکم
سے ہی ہو گا۔ اگر ڈاکٹر سامن کی جگہ ہمارا کوئی آدمی لے لے اور ڈاکٹر
سامن سے باہر یہ معلوم کر لیا جائے کہ اس نے اندر ہمارے لئے کیا
جال پھیلارکھا ہے۔ اس طرح ہم اپنا مشن آسانی سے مکمل کر لیں گے
لیکن اگر وہ ہم میں سے کسی کے قتل و قدامت کا نہ ہو تو پھر اس سے صرف
باہر پوچھ گچھ ہوگی اور جو کچھ وہ بتائے گا۔ اس کے مطابق آگے پلاننگ
ہوگی۔۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”عمران صاحب آپ نے اس سارے پلان میں بونی کو یکسر نظر

”زندگی کا راستہ اس طرح کا ہوتا ہے اور زندگی کی گاڑی بھی اسی
انداز میں اس راستے پر چلتی ہے۔ اس لئے گھبراؤ نہیں۔۔۔۔۔۔ عمران
نے جواب دیتے ہوئے کہا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔

”اس کا بھی کوئی نہ کوئی راستہ تو بہر حال ہوتا ہی ہے۔ یہاں تو
سرے سے راستہ ہی موجود نہیں ہے۔۔۔۔۔۔ صفدر نے جواب دیا۔

”ظاہر ہے کھیت کے اندر راستہ کہاں سے آجائے گا۔ لیکن گھبراؤ
نہیں ابھی ہم راستے تک پہنچ جائیں گے۔ وہاں قدرے آسانی رہے
گی۔۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

”لیکن اس راستے سے آخر آنے کی ضرورت کیا تھی۔۔۔۔۔۔ سائینڈ
سیٹ پر بیٹھی ہوئی جوئیائے کہا۔

”تاکہ بونی تک ہماری واپسی کی اطلاع نہ پہنچ سکے۔ ہو سکتا ہے اس
نے مختلف پوائنٹس پر خنجر بٹھا رکھے ہوں۔۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا
اور جوئیائے اثبات میں سر ملایا۔

”عمران صاحب آپ کا پلان کیا ہے۔ ڈاکٹر سامن تو بہر حال ہمیں
اندر اس لئے لے جانا چاہتا ہے کہ ہمیں ہلاک یا بے ہوش کر سکے گو
آپ نے اسے ساتھ رکھنے کی شرط لگا دی ہے لیکن وہ بلیک تھنڈر کی
لیبارٹری ہے۔ وہاں نجانے کس کس قسم کے آلات موجود
ہوں۔۔۔۔۔۔ اس بار صفدر نے بات کرتے ہوئے کہا۔

”ہاں یہ بات آپ سب کو بتانی تھی کہ قدرت نے ہمیں مشن مکمل
کرنے کا یہ سنہری موقع عطا کیا ہے۔ ورنہ حقیقتاً مجھے اس مشن کی مکمل

نگرائی کرتے رہے ہیں اور ہم ابھی تک اسی میک اپ میں ہیں۔ ہماری اس طرح اچانک روانگی کی اطلاع بھی بوبی تک پہنچ سکتی ہے اور ضروری نہیں ہے کہ بوبی صرف فرسٹ چیک پوسٹ کی طرف ہی متوجہ رہے۔ ہو سکتا ہے اس نے کھنڈرات کی طرف بھی نگرانی کر رکھی ہو۔ کیپٹن شکیل نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ اوہ واقعی کیپٹن شکیل تم نے واقعی درست بات کی ہے۔ ان حالات میں سب کچھ ممکن ہو سکتا ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس فون آپریشن نے ہماری کال میپ کر لی ہو اور بوبی کا نام درمیان میں آ جانے کی وجہ سے یہ نیپ ہی بوبی تک پہنچ چکی ہو یا اسے سادی لگتی ہو۔ کاش مجھے وہاں اس بات کا خیال آ جاتا تو میں اس بات کی باقاعدہ چیکنگ کر کے وہاں سے روانہ ہوتا یا تم ہی وہاں اشارہ کر دیتے۔ بہر حال جہاز اب حد شکر یہ کہ تم نے اس امکان کی طرف مجھے متوجہ کر دیا ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”وہاں سے چلتے وقت تو مجھے معلوم ہی نہ تھا کہ آپ کا پلان کیا ہے۔ اب آپ نے پلان بتایا ہے تو میرے ذہن میں یہ ساری باتیں آتی ہیں اور ضروری نہیں کہ جو کچھ میں نے سوچا ہے ایسا ہی ہو۔ میرا مقصد صرف اتنا تھا کہ اس امکان کو بہر حال مد نظر رکھنا چاہیے۔“..... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”بالکل رکھنا چاہیے اور اب ایسا ہے کہ ہم براہ راست کھنڈرات تک نہیں جاسں گے۔ بلکہ ہم کھنڈرات سے کافی پہلے رک جائیں گے۔

انداز کر دیا ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے پہلے تو آپ نے کبھی ایسا نہیں کیا۔“..... اچانک صفدر کے ساتھ بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے کہا۔

”بوبی کو نظر انداز کر دیا ہے۔ کیا مطلب۔ بوبی کو اس کارروائی کا سرے سے علم ہی نہیں ہے اور اسے اس کارروائی سے لاعلم رکھنے کے لئے تو ہم اس ناقابل برداشت راستے پر سے گذر کر جا رہے ہیں۔“

عمران نے حیرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”آپ کو کوئی امکان بھی بہر حال نظر انداز نہیں کرنا چاہیے۔“

کیپٹن شکیل نے کہا۔

”لیکن جہاز سے ذہن میں آخر بوبی کے حوالے سے کیا بات آئی ہے تم تفصیل سے بات کرو ہو سکتا ہے کہ ہماری بات سے کوئی نئی بات سامنے آجائے۔“..... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”بوبی کنسٹانٹین مستقل طور پر رہتی ہے۔ وہاں خاصی بااثر ہے۔

اس کا وہاں گروپ بھی ہے جو خاصا فعال ہے اور جہاں تک میرا آئیڈیا ہے وہ خاصی امیر عورت ہے۔ ایسی عورتیں عام کوٹھیاں یا کمرشل ادارے نہیں خرید کر تیں بلکہ ان کی ملکیت میں ہوٹل، کلب، باریں اور جوئے خانے وغیرہ ہوتے ہیں۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ جس ہوٹل میں ہم رہ رہے ہیں۔ وہ بوبی کی ملکیت ہو اور ڈاکٹر سائمن نے ہوٹل کی ایکس چیجنگ کے ذریعے کال کی ہے۔ اس کال میں بوبی کا نام بھی آیا ہے۔ اس لئے فون آپریشن یہ نام سن کر چونک بھی سکتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہاں اس کے خبر موجود ہوں۔ وہ پہلے بھی ہماری

علاقے میں داخل ہو گئے۔ کنذرات تک پہنچنے کے لئے ابھی تقریباً ایک گھنٹے کا سفر انہیں مزید کرنا تھا۔ جیپ کی لائٹیں عمران نے بجھا دیں اور جیپ کی رفتار بھی قدرے آہستہ کر دی اور ان سب کے اعصاب تن سے گئے۔ کیونکہ اتنی بات وہ سب سمجھتے تھے کہ وہ اس کمشن مشن کے تقریباً آخری مرحلے میں داخل ہو رہے ہیں۔ نصف گھنٹے کی ڈرائیونگ کے بعد عمران نے جیپ ایک پہاڑی چٹان کی اوٹ میں روک دی۔ اس کے ساتھ ہی اس نے اندرونی بتی جلا دی سہان کی اوٹ کی وجہ سے اسے یقین تھا کہ جیپ کی اندرونی روشنی دور سے کسی کو نظر نہ آنے لگی۔ اس نے جیب سے نقشہ نکالا اور اسے کھول کر وہ اس جگہ کو جگہ تلاش کرنے لگا۔ جہاں اس وقت وہ موجود تھے۔ اس کے ذہن میں اس بارے میں واضح اشارے موجود تھے اس لئے جلد ہی وہ تلاش کر لینے میں کامیاب ہو گیا۔ اس نے جیب سے بال پوائنٹ نکال کر وہاں نشان لگایا۔ کنذرات والے علاقے پر پہنچنے سے ہی نشان موجود تھا۔ یہ دیکھو۔ اب یہاں سے تم لوگوں نے یہاں پہنچنا ہے۔ راستہ اچھی طرح ذہن نشین کر لو..... عمران نے نقشہ جو لیا اور دوسرے ساتھیوں کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور وہ سب نقشے پر ہلک گئے۔

”ٹھیک ہے۔ ہم سمجھ گئے ہیں.....“ صفدر نے کہا اور پھر باقی ساتھیوں نے بھی اس کی تائید کر دی۔

”او۔ کے پھر روانہ ہو جاؤ۔ میں پندرہ منٹ بعد ڈاکٹر سائن کو کال کروں گا۔ باقی کارروائی اسی طرح ہوگی جس طرح میں نے کہا

اس کے بعد صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں وہاں جائیں گے۔ جب کہ میں باقی ساتھیوں کے ساتھ وہیں جیب میں ہی رکوں گا اور ٹرانسمیٹر ڈاکٹر سائن کو کال کروں گا۔ جیسے ہی ڈاکٹر سائن باہر آئے گا۔ آپ دونوں اسے بے ہوش کر کے اٹھا کر اس جگہ لے آئیں گے جس جگہ ہم رکیں گے۔ اس طرح آکریوٹی کو اطلاع ہو چکی ہوگی اور اس نے ہمارے خلاف کوئی پلاننگ کی ہوگی تو وہ سامنے آجائے گی۔۔۔ عمران نے کہا۔

”میرا خیال ہے کہ اس میں اگر تھوڑی سی ترمیم کر دی جائے تو زیادہ بہتر ہوگا۔“ اچانک خاموش بیٹھی جو یانے کہا۔

”کون سی ترمیم؟“ عمران نے چونک کر پوچھا۔

”کیپٹن شکیل اور صفدر وہاں جائیں۔ میں اور تنویر ان کی نگرانی کریں۔ جب کہ خادر ہم سب کی نگرانی کرے۔ تم جیب میں رہو۔ تاکہ اگر ہم میں سے کسی کے ساتھ کوئی کارروائی ہو تو نگرانی کرنے والا بروقت اقدام کر سکے۔“ جو یانے کہا۔

”ٹھیک ہے یہ زیادہ بہتر تجویز ہے۔“..... عمران نے فوراً ہی جویا کی بات کی تائید کرتے ہوئے کہا اور اندھیرے کے باوجود جویا کے چہرے پر ابھرنے والی مسرت کسی سے چھپی نہ رہی۔ خجیب اب قدرے ہموار راستے پر چل رہی تھی اس لئے انہیں باوجود جھلے کی نسبت زیادہ رفتار ہونے کے اس طرح نہ اچھٹا پڑا تھا جیسے وہ پہلے اچھٹا رہے تھے۔ تقریباً دو گھنٹوں کی مسلسل ڈرائیونگ کے بعد وہ پہاڑی

ہے..... عمران نے کہا اور وہ سب سر ملاتے ہوئے جیب سے نیچے اتر گئے۔ انہوں نے مخصوص اسلحہ جیب کی عقبی سیٹ کے پیچھے رکھے ہوئے تھیلے میں سے نکالا اور پھر سب سے پہلے صفدر اور کپینٹن شکیل آگے بڑھے۔ کچھ وقت دے کر جو لیا اور تنویر ان دونوں کے پیچھے چل پڑے اور کچھ دور بعد خاور بھی ان کے پیچھے چلتا ہوا عمران کی نظروں سے غائب ہو گیا تو عمران جیب سے نیچے اترے۔ اس نے عقبی سیٹ کے پیچھے رکھے ہوئے بڑے سے تھیلے میں سے نراسمیر باہر نکالا اور پھر اسے اندرونی سیٹ پر رکھ کر وہ اس پر ڈاکٹر سامن کی بتائی ہوئی فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے لگا۔ لیکن ابھی وہ اسے ایڈجسٹ کر رہا تھا کہ اچانک اس کی کلائی پر ضربیں لگنے لگیں اور وہ چونک پڑا۔ اس نے جلدی سے گھڑی کا ونڈ بنھ کر دیکھا تو ڈاکٹر پرچہ کا ہندسہ تیزی سے چلتے بھٹنے لگ گیا۔

”ہیلو ہیلو صفدر کا لنگ اور..... گھڑی میں سے صفدر کی ہلکی سی آواز سنائی دی۔

”میں عمران انڈنگ یو کیا بات ہے اور.....“ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”عمران صاحب کھنڈرات میں کوئی گڑبڑ محسوس ہو رہی ہے اور.....“ صفدر نے کہا۔

”کیسی گڑبڑ۔ اور.....“ عمران نے چونک کر پوچھا۔

”میں نے براہ راست کھنڈرات میں جانے کی بجائے یہ مناسب سمجھا کہ پہلے میں کسی پہاڑی کی اونچی چٹان پر چڑھ کر نائنٹ ٹیلی سکوپ

سے جائزہ لے لوں۔ نتانچہ میں نے کافی بلندی پر جا کر جب نائنٹ ٹیلی سکوپ سے کھنڈرات کا جائزہ لیا تو کھنڈرات کے اس حصے میں جو کہ پہاڑی چٹانوں کے ساتھ جا کر ملتا ہے۔ کھنڈرات کی ایک دیوار پر میں نے ہلکے دودھیا سے رنگ کا دھواں سا ایک جگہ ہر اتا ہوا دیکھا ہے۔ میں نے اس پر کافی غور کیا ہے لیکن مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ یہ کیا چیز ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ اس دیوار سے دھواں سانکل رہا ہے۔ یا پھر وہاں کسی دھوئیں والی چیز کا عکس پڑ رہا ہے۔ لیکن اس اندھیرے میں عکس پڑنے کی بھی بات سمجھ نہیں آرہی اس لئے میں نے سوچا کہ آپ کو کال کر کے بات کر لوں اور.....“ صفدر نے کہا۔

”میں فوراً آ رہا ہوں تم وہیں رکو اور ایڈجسٹل.....“ عمران نے کہا اس نے جیب کی اندرونی لائنٹ بجھائی اور پھر تیزی سے اس طرف کو بڑھتا چلا گیا بعد اس کے ساتھی گئے تھے۔ کچھ فاصلے پر اسے خاور مل گیا۔

”کیا بات ہے عمران صاحب یہ آگے جانے والے رک کیوں گئے ہیں اور آپ کیوں ادھر آئے ہیں.....“ خاور نے حیران ہو کر کہا اور عمران نے مختصر طور پر اسے صفدر کی کال کے متعلق بتا دیا۔

”اوہ یقیناً ڈاکٹر سامن نے وہاں پہلے سے ہی کوئی گڑبڑ رکھی ہو گی۔“ خاور نے کہا۔

”ہو سکتا ہے۔ لیکن بہر حال ہم نے کام تو کرنا ہے۔ تم واپس جیب میں جاؤ۔ اس میں انتہائی قیمتی سامان موجود ہے۔ اس کی حفاظت بھی ضروری ہے۔“ عمران نے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ کچھ فاصلے پر تنویر اور

جو نیا موجود تھے۔ انہیں بھی عمران نے صفدر کی کال کے متعلق بتایا اور پھر آگے بڑھ گیا۔ کیپٹن شکیل کے پاس پہنچ کر اس کے اشارے پر عمران پہاڑی چٹانوں پر چڑھا ہوا اور موجود صفدر کی طرف بڑھتا چلا گیا صفدر واقعی کافی بلندی پر موجود تھا۔

”ابھی تک موجود ہے وہ دھواں“..... عمران نے کہا۔

”جی ہاں دیکھئے“..... صفدر نے گئے سے نائٹ ٹیلی سکوپ اتار کر عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور عمران نے نائٹ ٹیلی سکوپ صفدر سے لے کر اس کا تسرے گئے میں ڈالا تاکہ اگر نائٹ ٹیلی سکوپ اچانک ہاتھوں سے سلب ہو جائے تب بھی وہ نیچے چٹانوں میں نہ گر سکے اور پھر نائٹ ٹیلی سکوپ کو آنکھوں سے لگایا۔ صفدر اسے اشارے سے سمت بتاتا رہا۔

”ہاں۔ ہاں مجھے اب نظر آ رہا ہے“..... عمران نے کہا اور پھر کافی دور تک اس دھوئیں کو دیکھنے کے بعد اس نے اپنا رخ موڑا اور دوسری طرف اندھیرے میں دیکھنے لگا۔ کچھ دور تک ادھر ادھر کا جائزہ لینے کے بعد اچانک وہ چونکا اور پھر فوری سر اٹھا کر وہ ایک سمت دیکھنے لگا۔ چند لمحوں بعد اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے نائٹ ٹیلی سکوپ آنکھوں سے ہٹا کر گئے میں لٹکالی۔

”کچھ معلوم ہوا عمران صاحب“..... صفدر نے کہا۔

”ہم جہاز اس پیش بندی کی وجہ سے بال بال کچھ ہیں صفدر۔ اور کیپٹن شکیل کا خدشہ بھی سو فیصد درست ثابت ہوا ہے۔“..... عمران

نے کہا۔

”کیا مطلب میں سمجھا نہیں؟.....“ صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”میں کہیں سمجھا تا ہوں۔ یہ انتہائی جدید ترین زوم گیس سپلاز کا عکس ہے۔ زوم گیس انتہائی زود اثر ہے ہوش کر دینے والی گیس ہے اور تیزی سے اپنی ریخ میں پھیل کر ختم ہو جاتی ہے۔ یہ گیس ایک چھوٹے سے آلے کے اندر ایک مخصوص سائسی مائع کے ذریعے پید ا کی جاتی ہے۔ اس مائع کے اوپر اور اس سپلاز کے بیرونی حصے پر ایک مخصوص ساخت کا شیشہ لگا ہوتا ہے۔ جو بالکل سیاہ رنگ کا ہوتا ہے۔ اس لئے وہ قریب سے دیکھنے کے باوجود بھی نظر نہیں آتا۔ یہ سائسی مائع اس وقت گیس کی شکل اختیار کرتا ہے جب اس پر ”اسٹام اے آر“ ششاعیں ڈالی جائیں۔ انفراریڈ ششاعوں کی طرح یہ بھی سائسی طور پر تیار کی جاتی ہیں۔ یہ ششاعیں بھی انسانی آنکھ کو نظر نہیں آتیں۔ انکی ریخ بھی بہت وسیع ہوتی ہے۔ بیس پچیس کلومیٹر تک بھی ہو سکتی ہے اور جہاں گیس کسی مخصوص علاقے میں اس طرح پھیلانی مقصود ہو کہ وہاں دور دور تک کوئی آدمی نظر نہ آئے تو اسے استعمال کیا جاتا ہے اس علاقے میں زوم گیس سپلاز کو چھپا دیا جاتا ہے۔ یہ آلہ بھی سیاہ رنگ کا ہوتا ہے اور اس پر موجود شیشہ بھی سیاہ ہوتا ہے۔ اس لئے یہ قریب سے بھی دیکھنے سے اندھیرے میں کمری نظر آتا ہے۔ اس کا رخ

مشین کا بن آن کیا جاتا ہے تو نظر نہ آنے والی "اسٹام اے آر" شعاعیں فضا میں پھیل جاتی ہیں اور یہ سپلازما انہیں اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔ جیسے ہی یہ شعاعیں جمع ہو کر اس آلے کے شیشے پر پڑتی ہیں۔ شیشہ ان شعاعوں کی وجہ سے گیس بن کر غائب ہو جاتا ہے اور یہ شعاعیں اس مائع سے نکل جاتی ہیں اور زوم گیس فضا میں پھیل جاتی ہیں اور جس قدر ان کی ریج ہوتی ہے اس ریج میں ہر جاندار بے ہوش ہو جاتا ہے۔ اس مشین کے ساتھ ٹیلی ویو ریز کا سسٹم بھی موجود ہوتا ہے۔ اس سسٹم کے تحت مشین کی سکرین پر سارے علاقے کا منظر نظر آ رہا ہے۔ اس مائع کا عکس ٹیلی ویو ریز کی وجہ سے کسی بھی دو دھیا ہتھیار جنگ پر دکھائی دیتا ہے اور اب یہ بات جہاز کی سمجھ میں آگئی ہوگی کہ یہ عکس کس چیز کا ہے۔ کنڈر کی اس ویو میں یقیناً کوئی پرانا دو دھیا ہتھیار موجود ہے۔ زوم گیس سپلازما اس کنڈر میں چھپایا گیا ہے۔ اس کی مشین کی سمت بھی میں نے جب تک کر لی ہے۔ وہ پہاڑوں کے شمال میں ہے۔ یقیناً وہاں کسی چیننگ ٹاور پر اسے دکھایا ہوگا۔ وہاں سے ٹیلی ویو ریز یہاں پہنچ رہی ہیں۔ اس طرح سارے کنڈرات کو وہ دہیں بیٹھے دیکھ رہے ہوں گے۔ پھر جیسے ہی ہم ان کنڈرات میں پہنچیں گے وہ ایکہ بین دبا کر "اسٹام اے آر" شعاعیں اوپر نکل کریں گے اور ہلکے جھپکنے میں گیس کنڈرات میں پھیل جائے گی اور ہم بے ہوش ہو جائیں گے اور یہ سارا سیٹ اپ صرف اس لئے سلسلے آیا ہے کہ تم نے احتیاطاً دیکھا جانے سے پہلے یہاں سے چیننگ کرنے کا سوا پورا دھڑا کر اس سے نکل کر کوئی

چمیک کر لیا اور کیپٹن عقیل کا خدشہ اس لئے درست ثابت ہوا کہ لامحالہ یہ بولی کا کام ہے۔ بولی کو کسی نہ کسی طرح ہمارے یہاں آنے اور ڈاکٹر سائمن کے ساتھ مل کر کارروائی کرنے کی اطلاع مل گئی۔ چنانچہ اس نے ہمیں اور ڈاکٹر سائمن کو روگے تاحوں پکڑنے کے لئے یہ سیٹ اپ کیا ہے۔ عمران نے پوری تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا۔

”حیرت ہے کہ اس قدر جدید لیگاد کے بارے میں آپ اتنی تفصیل سے جانتے ہیں اور آپ نے اسے پہچان بھی لیا ہے.....“ صفدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

- لعبادت مکمل ہونے سے پہلے ان کے آئیڈیے بنائے جاتے ہیں اور یہ آئیڈیے ساتس کانفرنسو میں ڈسکس کیے جاتے ہیں اور ساتس میگزینوں میں انہیں شائع کیا جاتا ہے اور جو آدمی ساتھ ساتھ مطالعہ کا عادی ہو تو اسے ایسی لعبادت کے بارے میں معلوم ہوتا رہتا ہے۔

باقی اندازہ اس کا اپنا ہوتا ہے..... عمر ان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو اب کیا کرنا ہے۔" ڈاکٹر سامنٹن تو ہمارے انتظار میں ہو گا اور اگر اس کے نوٹس میں یہ بات آگئی کہ بوبی کو اس ساری کارروائی کا علم ہو چکا ہے تو پھر وہ باہر ہی نہ نکلے گا اور سارا مشن ہی ختم ہو کر رہ جائے گا۔"

حفصہ نے کہا۔

یہ سسٹم جب تک سامنے نہ آیا تھا اس وقت تک ہمارے لئے
خطرناک تمام نیکو اب یہ ایسا نہیں ہے۔ لامحالہ زوم گیس اس وقت

وہ نیچے پہنچے اور پھر واپس جیب کی طرف چل پڑے۔ کیونکہ اب جیب کو دور روکنے کی کوئی وجہ باقی نہ رہی تھی۔ راستے میں صفدر نے مختصر طور پر ساری بات بتائی۔ تو سب اس حیرت انگیز بیان کا سن کر حیران رہ گئے۔

”اگر صفدر یہ دھواں بنا عکس چیک نہ کرتا تو لامحالہ ہم مارے جاتے۔“ جو لیانے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیے۔
”یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ فوراً ہی یہ گیس اوپن کر دے۔“ خاور نے کہا۔

”ہاں یہ امکان بھی ہمیں مد نظر رکھنا چاہیے۔ اس کا تو حل یہی ہے کہ ہم ہمیں سے ڈاکٹر سامن کو کال کر دیں۔ اس طرح جیسے ہی ہم وہاں پہنچیں گے۔ ڈاکٹر سامن بھی باہر آجائے گا اور اسی لمحے ہم اس پر چٹان رکھ دیں گے۔“ صفدر نے جواب دیا۔

”میرا خیال ہے اس کی ضرورت نہیں ہے۔ اسٹاڈا سیٹ اپ اس نے ڈاکٹر سامن کو ہی پکڑنے کے لئے کیا ہے۔ ورنہ اگر اس کا مقصد صرف ہمیں ہلاک کرنا ہوتا تو وہ چند آدمی ان کنڈرات میں چھپا دیتی اور ہمیں ایک لمحے میں گولیوں سے بھون ڈالا جاتا۔“ عمران نے جواب دیا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیے۔ چند لمحوں بعد وہ جیب میں سوار ہوئے اور جیب تیزی سے آگے بڑھنے لگی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر عمران خود تھا۔

”سیٹ اپ وی ڈاکٹر کا میک اپ کرنے کا ہوگا۔“ صفدر نے

تک نہ پھیلانی جائے گی جب تک کہ ڈاکٹر سامن باہر نہیں آئے گا۔ اس لئے ہم وہاں پہنچ کر بڑے اطمینان سے اسے تلاش کر کے اس کے اوپر ایک بڑا سا پتھر رکھ دیں گے۔ اس پتھر کی وجہ سے وہ شیشہ ریز کو وصول نہ کر سکے گا اور جب ریز ہی وصول نہ ہوں گی تو گیس بھی اوپن نہ ہوگی۔ لیکن یہ پتھر اس وقت رکھا جائے گا جب ڈاکٹر سامن باہر آئے گا۔ اس طرح بوبی کا منصوبہ بالکل ختم ہو جائے گا۔ اب رہ گئی یہ بات کہ وہ اپنے آدمیوں سمیت یہاں پہنچے گی تو اس کے لئے اسے لامحالہ فرسٹ چیک پوسٹ پر جا کر اور گھوم کر کہاں آنا پڑے گا۔ اس میں ایک ڈیڑھ گھنٹہ اسے لگ جائے گا اور اس دوران ہم کارروائی مکمل کر کے نکل جائیں گے۔ بعد میں اگر ہمارا راستہ روکا گیا تو مقابلہ کیا جاسکتا ہے۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”اوہ وری گڈ۔ واقعی یہ بہترین ڈیفنس ہے۔ آئیے پھر نیچے چلیں۔“
باقی ساتھی پریشان ہو رہے ہوں گے۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”لیکن یہ ساری تفصیل اب تم انہیں بتاؤ گے۔ میرا تو گلا ہی بول بول کر خشک ہو گیا ہے۔“ عمران نے جواب دیا اور وہ دونوں تیزی سے واپس نیچے اترنے لگے۔

”آپ نے تو سہرا بانی کی بات کہ مجھے پوری تفصیل بتادی ہے۔ میں مختصر طور پر بتا دوں گا۔“ باقی تفصیلات بعد میں بھی بتائی جاسکتی ہیں۔“

صفدر نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

کہا۔

نہیں اب ایسا ممکن نہیں ہو سکے گا۔ کیونکہ میک اپ کرنے میں کافی وقت لگے گا اور بوبی لامحالہ آندھی اور طوفان کی طرح جہاں پہنچے گی اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس نے جہاں سے قریب ہی آدمی بھی چھپا رکھے ہوں جو زیادہ جلدی جہاں پہنچ جائیں۔ اب آپ لوگ باہر رکھیں گے۔ میں ڈاکٹر سامن کو اندر لے جاؤں گا اور پھر ڈاکٹر سامن کی زندگی کی قیمت پر ڈاکٹر عالم رضا کو بھی باہر لے آؤں گا اور وہاں اندر زبردی ایکس بھی لگا دوں گا۔ ڈاکٹر سامن کو میں واپس بھی ساتھ ہی لے جاؤں گا۔ اس کے بعد جو کچھ بھی ہو گا باہر ہی ہو گا اور لیبارٹری کو تباہ کرنے کی دھمکی سے ہمارے خلاف کارروائی بھی نہ ہو سکے گی..... عمران نے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

ختم شد

عمران میرزہ میں بلیک تھنڈ کے مسئلے کا ایک دلچسپ اور ہنگامہ خیز ناول

گولڈن ایجنٹ ان ایکشن حصہ دوم

مصنف — منظر نگار ایم۔ اے

گولڈن ایجنٹ اور عمران کے درمیان مارشل آرٹ کا انتہائی تیز رفتار خونخوار اور نفیاتی مقابلہ — ایک ایسا مقابلہ جس کا ہر لمحہ موت اور زندگی کے درمیان پتھروں کی صورت اختیار کر گیا۔

گولڈن ایجنٹ جب ان ایکشن آئی تو عمران اور اس کے ساتھی موت کی اندھی دلدل میں غائب ہوئے چلے گئے۔ کیا واقعی عمران اور اس کے ساتھی بے بسی کی موت مارے گئے۔

گولڈن ایجنٹ — ایک حیرت انگیز دلچسپ اور منفرد کردار جسے عمران نے

ٹرورزم کی طرح ٹرو وومن کا خطاب دے دیا — کیوں — ؟

• وہ لمحہ جب عمران اور اس کے ساتھیوں نے گولڈن ایجنٹ کے مقابلے

میں زندگی کی بازی ہار دی لیکن گولڈن ایجنٹ نے خود عمران اور اس کے

ساتھیوں کو موت کی دلدل سے باہر کھینچ لیا — کیوں — کیا گولڈن

ایجنٹ بھی جولیا کی طرح عمران کو پسند کرنے لگی تھی۔ انتہائی دلچسپ پولیش۔

• انتہائی دلچسپ اور حیرت انگیز کہانی جس میں ایکشن اور سپنس اپنے عروج پہنچ گئے۔

شائع ہو گیا ہے
یوسف برادرز — پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں انتہائی دلچسپ اور منفرد انداز کی شاہکار کہانی

ڈیٹھ کوٹیک

مصنف مظہر کلیم ایم اے

ڈیٹھ کوٹیک

کافرستان کا ایک ایسا بھیاک سائنسی منصوبہ کہ جس کی تکمیل کے بعد پاکستان کے کروڑوں بے گناہ افراد ایک لمحے میں موت کے گھاٹ اتار دیئے جاتے۔ لیکن پوری دنیا اس قدرتی آفت ہی سمجھتی رہی۔

ڈیٹھ کوٹیک

جس کا تجربہ پاکستان کے ایک پہاڑی علاقے میں کیا گیا اور ہزاروں افراد بکثرت لغر اہل بن گئے مگر پاکستان اور پوری دنیا کے ماہرین نے اس قدرتی آفت قرار دے دیا۔ کیوں؟

ڈیٹھ کوٹیک

جس کے خلاف عمران اور پاکستان سیکرٹ سروس جب میدان میں اتری تو کافرستان کی چاروں ایجنسیوں عمران کے مقابل آئیں اور پھر ایک ندرکنے والے خوفناک ہنگامے کا آغاز ہو گیا۔

ایک ایسا مشن جس میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو زبردست جدوجہد کے باوجود ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ کیوں؟

وہ لمحہ

جب عمران اور سیکرٹ سروس کو باوجود سرتوڑ کوششوں کے پاکستان کی شاہکار

وہ لمحہ
جب شاہگل نے کافرستان کی طرف سے کام کرنے سے انکار کر دیا۔ کیوں؟
کیا شاہگل نے کافرستان سے غداری کر دی۔۔۔۔۔ یا۔۔۔۔۔؟
کیا واقعی اس مشن میں عمران اور اس کے ساتھیوں کے مقدر میں ناکامی لکھ دی گئی تھی۔۔۔۔۔ یا۔۔۔۔۔؟
کیا کافرستان اپنے اس بھیاک سائنسی منصوبے کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں کامیاب ہو گیا؟



یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں انتہائی دلچسپ اور ہنگامہ خیز کہانی

مکمل ناول

پرل پائریٹ

مصنف مظہر کلیم ایم اے

پرل پائریٹ ایک ایسی بین الاقوامی مجرم تنظیم جو سمندر میں مصنوعی انداز میں پروش کیے جانے والے سچے موٹی لوٹ لیتی تھی۔
پرل پائریٹ جس نے پاکیشیا حکومت کی پرل فادنگنگ کلوٹ لیا۔ کیسے۔
پرل پائریٹ جس کے خلاف عمران نے ٹائیگر کو بھیجا۔ کیوں۔
روزی راسکل جو اس پورے مشن میں نہ صرف ٹائیگر کے سرپرست اور رہی بلکہ اس نے وہ کارنامہ سرانجام دے دیا جس کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا تھا۔
پرل پائریٹ جس کے خلاف عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ٹیم مکمل طور پر ناکام ہو گئی۔

وہ لمحہ جب عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو معلوم ہوا کہ روزی راسکل نے وہ مشن مکمل کر لیا ہے جس میں وہ ناکام ہو گئے تھے۔ پھر کیا ہوا۔

وہ لمحہ جب ٹائیگر اور روزی راسکل کے درمیان انتہائی خوفناک اور جان لیوا مارشل آرٹ فائٹ ہوئی۔ اس فائٹ کا انجام کیا ہوا۔

انتہائی دلچسپ، ہنگامہ خیز اور منفرد موضوع پر لکھا گیا ناول

عمران سیریز میں سیکرٹ منفرد انداز کا انتہائی دلچسپ ایڈیٹر

پیش نمبر

ویلاگو

مصنف مظہر کلیم ایم اے

شوشو چماری افریقہ کے قدیم ترین قبیلہ کا وچ ڈاکٹر جو چلا اور سحر کا ماہر تھا۔
شوشو چماری جو روحوں کا عامل تھا اور اس نے پاکیشیا کے سرواؤر کی روح پر قبضہ کر

لیا۔ کیا واقعی؟
وہ لمحہ جب سید چراغ شاہ صاحب نے عمران کو شوشو چماری کے مقابلے پر جانے کے لئے کہا۔ لیکن عمران نے صف الکار کر دیا۔ کیوں۔ اس کا نتیجہ کیا نکلا۔؟

قدیم افریقی وچ ڈاکٹروں کا جو گھل اور شیطان کے پجاریوں کے خلاف عمران اور اس کے ساتھیوں کا اصل مشن کیا تھا۔؟

ویلاگو ایک ایسا خوفناک اور دل ہلا دینے والا مقابلہ جس کے تحت خونگ آگ کے الاؤ میں سے عمران کو گزرنا تھا ایسا الاؤ جس میں سے کسی انسان کے زندہ سلامت گزر جانے کا تصور بھی نہ کیا جاسکتا تھا۔

وہ لمحہ جب آگ کے اس خوفناک الاؤ میں سے شوشو چماری زندہ سلامت گزر جانے میں کامیاب ہو گیا کیسے۔؟

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

200

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمرات سیریز

گولڈن انجینٹ ڈان انکشن



www.urdukorner.com

منظہر کلیم
ایم۔ اے

چند باتیں

محترم قارئین - سلام مسنون - "گولڈن ایجنٹ" اور "گولڈن ایجنٹ ان ایکشن" کا آخری حصہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس حصے میں عمران اور بلیک تھنڈر کی گولڈن ایجنٹ کے درمیان ہونے والی منفرد کشمکش اپنے عروج پر پہنچ چکی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ناول بھی آپ کو ہر لحاظ سے پسند آئے گا۔ اپنی آراء سے ضرور مطلع کیجئے۔ لیکن ناول پڑھنے سے پہلے اپنے چند خطوط اور ان کے جواب بھی حسب سابق ملاحظہ کر لیجئے۔

کاموٹکی سے محترمہ فری گل صاحبہ لکھتی ہیں۔ آپ کے ناول مجھے بے حد پسند ہیں۔ خاص طور پر بلیک زبرد اور صفدر کے کردار تو میرے آنیڈیل ہیں۔ خط لکھنے کا مقصد آپ کو ایک تجویز پیش کرنا ہے کہ جس طرح دوسرے ملکوں کی سیکرٹ سروسز کے ارکان اپنے طور پر مختلف بزنس کرتے ہیں۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان ایسا کیوں نہیں کرتے۔ مجھے یقین ہے کہ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ہر کردار کسی نہ کسی بزنس سے وابستہ ہو جائے تو پھر نہ صرف یہ کہ ان کی بیکاری ختم ہو جائے گی بلکہ وہ اپنے عمل اور کردار سے بزنس کے میدان میں بھی دوسروں کے لئے مثالی بن جائیں گے اور اس سے نہ صرف ملک و قوم کو بے پناہ فائدہ پہنچے گا بلکہ تجارت میں جو بے اصولیاں اور کمزوریاں

پیدا ہو گئی ہیں ان کا بھی سد باب ہو جائے گا۔ مجھے یقین ہے کہ آپ میری اس تجویز پر ضرور عمل کریں گے۔

محترمہ فزی گل صاحبہ۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ واقعی جہاں تک آپ کی اس تجویز کا تعلق ہے کہ سیکرٹ سروس کے ارکان کو بزنس سے وابستہ ہونا چاہئے۔ آپ کی یہ تجویز قابل قدر ہے لیکن اگر آپ ساتھ ہی ہر ممبر کے لئے کوئی خاص بزنس بھی تجویز کر دیتیں تو زیادہ بہتر رہتا۔ خاص طور پر جو لیا، تنویر اور عمران کے لئے۔ مزید کیا لکھوں۔ امید ہے کہ آپ میرا مقصد سمجھ گئی ہوں گی۔

فیصل آباد سے عبدالمتین صاحب لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول مجھے بے حد پسند ہیں۔ خاص طور پر آپ کے ناول "بلیک ورلڈ" اور "بلیک پاورز" نے تو مجھے بے حد متاثر کیا ہے۔ آپ نے ان ناولوں میں جس طرح نوجوان نسل کو نیکی کی قوت سے آشنا کیا ہے وہ قابل ستائش ہے اس کے ساتھ ساتھ آپ سے ایک درخواست کرنی ہے کہ آپ نے عمران کے کئی ساتھیوں پر تو ناول لکھے ہیں لیکن آپ نے عمران کے سب سے قریبی ساتھی سلیمان پر کوئی خصوصی ناول نہیں لکھا حالانکہ سلیمان اب باتوں میں بھی عمران سے جیت جاتا ہے اور ضرورت پڑنے پر ایکسوگن کر دیا بھی انتہائی خوبی سے ادا کرتا ہے۔ اس طرح اس میں اور بھی ایسی بے شمار خوبیاں ہیں کہ اس پر ایک نہیں کئی خصوصی ناول لکھے جاسکتے ہیں مجھے یقین ہے کہ آپ میری اس درخواست کو قبول کرتے ہوئے سلیمان پر ضرور کوئی خصوصی ناول لکھیں گے۔"

محترم عبدالمتین صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ جہاں تک آپ کی درخواست کا تعلق ہے تو سلیمان میں واقعی ایسی صلاحیتیں موجود ہیں کہ اس پر ناول لکھا جاسکتا ہے۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ عمران شاید سلیمان کی ان صلاحیتوں کو سامنے نہیں لانا چاہتا اور اسے بس مونگ کی وال پکائے تک ہی محدود رکھنا چاہتا ہے۔ کیونکہ اسے بھی معلوم ہے کہ اگر سلیمان کی صلاحیتوں کو عمل کی راہ مل گئی تو پھر اس کی جگہ سلیمان نے سنبھال لینی ہے اور پھر عمران کو شاید اس کے لئے مونگ کی وال پکانا پڑ جائے اور عمران جب تک نہ چاہے اس وقت تک..... اب مزید کیا لکھوں۔ آپ سمجھدار ہیں۔ بہر حال میں کوشش کروں گا کہ عمران کو سمجھا سکوں کہ وہ سلیمان کی صلاحیتوں کو صرف مونگ کی وال پکانے تک محدود نہ رکھے۔

کچی والی ضلع مظفر گڑھ سے عمران ملک صاحب لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول واقعی جاہل ادب کا شاہکار ہیں۔ میں آپ کے تقریباً سب ناول پڑھ چکا ہوں اور میں نے محسوس کیا ہے کہ اب آپ کے ناولوں میں مزاج آہستہ آہستہ کم ہوتا چلا جا رہا ہے۔ سیکرٹ سروس میں پہلے بھی سوائے عمران کے اور کوئی ممبر مزاحیہ بات نہ کرتا تھا اب عمران بھی سنجیدہ ہوتا جا رہا ہے۔ اس لئے میری تجویز ہے کہ آپ سیکرٹ سروس کے کسی بھی ممبر کو مادہ کر اس کی جگہ کوئی ایسا ممبر لے آئیں جو مزاج میں عمران کو بھی پیچھے چھوڑ دے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ میری تجویز پر ضرور ہمدردانہ غور کریں گے۔"

محترم عمران ملک صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکر یہ۔ جہاں تک مزاح کا تعلق ہے تو پہلے بھی میں کئی بار لکھ چکا ہوں کہ مزاح کی زیادتی یا کمی کا انحصار کہانی اور اس کے واقعات پر ہوتا ہے اگر کہانی تیز رفتار اور خمیر واقعات پر مبنی ہوگی تو ظاہر ہے مزاح کی گنجائش کم ہوگی۔ جہاں کہانی ہلکی پھلکی ہوگی وہاں مزاح کا عنصر خود بخود بڑھ جاتا ہے۔ باقی رہی آپ کی یہ تجویز کہ کسی ممبر کو مار دیا جائے اور اس کی جگہ کوئی مزاحیہ کردار سامنے لایا جائے تو محترم کسی کو مارنا یا زندہ رکھنا میرے بس میں تو نہیں ہے۔ موت زندگی تو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ ویسے آپ نے جس سرد مہری بلکہ سفاکی سے کسی ممبر کی موت کی بات کی ہے اس کے بعد آپ کا یہ لکھنا کہ آپ کی درخواست پر ہمدردانہ غور بھی کیا جائے۔ آپ نے جس پیرائے میں لفظ "ہمدردانہ" استعمال کیا ہے وہ واقعی قابل ہمدردی ہے۔ امید ہے آپ میری بات سمجھ گئے ہوں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

آپ کا مخلص

مظہر کلیم ایم اے

یونی ٹاور پر مشین کے سامنے کرسی پر بڑے مطمئن انداز میں بیٹھی ہوئی تھی۔ ٹاور پر کوئی روشنی نہ کی گئی تھی۔ صرف مشین کی سکرین روشن تھی جس پر کنڈرات اور اس سے متصل پہاڑی چٹانیں دکھائی دے رہی تھیں۔ اس کے ساتھ ہی کرسی پر لو تھریٹھا ہوا تھا۔
"مس اگر ہم چند مسلح افراد کو قریب چھپا دیتے تو زیادہ بہتر تھا۔
ورنہ یہاں سے وہاں تک جانے میں تو ڈیڑھ دو گھنٹے لگ جائیں گے۔..... لو تھر نے کہا۔"

"نہیں اس طرح عمران چو کنا ہو سکتا ہے۔ باقی میں نے امیر جنسی کی صورت میں راستہ اوپن کر رکھا ہے۔ ہم زیادہ سے زیادہ نصف گھنٹے میں وہاں پہنچ سکتے ہیں۔ نیچے جیب اور مسلح افراد موجود ہیں۔..... یونی نے جواب دیا اور لو تھر نے اثبات میں سر ہلادیا۔
"ویسے اب تک عمران اور اس کے ساتھیوں کو پہنچ جانا چاہیے تھا۔"

www.urdukorner.com

انیڈیل پبلک لائبریری

کلی سٹوڈنٹ ہسٹریٹری کونسل کھنڈ گھر کمالیہ

سے دونوں جیسوں میں لڑائی ہوئی اور دونوں جیسوں میں لڑائی ہو کر دونوں کے بڑھ گئیں۔ جب کہ بوبی اسی طرح تیزی سے واپس لفٹ کے ذریعے اوپر چینگنگ ٹاور میں پہنچی اور مشین کے سامنے کرسی پر بیٹھ گئی۔

فلسفہ فریکوئنسی ٹرانسمیٹر نے آدھلی کرو..... بوبی نے کرسی پر بیٹھتے ہی وہاں موجود ایک آدمی سے کہا اور دوسرے لمحے ایک جھوٹا سا ٹرانسمیٹر مشین کے ساتھ سائبر پر پہنچا دیا گیا۔ بوبی کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ عمران کے ساتھی اب اس غار کے باہر کھڑے ہوئے تھے۔ لیکن ان میں عمران کے علاوہ دو اور آدمی بھی غائب تھے۔ ڈاکٹر سامن بھی غائب رہا تھا۔

”میری عدم موجودگی میں کیا ہوا ہے..... بوبی نے پوچھا۔
”مس ڈاکٹر سامن باہر آئے تو ان میں سے ایک آدمی نے انہیں بازو سے پکڑا اور تیزی سے غار کے اندر دھکیلا ہوا لے گیا۔ اس کے پیچھے دو آدمی اور اندر چلے گئے۔ باقی ایک عورت اور تین مرد باہر کھڑے ہیں..... ایک آدمی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”میں ان کا وہ حشر کروں گی کہ ان کی روصیں بھی صدیوں تک بلبلاتی رہیں گی..... بوبی نے غراتے ہوئے کہا اور ہاتھ بڑھا کر اس نے مشین کا ایک بٹن دبایا تو سکرین دو حصوں میں تقسیم ہو گئی۔ ایک حصے پر اب کھنڈرات اور عمران کے ساتھی نظر آ رہے تھے جب کہ دوسرا حصہ خالی تھا۔ بوبی نے ایک ناب کو گھمانا شروع کیا تو اس خالی حصے پر مختلف مناظر اچھلنے لگے۔ پھر اچانک دو جیسوں تیزی سے چلتی

کے ذریعے چند لمحوں میں نیچے پہنچ گئے۔ یہاں دو جیسوں موجود تھیں جن میں سے ایک چھوٹی اور دوسری بڑی تھی۔ دونوں جیسوں کے ساتھ آٹھ سلاخ افرا خاموش کھڑے تھے۔ وہ بوبی اور لو تھر کو اس طرح لفٹ سے باہر آتے دیکھ کر چو کنا ہو گئے۔

”سنو ہمارے ساتھ گیم ہو گئی ہے۔ ہمارا پلان انہوں نے آف کر دیا ہے۔ اب تم نے جا کر ان کا خاتمہ کرنا ہے لیکن وہ لوگ بھی چو کنا ہوں گے۔ اس لئے تم نے براہ راست جا کر ان پر حملہ نہیں کرنا۔ بلکہ تم جیکر کاٹ کر ان کھنڈرات کے عقب میں پہنچو گے اور پھر وہاں جیسوں روک کر انتہائی احتیاط سے کھنڈرات کے چاروں طرف پھیل جانا۔ لو تھر جہاز انچارج ہوگا۔ اس کے پاس فلسفہ فریکوئنسی کا ٹرانسمیٹر موجود ہے۔ میں یہاں ٹاور پر بیٹھ کر ان کو چیک کروں گی اور لو تھر کو فلسفہ فریکوئنسی پر ساتھ ساتھ ہدایات دیتی جاؤں گی۔ یہ تمہیں ہدایات دے گا تم سب کے پاس زبردستی ٹرانسمیٹر موجود ہیں اس لئے لو تھر کی آواز تم تک بغیر کسی شور کے پہنچ جائے گی۔ تم سب نے میری ہدایات کے مطابق ہی عمل کرنا ہے۔ یہ بات خاص طور پر سن لو کہ تم میں سے کسی نے بھی میری ہدایات کے بغیر نہ کوئی فائر کرنا ہے اور نہ کوئی پیش قدمی۔ حالات تمہیں خواہ کیسے ہی دکھائی دیں تم نے صرف ہدایات پر ہی عمل کرنا ہے۔ بوبی نے دونوں جیسوں کے ساتھ کھڑے ہوئے مسلح افراد سے مخاطب ہو کر کہا۔

”لیس مس..... ان سب نے کہا اور پھر لو تھر سمیت وہ سب تیزی

میں سے ایک ایک آدمی کو باہر نکلے اور انتہائی عطا انداز میں کھنڈرات کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھا۔ یہ سب لوگ چونکہ تربیت یافتہ افراد تھے اس لئے بوبی کو معلوم تھا کہ وہ اس کی ہدایات پر پورا پورا عمل کریں گے۔ ویسے بھی عمران کے ساتھی اس غار کے دہانے کے قریب موجود تھے اور وہ اس طرح مطمئن نظر آ رہے تھے جیسے انہیں کسی قسم کی کوئی فکر ہی نہ ہو۔ اس کے آدمی آہستہ آہستہ آگے بڑھتے رہے اور پھر واقعی انہوں نے کھنڈرات کو چاروں طرف سے گھریا۔ دو آدمی تو بالکل عمران کے ساتھیوں کے قریب پہنچ گئے تھے۔ لیکن بوبی نے عمران کے ساتھیوں میں سے کسی کو جو بچتے نہ دیکھا تھا۔ اس لئے اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمودار ہو گئے۔ اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن ایک بار پھر آن کر دیا۔

”ہیلو بوبی کالنگ اوور“..... بوبی نے کہا۔

”یس مس میں لو تھر بول رہا ہوں اوور“..... دوسری طرف سے لو تھر کی آواز سنائی دی۔

”لپتے آدمیوں کو کہہ دو کہ وہ اب جہاں تک پہنچ گئے ہیں اس سے آگے بھی نہ جائیں اور کسی قسم کی غیر ضروری حرکت بھی نہ کریں اوور۔“ بوبی نے کہا۔

”یس مس اوور“..... لو تھر نے کہا۔

”اور انہیں کہہ دو کہ وہ کیپول پٹل تیار رکھیں اوور اینڈ آل۔“ بوبی نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

ہوئی دکھائی دیں تو بوبی نے تاب سے ہاتھ ہٹا کر اس کے نیچے موجود ایک اور بین دبایا اور نیچے ہٹ کر کرسی کی پشت سے لگ کر بیٹھ گئی اب سکرین کے دوسرے حصے پر جیسین تیزی سے آگے بڑھتی مسلسل نظر آ رہی تھیں۔ جیسے جیسے وہ آگے بڑھتی جا رہی تھیں ویسے ویسے منظر بھی تبدیل ہوتا جا رہا تھا۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے کے بعد اس نے پہلے والا بین دبایا تو سکرین دوبارہ مکمل ہو گئی۔ لیکن اب اس کی ریج وسیع ہو گئی تھی اور پھر اسے دونوں جیسین کھنڈرات سے کافی نیچے ایک کھیت میں کھڑی نظر آنے لگ گئیں۔ اس نے جلدی سے فکسڈ فریکوئنسی کا ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اسے گود میں رکھ کر اس نے اس کا بین دبایا۔

”ہیلو ہیلو بوبی کالنگ اوور“..... بوبی نے تیز لہجے میں کہا۔

”لو تھر اینڈ لنگ اوور“..... فوراً ہی ٹرانسمیٹر سے لو تھر کی آواز

سنائی دی۔

”لو تھر لپتے آدمیوں کو کہو کہ وہ کھنڈرات کے گرد احتیاط سے پھیل کر قریب ہوتے چلے جائیں۔ جیسوں میں ٹاکسم گیس کے کیپول فائرنگ پٹل موجود ہیں۔ باقی اسٹلے کے ساتھ ساتھ انہیں یہ پٹل بھی دے دینا۔ ہو سکتا ہے حالات کے تحت مجھے بے ہوش کر دینے والی یہ گیس استعمال کرانی پڑے اوور“..... بوبی نے تیز لہجے میں ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

”یس مس اوور“..... لو تھر نے کہا اور بوبی نے بین آف کر دیا

اس کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد اس نے جیسوں

تم میرے ہاتھوں نہ بچ سکو گے عمران اور میں تمہیں اچانک بھی نہیں مارنا چاہتی۔ میں تمہیں یہ بتا کر ماروں گی کہ تم بوبی کے مقابلے میں کوئی حیثیت نہیں رکھتے..... بوبی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد وہ چونک پڑی۔ جب اس نے عمران اور ڈاکٹر سامن کو واپس غار سے باہر آتے ہوئے دیکھا۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے ٹرانسمیٹر کا بٹن پریس کر دیا۔

"لو توہ اپنے آدمیوں کو کہو کہ بے ہوشی کے کیپسول فائر کر دیں فوراً۔ اور اینڈ آل..... بوبی نے چچھتے ہوئے کہا اور دوسری طرف سے بات سننے بغیر اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ عمران اور ڈاکٹر سامن کے پیچھے اس کے دو ساتھی بھی تھے اور ان کے درمیان ایک نوجوان ایشیائی بھی باہر آ گیا تھا جس کے چہرے پر شدید ترین پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔ وہ ابھی سب باہر ہی نکلے تھے کہ اچانک بوبی نے سکرین پر کھنڈرات کے چاروں طرف سے کیپسول اڑا کر ان کے قریب گرتے اور پھٹتے ہوئے دیکھے اور وہ بے اختیار اچھل پڑی۔

"عرا۔ بوبی جیت گئی....." بلکھت بوبی نے مسرت سے بھرپور لہجے میں چچھتے ہوئے کہا کیونکہ اس نے عمران سمیت اس کے سارے ساتھیوں ڈاکٹر سامن اور اندر سے آنے والے نوجوان سب کو ٹیڑھے میزے اندال میں وہاں ڈھیر ہوتے دیکھ لیا تھا۔

"ہیلو لو توہ مشن کامیاب رہا۔ اپنے آدمیوں سے کہو کہ سانس روک کر آگے بڑھیں اور ان سب کو اٹھا کر چیمپوں میں لا دیں اور

واپس لے آئیں درمست کریں۔ ایسا نہ ہو کہ لیبارٹری کے اندر سے لوگ آکر انہیں اٹھا کر لے جائیں اور اینڈ آل..... بوبی نے چچھتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر دیا۔ اس کے آدمی واقعی انتہائی مہارت سے آگے بڑھ کر ایک ایک آدمی کو اٹھا کر کاندھے پر لادتے ہوئے واپس دوڑتے چلے جا رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب چیمپوں میں لاد دیئے گئے۔ اس کے آدمی بھی چیمپوں میں سوار ہوئے اور اس کے ساتھ ہی جیمیں بجلی کی سی تیزی سے واپس روانہ ہو گئیں۔ بوبی نے ٹرانسمیٹر کا بٹن پریس کر دیا۔

"ویل ڈن لو توہ۔ اب تم انہیں لے کر وہیں ٹاور کے نیچے آ جاؤ اور....." بوبی نے اس پار مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس مس اور....." لو توہ نے جواب دیا اور بوبی نے اور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور پھر اسے ایک طرف رکھ کر اس نے مشین کے مختلف بٹن پریس کر کے اس کی ایک ناب گھمانی شروع کر دی۔ وہ اب سکرین پر ان واپس آتی ہوئی چیمپوں کو مسلسل اپنی نغروں میں رکھتا چاہتی تھی۔

طریقہ کار بدل دیں گے ہم انہیں اندر کچھ بھی نہ کہیں گے اور خاموشی سے ڈاکٹر عالم رضا کو ان کے ساتھ بھیج دیں گے پھر جیسے ہی یہ غار سے باہر نکلیں گے ہم ان پر زیڈ وی ریز کا فائر کھول دیں گے اس طرح یہ سب بے حس ہو جائیں گے اور ہم انہیں وہیں باہر ہی ہلاک کر کے ڈاکٹر عالم رضا کو اندر لے آئیں گے۔..... ڈاکٹر سامنن نے کہا۔

"لیکن باس اس طرح تو ساری لیبارٹری ہی اوپن ہو جائے گی۔ پھر کیسے نہ ہم ڈاکٹر عالم رضا کو ہی براہ راست باہر بھیج دیں اور زیڈ وی ریز فائر کر دیں۔..... جیکسن نے کہا۔

"نہیں میں۔۔۔ ہی تو چاہتا ہوں کہ وہ اندر آئیں۔ تاکہ میں سیکشن ہیڈ کو لائٹر کو بتا سکوں کہ بوبی کی ٹاٹلی اور غفلت کی وجہ سے وہ اندر تک آگے تھے اور اگر ہم نے ڈاکٹر عالم رضا کو پھیلے باہر بھیج دیا تو یہ بات چھپی نہ رہے گی اور جب یہ بات سامنے آگئی تو پھر سارا نزلہ ہم پر گرے گا کہ ہم ان پاکیشیائی ہتھکنڈوں سے مل کر غداری کر رہے تھے اس طرح بوبی بھی صاف بچ جائے گی اور ہم مارے جائیں گے۔..... ڈاکٹر سامنن نے کہا۔

"نھیک ہے سر جیسے آپ حکم دیں۔..... جیکسن نے الجھے ہوئے انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم فکر مت کرو وہہاں اس سیکشن میں کچھ بھی نہ کر سکیں گے۔ اگر انہوں نے کوئی حماقت کرنے کی کوشش کی تو میرے ایک اشارے پر وہ موت کے گھاٹ اتر جائیں گے۔..... ڈاکٹر سامنن نے

ڈاکٹر سامنن اپنے دفتر میں بڑی بے چینی کے عالم میں نہل رہا تھا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا تو ڈاکٹر جیکسن اندر داخل ہوا۔

"کیا ہوا جیکسن۔..... ڈاکٹر سامنن نے بے چہمین سے لہجے میں پوچھا۔

"سب کچھ پلاننگ کے مطابق اوکے ہو گیا ہے سر۔..... جیکسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں سوچ رہا ہوں کہ اگر یہ سارے اندر نہ آئے تو پھر کیا ہو گا۔ ڈاکٹر سامنن نے کہا۔

"اوہ ہاں ایسا بھی تو ممکن ہے۔ یہ لوگ انتہائی تربیت یافتہ ایجنٹ ہیں لامحالہ وہ بھی اپنے محفوظ کے بارے میں ضرور کوئی پلان بنائیں گے۔..... جیکسن نے بھی پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"تم ایسا کرو کہ زیڈ وی مشین کو بھی آن کر لو اور اس پر غار کے بیرونی دہانے کو فٹس کر لو۔ اگر یہ سب لوگ اندر نہ آئیں گے تو پھر ہم

جیکسن نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ڈاکٹر سامن سے بھی پہلے دفتر سے باہر نکل گیا۔

سنائی دی جو اس سے پہلے فانی پر بات کرتا رہا تھا۔
 "میں ڈاکٹر سامن انڈنگ یو اور..... ڈاکٹر سامن نے تیرے لیے میں کہا۔

"ڈاکٹر سامن ہم غار کے دہانے پر پہنچ رہے ہیں۔ آپ تشریف لے آئیں اور..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے میں آ رہا ہوں لیکن خیال رکھنا یہ سب کچھ میں صرف انتقام کی خاطر کر رہا ہوں۔ اس لئے کوئی شرارت مت کرنا ورنہ جہاری اور جہارے ساتھیوں کی راکھ بھی نہ مل سکے گی اور..... ڈاکٹر سامن نے بڑے دھچکی آمیز لہجے میں کہا۔

"آپ فکر نہ کریں ڈاکٹر سامن ہم کیوں شرارت کریں گے اور..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوسکے میں آ رہا ہوں۔ اور اینڈ آئل..... ڈاکٹر سامن نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے وہ کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"اب تم چارج سنبھالو اور سب کچھ انتہائی ہوش سے مکمل کرنا۔ ذرا سی غفلت ہم سب کو موت کے منہ میں دھکیل دے گی۔ ڈاکٹر سامن نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"آپ قطعی بے فکر رہیں سر تمام انتظامات فول پروف ہیں۔ ڈاکٹر جیکسن نے کہا تو ڈاکٹر سامن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"وہ بلا کڈ راستہ کھولو..... ڈاکٹر سامن نے کہا۔

"یہیں سر میں اسی کے لئے اپنے سیشن میں جا رہا ہوں..... ڈاکٹر

کھادیا گیا تھا کہ وہ اس روم گیس سپلائی کی نصابی کے بعد وہیں رکے گا اور جب وہ غار کے دہانے سے ڈاکٹر سائن کو باہر آتے دیکھے گا تو فوراً ہی کوئی بڑا سا ہتھکڑا کر گیس سپلائی پر رکھ دے گا۔ لیکن غار کے دہانے پر لگا ہوا آلہ دیکھ کر عمران کے دل میں تشویش کی ہری دوڑ گئی۔ کیونکہ یہ ایک ایسا آلہ تھا جس کے بارے میں عمران کو قطعی کوئی علم نہ تھا کہ یہ کس قسم کا آلہ ہے۔ وہ ایک جھونسا مستطیل شکل کا سیاہ رنگ کا ڈبہ سا تھا۔ عمران نے اشاروں سے اپنے ساتھیوں کو کہہ دیا تھا کہ وہ اس ڈبے کے بارے میں کوئی بات نہ کریں۔ پھر سوائے صفدر اور خاور کے جو کھنڈرات میں ہی رک گئے تھے۔ باقی افراد عمران سمیت غار کے دہانے پر کھڑے ہو گئے۔ عمران نے آئی کوڈ کی مدد سے انہیں کھادیا کہ ڈاکٹر سائن کے باہر آتے ہی وہ اسے دھکیلتا ہوا غار کے اندر لے جائے گا۔ اس کے پیچھے تنویر اور ٹیکیشن شیل بھی اندر آئیں گے۔ جب کہ باقی ساتھی باہر رکیں گے اور پھر تھوڑی دیر بعد انہیں غار کے اندر سے قدموں کی آواز سنائی دی۔ اس کے ساتھ ہی روشنی بھی نظر آنے لگی۔ چند لمحوں بعد ایک بوڑھا آدمی جو جوانوں جیسے جسم کا مالک تھا۔ غار سے باہر آگیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک جدید انداز کی نارچ تھی۔ "میرا نام ڈاکٹر سائن ہے۔"..... اس نے باہر نکلے ہی کہا تو عمران نے اسے بازو سے پکڑا اور پھر دھکیلتا ہوا اندر لے گیا۔

"کیا۔ کیا کر رہے ہو؟"..... ڈاکٹر سائن نے پریشان سے لہجے میں کہا۔ "نارچ اس نے دوبارہ جلائی تھی۔"

عمران اپنے ساتھیوں سمیت تیزی سے کھنڈرات کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ غار کے دہانے پر پہنچ کر ٹھٹھک عمران غار کے اوپر والے حصے میں ایک چھوٹے سے آلے کو لگا ہوا دیکھ کر چونک پڑا۔ لیکن اس نے کوئی بات نہ کی نہ بلکہ ساتھیوں سمیت وہ مڑ کر کھنڈرات کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ سارے کھنڈرات میں گھومنے کے بعد عمران نے ایک نوٹی ہوئی دیوار کی جڑ کی طرف آنکھ سے اشارہ کیا تو صفدر نے آہستہ سے سر ہلایا اور وہ اس دیوار کی طرف بڑھ گیا۔ جب کہ باقی ساتھی اوپر اور گھومنے کے بعد پہلے سے طے شدہ منصوبے کے مطابق واپس دہانے پر پہنچ کر رک گئے۔ چونکہ عمران کو خطرہ تھا کہ کھنڈرات میں ٹیلی ویو ریز کام کر رہی ہوں گی اور ہو سکتا ہے کہ وہاں کوئی طاقتور ڈکٹافون بھی نصب کیا گیا ہو۔ اس لئے یہ بات ان میں پہلے سے ہی طے کر لی گئی تھی کہ وہ آپس میں کوئی بات چیت نہ کریں گے۔ صفدر کو پہلے ہی

جھکے سے سیدھا ہو گیا۔ اس کے منہ سے غرغراہٹ کی آواز سنائی دینے لگی۔ کیپٹن شکیل نے نارج کارڈ ڈاکٹر سائمن کے کمرے کی طرف کیا ہوا تھا۔ ڈاکٹر سائمن کا چہرہ بری طرح مسخ ہو گیا تھا۔ اس کی آنکھیں ابل کر باہر کو نکل آئی تھیں اور یوں لگتا تھا جیسے اس کی زندگی کے بس صرف چند لمحے ہی باقی ہیں۔ عمران نے پیر کو واپس موڑ دیا۔

”بتاؤ باہر آلہ کیوں لگایا ہے۔ کیا مقصد ہے اس کا؟“..... عمران نے غصے سے پوچھا۔ پیر واپس کرنے کی وجہ سے ڈاکٹر کارڈ رک آنے والا سانس قدرے نارمل ہونے لگ گیا اور اس کی تیزی سے تباہ ہوتی ہوئی حالت بھی قدرے سنبھلنے لگ گئی۔

”بولو کیوں لگایا ہے آلہ ورنہ اس سے بھی زیادہ خوفناک عذاب بھگتنا پڑے گا؟“..... عمران نے غصے سے پوچھا۔

”وہ۔ وہ۔ آلہ اس لئے لگایا گیا تھا کہ اگر تم میں سے کوئی باہر رہ جائے تو جیسک ان کو بھی ہلاک کر سکے۔ اس میں سے نظرد آنے والی زید دی شعاعیں نکلتی ہیں۔“..... ڈاکٹر سائمن نے رک رک کر بات کرتے ہوئے کہا۔

”جو کچھ ہمارے خلاف تم نے انتظامات کر رکھے ہیں وہ سب بتا دو ورنہ ایک لمحے میں جسم کی ساری رگیں توڑ دوں گا۔“..... عمران کا چہرہ اور زیادہ غضب ناک ہو گیا تھا۔

”یہ۔ یہ۔ پیر ہٹا دو۔ پلیز فار گاڈ سیک یہ پیر ہٹالو۔ میں مر جاؤں گا۔“..... عمران نے کہا۔ پیر ہٹالو ہے۔ پیر ہٹالو۔“..... ڈاکٹر سائمن کی حالت ایک

گھبراؤ نہیں ڈاکٹر باہر خطرہ ہو سکتا ہے۔ احتیاط اچھی چیز ہے۔“ عمران نے سرگوشی کرنے والے انداز میں کہا اور اسی طرح اسے ساتھ لے ہوئے وہ غار کے اندر بڑھتا چلا گیا۔ کیپٹن شکیل اور تنویر بھی عمران کے پیچھے اندر آ گئے تھے۔

”تمہارے باقی ساتھی کیوں نہیں اندر آ رہے؟“..... ڈاکٹر سائمن نے مز کریمچھے دیکھتے ہوئے کہا۔

”وہ بھی آ رہے ہیں۔“..... عمران نے خشک لہجے میں کہا۔ سرنگ کاٹی طویل قسی۔ عمران ڈاکٹر سائمن کو ساتھ لے جب کافی اندر پہنچ گیا تو اس نے اچانک ڈاکٹر سائمن کے ہاتھ میں موجود نارج حبث لی۔

”یہ۔ یہ۔ کیا کر رہے ہو؟“..... ڈاکٹر سائمن نے اچھلتے ہوئے کہا لیکن عمران نے نارج کیپٹن شکیل کے ہاتھ میں دے دی۔

”سنو ڈاکٹر سائمن اب شرافت سے بتا دو کہ غار کے دہانے پر جو آلہ تم نے فٹ کیا ہے اس کا مقصد کیا ہے؟“..... اچانک عمران نے غصے سے پوچھا۔

”کون۔ کون سا آلہ۔ میں نے تو کوئی آلہ فٹ نہیں کیا۔“..... ڈاکٹر سائمن نے بوجھلے ہوئے لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے غار اس کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا عمران نے لکھت اسے دونوں ہاتھوں پر اٹھا کر بشت کے بل نیچے غار کے فرش پر بیٹھ دیا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا عمران کا پیر اس کی گردن پر جم گیا۔ عمران نے پیر کو موڑا تو اٹھنے کی کوشش کرتا ہوا ڈاکٹر سائمن کا جسم ایک

ڈاکٹر سائن نے انتہائی کرب آمیز لہجے میں کہا تو عمران نے پیر ہٹایا اور پھر جھٹک کر اس نے ڈاکٹر سائن کو بازو سے پکڑا اور ایک جھٹکا دے کر کھڑا کر دیا۔

”سنو ڈاکٹر سائن اگر تم اپنی زندگی چاہتے ہو تو یہ سن لو کہ اگر میرا یا میرے ساتھیوں کا بال بھی بیٹھا ہو تو دوسرے لمحے جہاری گردن نوٹ چکی ہوگی۔ مجھے جہاری لیبارٹری یا تم سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ میں صرف ڈاکٹر عالم رضا کو واپس اپنے ساتھ لے جانا چاہتا ہوں اس لئے اب بٹاؤ کہ تم ڈاکٹر جیکسن کو کیسے روکو گے..... عمران نے خراتے ہوئے کہا۔ ڈاکٹر سائن کھڑے ہو کر دونوں ہاتھوں سے مسلسل اپنی گردن مسئلے چلا جا رہا تھا۔ اس کے ہجرے پر ابھی تک شدید ترین تکلیف کے تاثرات نمایاں تھے۔

”وہ۔ وہ ہلاک راستہ جو اگلے موڑ کے بعد آئے گا۔ اسے کراس کر کے اس سے سرفون پر بات ہو سکتی ہے..... ڈاکٹر سائن نے کہا۔ کہاں ہو گا سرفون..... عمران نے کہا۔

”موڑ کے بعد چھوٹا کمرہ ہے۔ اس میں ہے..... ڈاکٹر سائن نے کہا۔ جلد پھر۔ آخری بار کہہ رہا ہوں کہ اب اگر تم نے کوئی شرارت کرنے کی کوشش کی تو دوسرا سانس نہ لے سکو گے..... عمران نے کہا۔

”مم۔ مم۔ میں وعدہ کرتا ہوں..... ڈاکٹر سائن نے کہا اور عمران اسے بازو سے پکڑے آگے بڑھتا چلا گیا۔ عمران جانا تھا کہ موڑ

بار پھر غراب ہوتی جا رہی تھی۔ عمران نے ذرا سا پیر کو واپس موڑ لیا۔ ”جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اس کا جواب دو۔ یہ لاسٹ وار جنگ ہے..... عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

”تم۔ تم اپنے ساتس دان کو لے جاؤ۔ میں کوئی حرکت نہ کروں گا۔ مجھے مت مارو۔ میں نے سوچا تھا کہ تمہیں ہلاک کر دوں گا لیکن اب میں ایسا نہیں کروں گا۔ مجھے چھوڑ دو۔ مجھے چھوڑ دو۔ میں ڈاکٹر جیکسن کو کہہ دیتا ہوں کہ وہ ڈاکٹر عالم رضا کو جہارے حوالے کر دے گا..... ڈاکٹر سائن نے رک رک کر اور انتہائی کرب آمیز لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”پوری تفصیل بتاؤ کیا انتظامات کئے ہیں تم نے..... عمران نے کہا تو ڈاکٹر سائن نے آہستہ آہستہ وہ سارے انتظامات دہرا دیئے جو اس نے ڈاکٹر جیکسن کے ساتھ طے کئے تھے۔

”اب تم اس ڈاکٹر جیکسن کو کیسے جہاں بلاؤ گے..... عمران نے کہا۔

”وہ اندر انتظار کر رہا ہو گا۔ جب میں اسے اشارہ کروں گا۔ پھر وہ حرکت میں آئے گا..... ڈاکٹر سائن نے جواب دیا۔

”جہاں بلانے کی بات کرو..... عمران نے پیر کو آگے کی طرف موڑتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر سائن کے منہ سے ایک بار پھر غراب سی نکلنے لگی۔ عمران نے پیر واپس موڑ لیا۔

”جہاں سبھاں وہ کیسے آئے گا۔ وہیں جا کر اسے کہنا پڑے گا۔

تیزی سے اندرونی کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ عمران کے ہونٹ مچھنے ہوئے تھے۔ چند لمحوں بعد کیپٹن شکیل واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک سرخ رنگ کا کارڈ لیس فون تھا۔

”جیکسن کو ڈاکٹر عالم رضا سمیت ہمیں بلواؤ۔۔۔۔۔ عمران نے فون ہمیں کو غور سے دیکھ کر ڈاکٹر سامن کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

”پپ پپ پپلہ وعدہ کر دیجھے نہیں مارو گے۔۔۔۔۔ ڈاکٹر سامن نے کہا۔

”سنو ڈاکٹر سامن میں سائنس دانوں کی عزت کرے کا عادی ہوں لیکن مجھے اپنی اور اپنے ساتھیوں کی زندگی بھی عزیز ہے۔ اس لئے میرا وعدہ کہ تم ڈاکٹر عالم رضا کو اس ڈاکٹر جیکسن سمیت ہمیں بلواؤ۔ اس کے بعد ہم سب باہر جائیں گے اور پھر تم دونوں کو واپس بھیج دیا جائے گا۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو ڈاکٹر سامن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے فون پر یکے بعد دیگرے کئی بن دبا دیئے۔

”ہیلو ڈاکٹر سامن کالنگ۔۔۔۔۔ ڈاکٹر سامن نے کہا۔

”یس۔ یس۔ میں جیکسن بول رہا ہوں۔۔۔۔۔ رسیور میں سے ایک نوجوان آدمی کی آواز سنائی دی۔

”جیکسن سنو میں نے پلاننگ تبدیل کر دی ہے اور اس عمران سے مل کر بوبی سے انتقام لینے کا ایک اور منصوبہ بنالیا ہے۔ جو زیادہ اچھا ہے۔ تم ایسا کرو کہ ڈاکٹر عالم رضا کو بلاؤ اور اسے ساتھ لے کر فوراً یہاں بلا کر راستے سے باہر آجاؤ۔ میں یہاں عمران کے ساتھ تمہارا منتظر

کے بعد راستہ ہلاک ہو جاتا ہے۔ کیونکہ وہ پہلے بھی اس غار کو چٹیک کر چکا تھا۔ یہ راستہ ریڈ بلاکس سے بند کیا گیا تھا اس لئے عمران واپس چلا گیا تھا۔ موڈ کے فوراً بعد موجود ریڈ بلاکس کی یہ دیوار اب غائب ہو چکی تھی۔ آگے واقعی ایک چھوٹا سا کمرہ نظر آ رہا تھا۔

”رک جائیں۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور ڈاکٹر سامن رک گیا۔

”کہاں ہے وہ سر فون بناؤ۔ میرا ساتھی اسے یہاں لے آئے گا تم ہمیں روک گے۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

”وہ بائیں طرف دیوار میں ایک طاقچہ ہے اس میں رکھا ہوا ہے۔۔۔۔۔ ڈاکٹر سامن نے کہا۔

”اس کمرے میں کیسے انتظامات کیے گئے ہیں۔ کیا ہم کمرے میں پہنچنے ہی اس جیکسن کو نظر آجائیں گے۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

”نہیں میں نے یہاں سے اسے فون کرنا تھا اور اشارہ یہ تھا کہ ڈاکٹر عالم رضا کو جانے کے لئے تیار رکھو آپ رہے ہیں۔ اس طرح وہ سمجھ جا کہ میں اسے اوکے کا اشارہ دے رہا ہوں۔ اس کے بعد آگے راہدار ہے۔ وہاں جیسے ہی ہم داخل ہوتے فائر ہو جاتا اور تم سب ختم ہو جاتے اور باہر بھی موجود جہاز آدی ختم کر دیئے جاتے۔۔۔۔۔ ڈاکٹر سامن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیپٹن شکیل ڈاکٹر کا خیال رکھنا میں اندر سے فون لے آ ہوں۔۔۔۔۔ عمران نے ساتھ کمرے ہوئے کیپٹن شکیل سے کہا۔

”آپ یہاں ٹھہریں میں لے آتا ہوں۔۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا اور

ہوں۔ پھر میں تمہیں تفصیل سے سب کچھ بتاؤں گا۔..... ڈاکٹر سائمن نے کہا۔

لیکن ڈاکٹر سائمن اس طرح تو..... جیکسن نے اہتائی لہجے ہوئے لہجے میں کہا۔

”ناسنس۔ جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو۔ میں تم سے بہتر سمجھتا ہوں حالات کو۔..... ڈاکٹر سائمن نے اہتائی غصیلے لہجے میں کہا۔

”یس سر۔ یس سر۔ میں رہا ہوں سر۔ ڈاکٹر عالم رضا کو ساتھ لے کر..... دوسری طرف سے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

”جلدی آؤ..... ڈاکٹر سائمن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون کا بٹن آف کر دیا۔ پھر تقریباً بیس پچیس منٹ بعد ان کے سامنے کمرے کی عقبی دیوار درمیان سے پھٹ کر سائڈوں میں بٹی اور

اس سے پیدا ہونے والے خلا سے ایک دیلا پٹکا اور خشک کچڑی بالوں والا نوجوان نمودار ہوا۔ اس کی آنکھوں پر مو۔ فریم کی عینک موجود

تھی۔ اس کے ہرے پر شدید ترین حیرت اور پریشانی کے طے طے تاثرات نمایاں تھے۔ اس کے پیچھے ایک پاکیشیائی نوجوان تھا جس کے

ہرے پر بھی شدید حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔ عمران اس نوجوان کو دیکھتے ہی پہچان گیا کہ یہی ڈاکٹر عالم رضا ہے۔ کیونکہ اس کا حلیہ وہ

جیسے ہی اس کی پرسنل فائل میں پڑھ چکا تھا۔

”آج آؤ اور..... ڈاکٹر سائمن نے کہا تو دونوں قدم بڑھاتے ان کے قریب آگئے۔

”جہاں انا م کیا ہے..... عمران نے ڈاکٹر عالم رضا سے مخاطب ہو کر کہا۔

”ڈاکٹر عالم رضا۔ لیکن یہ سب کیا ہے۔ تم کون لوگ ہو۔ ڈاکٹر سائمن نے سب کیا ہے..... ڈاکٹر عالم رضا نے حیرت بھرے لہجے میں

جیسے عمران سے اور پھر ڈاکٹر سائمن سے مخاطب ہو کر کہا۔

”تمہیں کیا بتایا گیا ہے..... عمران نے جواب دینے کی بجائے اس سوال کو دیا۔

”مجھے تو ڈاکٹر جیکسن نے جو ہمارے شیعے کے انچارج ہیں بلا کر کہا ہے کہ ڈاکٹر سائمن تم سے فوری ملنا چاہتے ہیں اور پھر ہم یہاں آگئے

مگر..... ڈاکٹر عالم رضا نے اسی طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”سنو ڈاکٹر عالم رضا۔ یہ لوگ جہاں ہم وطن ہیں پاکیشیائی ہیں اور تمہیں واپس لینے کے لئے آئے ہیں۔ اب تم نے ان کے ساتھ جانا ہے..... ڈاکٹر سائمن نے کہا۔

”پاکیشیائی۔ مگر۔ مگر..... ڈاکٹر عالم رضا بے اختیار اچھل پڑا۔

”میرا نام عمران ہے۔ ڈاکٹر عالم رضا۔ ہم میک اپ میں ہیں۔ ہمارا تعلق پاکیشیا سیکٹ سرورس سے ہے..... عمران نے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ کیا واقعی..... کیا واقعی مجھے جہاں سے رہائی مل جائے گی۔ م۔ م۔ میں نے تو اس بارے میں سوچنا ہی جھوڑ دیا تھا..... ڈاکٹر عالم رضا نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے اس سارے معاملے پر سرے سے یقین ہی نہ آ رہا ہو۔

"ڈاکٹر جیکسن تم نے غار کے دہانے پر جو آلہ لگایا ہے اسے آف کیا ہے۔" عمران نے اس بار ڈاکٹر جیکسن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آف۔ آف۔" ڈاکٹر جیکسن نے چونک کر کہا اور پھر رک کر وہ ڈاکٹر سائمن کی طرف دیکھنے لگا۔

"ہاں اب اس کی ضرورت نہیں رہی۔ میری بات عمران سے طے ہو گئی ہے۔" ڈاکٹر سائمن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔
"اسے تو آپریشن روم سے ہی آف کیا جاسکتا ہے سبھاں سے تو نہیں کیا جاسکتا۔" ڈاکٹر جیکسن نے کہا۔

"تو پھر تم میرے ساتھ آؤ تاکہ مجھے یقین آجائے کہ تم نے واقعی اسے آف کر دیا ہے پھر تم وہیں رک جانا میں واپس آ جاؤں گا ڈاکٹر جیکسن اور ڈاکٹر عالم رضا دونوں اس دوران ہمیں ملیں گے اور یہ سن لو کہ اب جب کہ ڈاکٹر سائمن کے ساتھ تمام معاملات طے ہو چکے ہیں اگر تم نے کسی قسم کی کوئی شرارت کرنے کی کوشش کی تو پھر تم اور ڈاکٹر سائمن دونوں ہی ایک لمحے میں گردنیں جڑواں پٹھو گئے۔" عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"جیکسن کوئی حرکت کرنے کی ضرورت نہیں ہے مجھے۔" ڈاکٹر سائمن نے جیکسن سے کہا۔

"میں ڈاکٹر۔۔۔۔۔ جیکسن نے جواب دیا اور عمران اس کو ساتھ لئے تیز تیز چلتا ہوا اس چھوٹے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ جد لکھوں بعد ہی وہ نکلا کہ اس کمرے کے دوسری طرف غائب ہو گئے۔ پھر عمران کی واپسی

تقریباً بیس منٹ بعد ہوئی۔ اب وہ اکیلا تھا۔

"آؤ ڈاکٹر سائمن اور ڈاکٹر عالم رضا۔ اب باہر چلیں۔" عمران نے اس بار مطمئن لہجے میں کہا اور پھر وہ سب مڑ کر سرنگ کے بیرونی دہانے کی طرف بڑھ گئے۔ دہانے کے باہر عمران کے ساتھی موجود تھے عمران جب باہر نکلا تو اس نے جو لیا کے ساتھ صفدر اور خاور کو بھی دہانے کے باہر کھڑے ہوئے دیکھا۔ وہ کچھ گیا کہ زوم گیس سپلاز کو پیکار کرنے کے بعد وہ دونوں بھی وہاں دہانے پر پہنچ گئے تھے۔ عمران ڈاکٹر سائمن، ڈاکٹر عالم رضا اور دوسرے ساتھیوں کے ساتھ باہر نکلا ہی تھا کہ اچانک سائیں سائیں کی تیز آوازیں تینوں اطراف سے گونجیں اور پھر پلک جھپکنے سے بھی کم عرصے میں وہاں ہر طرف نیگیوں سا دھواں چھا گیا۔ عمران نے آوازیں سننے ہی لاشعوری طور پر سانس روک لیا تھا دوسرے لمحے اس کا ذہن کسی لٹو کی طرح گھوبا۔ اس نے اپنے آپ کو سمجھانے کی بے حد کوشش کی لیکن نجانے یہ کیس کس قدر زود اثر تھی کہ پلک جھپکنے میں عمران کے ذہن پر تاریک پردہ سا پھیلتا چلا گیا اور اس کے تمام حواس اس تاریکی میں جیسے ڈوب سے گئے۔

جیسے اس کے قریب آکر رک جائیں۔ پہلی جیب کی ڈرائیونگ سیٹ پر لو توھر خود تھا۔

”ہم انہیں لے آئے ہیں مس.....“ لو توھر نے دروازہ کھول کر نیچے اترتے ہوئے کہا۔

”الحق آدمی اب جب کہ وہ قابو آچکے ہیں اب لائیں آف کرنے کا کیا فائدہ“..... بولی نے کہا۔

”آپ کا حکم تھا مس اس لئے میں حکم عدولی کیسے کر سکتا تھا.....“ لو توھر نے مودبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور بولی بے اختیار ہنس پڑی۔

”تمہارے والی جیب میں بے ہوش افراد کتنے ہیں.....“ بولی نے پوچھا۔

”دو مس.....“ لو توھر نے جواب دیا۔

”انہیں اس جیب سے اٹھا کر دوسری جیب میں رکھاؤ۔ دو چار مسلح افراد کو ہمیں ڈراپ کر دو وہ پیدل چلے جائیں گے۔ تم انہیں لے جا کر زبردوروم میں رازڈوالی کر سیوں میں جکڑ دو۔ میں سیکشن ہیڈ کو وارٹر سے بات کر کے وہیں آجاؤ گی“..... بولی نے کہا۔

”یس مس.....“ لو توھر نے جواب دیا اور مڑ کر اپنے آدمیوں کو ہدایات دینے لگا۔ تھوڑی دیر بعد چوٹی جیب سے بے ہوش افراد کو نکال کر بڑی جیب میں ڈال دیا گیا اور چار مسلح افراد ایک طرف ہٹ کر کدوے ہو گئے۔ اس کے ساتھ ہی جیب سٹارٹ ہو کر مڑی اور اندرونی

بولی لو توھر سے بات ختم کرتے ہی کرسی سے اٹھی اور تیزی سے ٹاور کی سیڑھیاں اترتے ہوئے نیچے آ گئی۔ اس کا دل مسرت کی شدت سے بیٹوں اچھل رہا تھا۔ گو عمران نے اس کا زوم گیس والا حربہ ناکام بنا دیا تھا لیکن اس کے باوجود اس نے اپنی ذہانت اور فوری کارکردگی کی بنا پر اس پر غلبہ حاصل کر لیا تھا اور اس بات پر اسے بے پناہ مسرت محسوس ہو رہی تھی کہ جس عمران پر بلیک تھنڈر کے بڑے سے بڑے سپر ایجنٹ غلبہ نہ حاصل کر سکے۔ اس پر اس نے اپنی واضح برتری ثابت کر دی تھی۔ تھوڑی دیر بعد دور سے جیسوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ جیسوں کی ہیڈ لائٹیں بند تھیں اور وہ اندھیرے کا حصہ بنی ہوئی آ رہی تھیں۔

”یہ لو توھر بھی اول درجے کا احمق ہے۔ اب لائیں بند کرنے سے کیا حاصل.....“ بولی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد دونوں

انداز میں کہا۔

"اوہ اوہ..... وری سیٹہ۔ نہیں یہ کیسے ممکن ہوا۔ اوہ۔ اوہ۔ اوہ۔" اور "جیکسن کی آواز بتا رہی تھی کہ وہ اس خبر سے بری طرح بوکھلا گیا ہے اور اس کی بوکھلاہٹ کی وجہ کا بھی بونی کو علم تھا۔ وہ جانتا تھا کہ ایسا ہونے کے بعد لامحالہ مین ہیڈ کو ارٹر کا سارا نزلہ سیکشن ہیڈ کو ارٹر پر ہی گرنے لگا تھا۔

"ایسا اس لئے ممکن ہوا کہ ڈاکٹر سامنن نے مجھ سے انتقام لینے کے جوش میں اندھا ہو کر عمران سے ساز باز کر لی۔ ویسے گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ گوڈن ایجنٹ کی موجودگی میں وہ لوگ کس طرح کامیاب ہو سکتے تھے۔ اس وقت عمران اپنے ساتھیوں سمیت۔ ڈاکٹر سامنن اور پاکیشیانی سائنس دان سب میرے قبضے میں ہیں اور۔" بونی نے فاتحانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ یہ الفاظ کہہ کر تو تم نے مجھے نئی زندگی بخش دی ہے بونی۔ ورنہ میرا تو حقیقتاً دل ہی ڈوب گیا تھا۔ مجھے تو اپنے سمیت سارا سیکشن ہیڈ کو ارٹر قبر میں اتارتا محسوس ہونے لگ گیا تھا۔ اب تفصیل بتاؤ کہ یہ سب کیسے ہوا۔ ڈاکٹر سامنن جیسا آدمی آخر کس طرح تنظیم سے غداری کر سکتا ہے۔ پلیر مجھے پوری تفصیل بتاؤ اور..... جیکسن نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور بونی نے اسے شروع سے لے کر اب تک کی ساری کارروائی کی تفصیل بتادی۔

"کیا عمران اندر لیبارٹری میں بھی گیا تھا اور..... جیکسن کے

طرف کو بڑھ گئی۔ اب اس کی لائیں جلادی گئی تھیں۔ بونی چوٹی جیب میں بیٹھی اور اپنے آفس کی طرف روانہ ہو گئی۔ وہ اپنے اس کارنامے سے جیکسن کو آگاہ کرنا چاہتی تھی۔ کیونکہ اب ڈاکٹر سامنن کے ساتھ ساتھ پاکیشیانی سائنس دان بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس سمیت اس کے قبضے میں آچکے تھے۔

دفتر میں پہنچ کر اس نے الماری سے مخصوص ساخت کا ٹرانسمیٹر باہر نکالا اور اسے میز پر رکھ کر وہ میز کی دوسری طرف پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ گئی۔ اس نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔ ہیڈ کو ارٹر کے کمیونٹر سے بات ہونے اور مخصوص کوڈ دہرانے کے بعد جیکسن لائن پر آگیا۔

"یس جیکسن بول رہا ہوں اور..... جیکسن کا بچہ سپاٹ تھا۔" بونی بول رہی ہوں جیکسن ایرک فیلڈ سے اور..... بونی نے بڑے فاتحانہ سے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"کیا ہوا بونی عمران اور اس کے ساتھیوں نے دوبارہ تو لیبارٹری میں گھسنے کی کوشش نہیں کی اور..... جیکسن نے پوچھا۔" نہ صرف گھسنے کی کوشش کی بلکہ وہ گھس بھی گئے اور وہاں سے ڈاکٹر سامنن اور پاکیشیانی سائنس دان کو بھی اپنے ساتھ باہر نکال لائے ہیں اور..... بونی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہی ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ اور..... جیکسن نے اس انداز میں کہا جیسے وہ حلق کے بل جھجھکتے رہے۔

"میں درست کہہ رہی ہوں اور..... بونی نے لطف لینے کے سے

”کیا مطلب میں نے کون سی غیر سنجیدہ بات کی ہے۔ دیکھو جیکسن

ایسا ہرگز مت کرنا۔ ڈاکٹر سامن بلیک تھنڈر کے ان چند گئے چنے ساتس دانوں میں سے ہے جس کی خدمات کا اعتراف مین ہیڈ کوادرٹ کھل کر کرتا ہے۔ اس لئے تم اسے اپوریا کیٹیائی ساتس

ریجنٹل ہیڈ کوارٹر کی کال اس کے لئے انتہائی غیر متوقع تھی۔ ریجنٹل ہیڈ کوارٹر سیکشن ہیڈ کوارٹر اور مین ہیڈ کوارٹر کے درمیان رابطے کا کام کرتا تھا۔ وہ براہ راست بمبھٹوں سے بات نہ کرتا تھا۔ اس لئے اسے اس کال پر حیرت ہو رہی تھی۔

”یس گوڈن ایجنٹ بوبی اینڈنگ اور“..... بوبی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ دوسری طرف سے کوڈ طلب کیے گئے تو بوبی نے تفصیل سے سارے کوڈ دہرا دیئے۔

”ریجنٹل ہیڈ کوارٹر انچارج لارک بات کریں گے اور“..... مشینی آواز نے کہا اور پھر جملہ کھوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ بچہ بے حد غمگین اور سنجیدہ تھا۔

”یس سر بوبی بول رہی ہوں۔ فرلیئے“..... بوبی نے بھی انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”سیکشن ہیڈ کوارٹر نے ایرک فیلڈ میں ہونے والے تمام واقعے کی تفصیلی رپورٹ مین ہیڈ کوارٹر کو دی ہے۔ مین ہیڈ کوارٹر نے مجھے ہدایات دی ہیں کہ میں تم سے براہ راست رابطہ کر کے تمہیں آگاہ کر دوں کہ مین ہیڈ کوارٹر کی اولین ترجیح لیبارٹری کا تحفظ ہے۔ ڈاکٹر سامن کو الٹے اس کی غدادی کے جرم میں موت کی سزا دے دی گئی ہے اور اس سزا پر عمل درآمد تم نے کرنا ہے۔ یہ ہیڈ کوارٹر کی طرف سے تمہارے لئے انعام ہے۔ جہاں تک پاکیشیائی بمبھٹوں کا تعلق ہے باقی بمبھٹوں کے بارے میں بھی یہی حکم ہے کہ انہیں گولیوں سے اڑا

میں محسوس کر رہی ہوں کہ تمہیں میرے کارنامے پر خوش ہونے کی بجائے حسد ہونے لگ گیا ہے اور“..... بوبی نے بھی رخ لہجے میں کہا۔ ”یہ بات نہیں ہے بوبی بہر حال ٹھیک ہے۔ تم اس وقت تک انتظار کرو جب تک مین ہیڈ کوارٹر تم سے خود رابطہ نہیں کر لیتا۔ میں اسے تفصیلی رپورٹ دے دیتا ہوں اور اینڈ آف“..... دوسری طرف سے جیکسن نے کہا اور بوبی نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اس کے چہرے پر شدید ناخوشگوار کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

”بوبی ہمیشہ فتح پیاب رہے گی تم چاہے جس قدر بھی حسد کر لو جیکسن۔“ بوبی نے عصبیلی انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور لو تھر اندر داخل ہوا۔

”قیدیوں کو زیر و زوم میں راڈ والی کرسیوں پر جکڑ دیا گیا ہے مس۔“ لو تھر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”سنور سے انٹی زوم گیس محلول لے آؤ اور ایک مشین پمپل بھی اب میں خود اپنے ہاتھوں سے ان سب کو انجام تک پہنچاؤں گی۔“ بوبی نے تیز لہجے میں کہا تو لو تھر سر ملاتا ہوا واپس مڑا اور تیز حیرت قدم اٹھاتا کرے سے باہر نکل گیا۔ ابھی اس کی واپسی نہ ہوئی تھی کہ سلاسنے رکھے ہوئے ٹرانسمیٹر سے کال آئی شروع ہو گئی۔ بوبی نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور اس کا بٹن دبایا۔

”ہیلو ہیلو ریجنٹل ہیڈ کوارٹر کاننگ گوڈن ایجنٹ بوبی اور“..... ایک مشینی سی آواز سنائی دی اور بوبی بے اختیار چونک پڑی۔ کیونکہ

لحے دروازہ کھلا اور لوتھر اندر داخل ہوا۔ اس نے ایک ہاتھ میں مشین پستل جب کہ دوسرے ہاتھ میں ایک لمبے منہ کی بند بوتل پکڑی ہوئی تھی۔ جس کے اندر ہلکے سبز رنگ کا محلول بھرا ہوا تھا۔
 ”آلو لوتھر اب شکار گاہ کی طرف چلیں۔ آج دیکھنا کہ میں کیسے شکار خلیتی ہوں“..... بوبی نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

”یس مس“..... لوتھر نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ بوبی کے پیچھے چلتا ہوا بیردنی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

دیا جائے۔ لیکن عمران کو ہلاک کرنے سے پہلے تم نے خود اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ لیبارٹری تباہ نہیں ہوگی۔ اگر لیبارٹری تباہ ہونے کا خطرہ درپیش ہو تو پھر تمہیں ہر صورت میں لیبارٹری کو بچانا ہے۔ اس کے لئے چاہے تمہیں تمام پاکیشیائی مہجنوں کو کیوں نہ چھوڑنا پڑے اور..... لارک نے اسی طرح گھمبیر لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔
 ”یس سر۔ اس پاکیشیائی سائیس دان کا کیا کرنا ہے اور“۔ بوبی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ کیونکہ مین ہیڈ کو ارٹھرنے تمام امور کا فیصلہ اس کی صوابدید پر چھوڑ کر اسے واقعی عرت بخشی تھی۔ اس لئے بوبی کے دل میں مسرت کی ہریں سی دوڑنے لگ گئی تھیں۔

”اولین ترجیح لیبارٹری کا تحفظ ہے۔ باقی سب امور ثانوی حیثیت رکھتے ہیں اور یہ بھی سن لو اگر لیبارٹری تباہ ہو گئی تو اس کی تمام تر ذمہ داری براہ راست تم پر عائد ہوگی اور اس کا نتیجہ بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم گولڈن ایجنٹ ہو۔ اس بات کو اچھی طرح سمجھ سکتی ہو اور..... لارک نے جواب دیا۔

”یس سر ٹھیک ہے سر۔ میرا وعدہ کہ لیبارٹری تباہ نہیں ہوگی اور یہ سب لوگ بھی ختم کر دیئے جائیں گے۔ پاکیشیائی سائیس دان کو میں واپس لیبارٹری میں پہنچا دوں گی اور“..... بوبی نے بڑے بااعتماد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”او۔ کے اور اینڈ آل“..... دوسری طرف سے کہا گیا اور بوبی نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیتے ہوئے نرا سمیٹاؤف کر دیا۔ اسی

وہانے کے باہر اور کھنڈرات کے سامنے نہیں بلکہ ایک خاصے بڑے
 کمرے میں راڈز والی کرسی میں جکڑا ہوا بیٹھا ہوا تھا اور اس کے ساتھی
 اس کے دائیں بائیں اسی کی طرح کرسیوں میں جکڑے ہوئے موجود
 تھے۔ ڈاکٹر سائمن اس کے بالکل ساتھ والی کرسی پر تھا جب کہ دوسری
 طرف صفدر تھا۔ یہ کرسیاں کمرے کی عقبی دیوار سے ذرا ہٹ کر ایک
 قطار کی صورت میں موجود تھیں۔ دائیں طرف سب سے پہلے جو لیا اس
 کے بعد صفدر پھر وہ خود اور اس کے بائیں ہاتھ پر اس کے ساتھ ہی ڈاکٹر
 سائمن، ڈاکٹر سائمن کے ساتھ ڈاکٹر عالم رضا۔ اس کے بعد تنویر پھر
 کمیشننگٹن اور بائیں ہاتھ پر سب سے آخریں خادو بیٹھا ہوا تھا۔ ایک
 آدمی اس وقت خادو کی ناک سے ایک بوتل لگائے ہوئے تھا جس میں
 ہلکے سبز رنگ کا محلول بھرا ہوا تھا۔ کمرے کی دیواروں کے ساتھ آلات
 خمد و لنگے ہوئے تھے۔ ایک کونے میں ٹاہرنگ کی انتہائی جدید ترین
 مشین بھی موجود تھی۔ جب کہ کمرے کا اکوٹا دروازہ عمران کے بالکل
 سامنے دیوار میں تھا۔ اس سے تھوڑا آگے دو کرسیاں رکھی ہوئی تھیں جو
 خالی تھیں۔ ابھی تک اس کا کوئی ساتھی بھی ہوش میں نہ آیا تھا۔
 حالانکہ ترتیب کے لحاظ سے عمران جانتا تھا کہ اس کا نمبر بعد میں آیا ہوگا
 پہلے جو لیا اور اس کے ساتھ بیٹھے ہوئے صفدر کو انہی گیس محلول
 سنبھایا گیا ہوگا۔ لیکن وہ دونوں ابھی تک بے ہوش تھے۔ عمران سمجھ
 گیا کہ یہ کارنامہ اس کی ذہنی ورزشوں کا ہے جن کی وجہ سے اس کا ذہن
 خود بے ہوشی کے خلاف کام کرتا رہتا ہے اور اب انہی گیس محلول کی

عمران کی آنکھیں کھلیں تو ایک لمحے کے لئے تو اسے یوں محسوس
 ہوا جیسے ابھی تک اس کا ذہن کسی لٹو کی طرح گھوم رہا ہو لیکن پھر اس
 گردش میں تیزی سے کمی آتی گئی اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں
 وہ سارا منظر کسی فلم کے سین کی طرح گھوم گیا جب وہ ڈاکٹر سائمن اور
 ڈاکٹر عالم رضا اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ غار کے وہانے سے باہر نکلا
 تھا کہ اچانک سائیں سائیں کی آواز سے اس نے چاروں طرف سے
 کیپول اڑ کر اپنی طرف آتے ہوئے دیکھے تھے اور پھر اس کا ذہن ایک
 بار تیزی سے گھوما اور پھر تاریکی میں ڈوب گیا تھا۔ اس منظر کے سامنے
 آتے ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن راڈز میں جکڑا
 ہونے کی وجہ سے وہ ظاہر ہے صرف کسمسا کر ہی رہ گیا تھا۔ اس نے
 بے اختیار ادھر ادھر دیکھا اور دوسرے لمحے اس کے منہ سے بے اختیار
 ایک طویل سانس نکل گیا۔ اسے معلوم ہو گیا تھا کہ وہ اب غار کے

مدد سے وہ فوراً ہوش میں آگیا تھا جب کہ باقی افراد مقررہ وقفہ کے بعد ہی ہوش میں آئیں گے۔ اسی لمحے آخر میں بیٹھے ہوئے خاور کی ناک سے بوتل نکل کر وہ آدمی مڑا۔ اب وہ بوتل کا ڈھکن بند کر رہا تھا۔

”اتنی بڑی بوتل سے تو لگتا ہے کہ آج سارا ایک فیملی ہی ہماری طرح بے ہوش ہو چکا ہے“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ آدمی عمران کی آواز سن کر بری طرح چونک پڑا۔ اس کے چہرے اور آنکھوں میں حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

”تم اتنی جلدی کیسے ہوش میں آ گئے۔ تمہیں تو پندرہ منٹ بعد ہوش میں آنا چاہئے تھا“..... اس آدمی نے بوتل جیب میں رکھتے ہوئے کہا۔

”اصل میں میرے اور تمہارے درمیان وقت کی گنتی کا فرق ہے۔ تمہارا منٹ ساٹھ سیکنڈوں کا ہوتا ہے۔ ہوتا ہے ناں“..... عمران نے کہا۔

”ہاں مگر“..... اس آدمی نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔
 ”جب کہ میرا منٹ صرف دس سیکنڈ کا ہوتا ہے۔ میں نے ایشیاء پر نظام اپنے اوپر ہی لاگو کر رکھا ہے سنا ہے یہ جدید نظام ہے اور آج تو یہ بات ثابت بھی ہو گئی ہے کہ اس کی جدیدیت کی وجہ سے میں سب سے پہلے ہوش میں آگیا ہوں اور یہ پرانے نظام والے ابھی تک بیمار مرغوں کی طرح گردنیں ڈالے بیٹھے ہوئے ہیں“..... عمران کی زبان چل پڑی تو وہ شخص بے اختیار ہنس پڑا۔

”باتیں تو تم دلچسپ کرتے ہو۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ اب تمہاری زندگی تھوڑی سی باقی رہ گئی ہے۔ عمران ہے ناں تمہارا نام“۔ اس آدمی نے کہا۔

”ہاں لیکن میرے متعلق تم نے غلط زائچہ بتا دیا ہے۔ تم نے عمران ولد عبد الرحمن سے زائچہ بنایا ہو گا۔ اس لحاظ سے تو واقعی میری زندگی تھوڑی رہ گئی ہوگی کیونکہ ڈیڑی کا بس چلے تو مجھے زندہ ہی زمین میں دفن کر دیں۔ وہاں اللہ! اگر تم عمران پسرماں بی کے ناموں سے زائچہ بناتے تو پھر میری زندگی کو کوئی خطرہ نہ ہوتا۔ کیونکہ ماں اولاد کی زندگی کی ہی دعائیں مانگتی رہتی ہے اور ماں کی دعا سب سے زیادہ قبول کی جاتی ہے“..... عمران نے جواب دیا تو وہ آدمی ہنس پڑا

”ٹھیک ہے۔ ابھی معلوم ہو جائے گا تمہیں کہ تمہاری ماں کی دعا قبول ہوئی ہے یا باپ کی“..... اس آدمی نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

”ارے ارے یہ تو بتاتے جاؤ کہ تمہیں میرا زائچہ بنانے کی فیس کس شریف آدمی یا خاتون نے ادا کی ہے۔ تاکہ میں بھی اپنے لئے اس سے کچھ رقم ادھار مانگ لوں۔ ایسی خیر شخصیت روز روز تھوڑا ملتی ہے“..... عمران نے کہا۔

”کیا مطلب۔ کیا کہنا چاہتے ہو تم“..... اس آدمی نے دروازے کے قریب جا کر مڑتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا ظاہر ہے وہ عمران کی اس گہری بات کا سرے سے مطلب ہی نہ سمجھ سکا تھا۔

اگر چہ جکڑے جانے سے وہ بھی جانیں تب بھی کرسی کے نیچے سے چر لے جا کر عقبی پائے پر موجود بشن کر پریس نہ کیا جاسکے۔ یہ سب کچھ دیکھ کر عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ کیونکہ بظاہر رہائی ملنے کا کوئی سکوپ نظر نہ آ رہا تھا لیکن اس کے باوجود اس کا ذہن مسلسل رہائی کی رکیبیں سوچنے میں مصروف تھا۔ لیکن پھر اس سے چپلے کہ وہ کوئی ترکیب سوچتا اچانک جو لیا کے کرہنے کی آواز سنائی دی اور عمران نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔ وہ ہوش میں آ رہی تھی۔

”اوہ۔ اوہ۔ یہ میں کہاں ہوں“..... جو لیا کے منہ سے الفاظ نکلے۔

”گوڈن ہاؤس میں“..... عمران نے جواب دیا تو جو لیا نے بے اختیار ایک جھٹکے سے گردن عمران کی طرف موڑی۔ اس کے چہرے پر اب ایسے تاثرات ابھر آئے تھے کہ عمران سمجھ گیا کہ وہ اب پوری طرح شہور میں آ چکی ہے۔

”اوہ یہ سب کیسے ہوا عمران۔ یہ گوڈن ہاؤس کیا ہے“..... جو لیا نے حیران ہو کر کہا۔

”گوڈن لائبرٹن تو گوڈن ہاؤس میں ہی رہ سکتی ہے۔ اب وہ انہیں ہاؤس میں تو رہنے سے رہی۔ ویسے یہ بات دوسری ہے کہ اس پورے کمرے میں مجھے سوائے تمہارے اور کوئی بھی چیز گوڈن نظر نہیں آ رہی“..... عمران نے جواب دیا تو جو لیا بے اختیار مسکرا دی اور پھر اس سے چپلے کہ وہ کوئی جواب دیتا۔ صفحہ بھی کراہ کر ہوش میں آنے لگ گیا اور اس کے بعد تو جیسے تھوڑے تھوڑے وقفے سے باری باری

”اچھا بس ہمیں تک جہاری ذہنی اپروچ ہے۔ بہر حال ٹھیک ہے میرا مطلب تھا کہ ہم کسی کی قید میں ہیں مس بولی کی یا ڈاکٹر سائمن کی“..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اسے اس آدمی کی ذہنی کم مائیگی پر افسوس ہو رہا ہو۔

”مس بولی کی۔ ڈاکٹر سائمن تو آپ کے ساتھ بیٹھا ہوا ہے۔“ اس آدمی نے جواب دیا اور پھر مڑ کر دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔

”اسے کہتے ہیں غرور کا سر نیچا۔ اس پر میں طنز کر رہا تھا کہ اس کی ذہنی سطح کم ہے اور خود میرے ذہن سے بات کرتے ہوئے یکسر یہ بات غائب ہو گئی کہ ڈاکٹر سائمن تو میرے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھا ہوا ہے۔ میں اس کی قید میں کیسے ہو سکتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ مجھے صاف کرے“..... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی رہائی کے بارے میں سوچنا شروع کر دیا۔ لیکن کرسی میں اسے اس طرح جکڑا گیا تھا کہ اس کے دونوں بازو کرسیوں کے بازوؤں پر اور دونوں ٹانگیں کرسی کے اگلے دونوں پایوں کے ساتھ کلب کر دی گئی تھیں۔ اس طرح اب وہ صرف اپنے سر اور گردن کو حرکت دے سکتا تھا یا پھر اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو اور ظاہر ہے اس حالت میں جکڑے جانے کے بعد اس سے کسی طور بھی رہائی ناممکن تھی۔ عمران نے گردن جھٹکا کہ نیچے دیکھا تو کرسی کے دونوں پایوں کے درمیان فولادی پلیٹ موجود تھی اور اس پلیٹ کو دیکھتے ہی عمران سمجھ گیا کہ اس کرسی کا آپریشنل سسٹم کرسی کے عقبی پائے میں رکھا گیا ہے تاکہ

سب ہوش میں آتے چلے گئے۔

”یہ کس نے باندھا ہے ہمیں۔ یہ کیا ہے۔۔۔۔۔ ڈاکٹر سائمن نے ہوش میں آتے ہی انتہائی عصبیلے لہجے میں کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اس جیسی شخصیت کو تو کوئی اس طرح کرسی میں جکڑنے کا تصور ہی نہیں کر سکتا۔

”شکر کریں آپ کو کرسی پر بٹھا کر جکڑا گیا ہے۔ اگر وہ آپ کو الٹا نکا دیتے تو آپ کیا کر لیتے۔۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”کسی میں جرات ہے کہ ڈاکٹر سائمن کو الٹا لٹکائے۔ مگر۔ مگر۔ یہ سب کیا ہے۔ کیا یہ حرکت تم نے کی ہے۔۔۔۔۔ ڈاکٹر سائمن نے پاگوں کے سے انداز میں کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

”میں تو خود آپ کی طرح بے حرکت ہوا بیٹھا ہوں۔ آپ کی یہ عزت افزائی مس بو بی نے کی ہے۔ آپ کو اس کا شکر گزار ہونا چاہیے۔۔۔۔۔ عمران نے ہنستے ہوئے کہا اور پھر اس سے جھپٹے کہ ڈاکٹر سائمن کوئی بات کرتا۔ مگر بے کار دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور بو بی اندر داخل ہوئی۔ اس کے چہرے پر ایسی فاتحانہ مسکراہٹ تھی جیسے کوئی ملک مفتوحہ علاقے میں قیدیوں کا محاصرہ کرنے آ رہی ہو۔

”ارے ارے اس قدر زور سے دروازہ کھولنے کی کیا ضرورت تھی۔ یہ دروازے تو رعب حسن سے خود بخود کھل جایا کرتے ہیں۔“ عمران نے اونچی آواز میں کہا تو مس بو بی بے اختیار ہنس دی۔

”تم دروازے کے دھماکے پر بات کر رہے ہو۔ ابھی تم گویوں

کے دھماکے سنو گے اور ان دھماکوں میں جب جہادی مجتہدین شامل ہوں گی تو یہ دھماکے اور زیادہ دلکش ہو جائیں گے۔۔۔۔۔ بو بی نے مسکراتے ہوئے کہا اور سامنے رکھی ہوئی کرسی پر بڑے فخریہ انداز میں بیٹھ گئی جب کہ اس کے پیچھے آنے والا آدمی جسے عمران نے پہچان لیا تھا کہ وہ شریف لو تھر تھا اس کی کرسی کے عقب میں مودبانہ انداز میں کھڑا ہو گیا۔

”بیٹھ جاؤ لو تھر۔ ابھی تو ان سے کچھ دیر باتیں ہوں گی اس کے بعد گارڈ والی کا آغاز ہو گا۔۔۔۔۔ بو بی نے لو تھر سے مخاطب ہو کر کہا۔

”نہیں سر۔۔۔۔۔ لو تھر نے کہا اور بڑے مودبانہ انداز میں ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا۔

”تم نے مجھے یہاں کیوں قید کر رکھا ہے۔“ جہیں معلوم ہے کہ میری کیا حیثیت ہے۔۔۔۔۔ ڈاکٹر سائمن نے یلقت عصبیلے لہجے میں کہا تو بو بی بے اختیار قمقمتہ مار کر ہنس پڑی۔

”مجھے معلوم ہے ڈاکٹر سائمن کہ تم غدار ہو۔ تم نے پاکیشیائی مجنوں کے ساتھ مل کر صرف مجھ سے انتقام لینے کے لئے تنظیم سے غدار کی ہے اور یہ بھی سن لو کہ ہیڈ کوارٹر بھی جہیں غدار قرار دے چکا ہے اور اس نے جہادی موت کا حکم بھی جاری کر دیا ہے۔“ بو بی نے تیر لہجے میں کہا تو ڈاکٹر سائمن کا چہرہ یلقت زرد پڑ گیا۔

”تم غلط کہہ رہی ہو۔ میں کیسے غدار ہو سکتا ہوں۔ میں تو ان پاکیشیائی مجنوں کو پکڑنے کے لئے کام کر رہا تھا کہ تم درمیان میں

فلپ پڑیں۔ تم میری بات کراؤ ہیڈ کو ارٹھر سے میں خود ان سے بات کرتا ہوں..... ڈاکٹر سائمن نے جھٹکے ہوئے کہا۔

اب بات کرنے کا وقت گزر چکا ہے ڈاکٹر سائمن۔ تم نے جو کام کرنا تھا وہ تم نے کر لیا۔ جہاری غداری کا ثبوت اس پاکیشیائی سائمن دان کی صورت میں جہارے ساتھ بیٹھا ہوا ہے۔ تم نے تو مجھ سے انتقام لینے کے لئے یہ ساری سازش کی تھی۔ تم مجھے نااہل اور ناکام ثابت کرا کر ہیڈ کو ارٹھر سے مجھے موت کی سزا دلانا چاہتے تھے لیکن اب دیکھو آج میری وجہ سے یہ پاکیشیائی ایجنٹ بھی پکڑے گئے ہیں اور جہاری سازش بھی سلسلے آگئی ہے۔ اگر میں یہاں نہ ہوتی تو یہ عمران پاکیشیائی سائمن دان کو بھی لے جاتا اور لیبارٹری بھی جہاد کر دیتا۔ بوبی نے بڑے فخرانہ لہجے میں کہا۔

نہیں یہ غلط ہے۔ یہ مجھ پر الزام ہے..... ڈاکٹر سائمن نے غصے سے چٹختے ہوئے کہا۔

تم نے ہوٹل ماروکی میں عمران کے ساتھ فون پر جو گفتگو کی تھی اس کا بیپ مجھ تک پہنچ گیا تھا ڈاکٹر سائمن۔ تم سے حماقت یہ ہوتی کہ تم نے اس کال کے دوران میرا نام لے دیا اور تمہیں یہ معلوم نہیں تھا کہ یہ ہوٹل میری ملکیت ہے اور یہ بیپ ہیڈ کو ارٹھر پہنچ چکی ہے۔ بوبی نے کہا تو ڈاکٹر سائمن کا چہرہ یکھت مایوسی کی وجہ سے لٹک سا گیا۔

اوہ۔ اوہ۔ پلیز مجھے معاف کر دو۔ مجھ سے واقعی غلطی ہوئی ہے؛ میں تم سے صفائی مانگ لوں گا پلیز..... ڈاکٹر سائمن کی حالت اس

قد جہاد ہو گئی تھی کہ عمران حیرت سے اسے دیکھنے لگا۔

تم نے اس بیپ کی وجہ سے سب کچھ معلوم کر لیا تھا۔ لیکن پھر تم نے ہمیں لیبارٹری تک پہنچنے میں رکاوٹ کیوں نہ ڈالی تھی۔ اس بار عمران نے بوبی سے مخاطب ہو کر کہا۔

میں ڈاکٹر سائمن کو بھی تو سلسلے لے آنا چاہتی تھی اور تم نے دیکھا کہ سب کچھ میری مرضی کے مطابق ہوا ہے اور اس وقت تم سب میرے رحم و کرم پر ہو..... بوبی نے کہا۔

جہاری مرضی کے مطابق ہوتا مس بوبی تو تم ہمیں لیبارٹری میں داخل ہونے سے پہلے ہی بے ہوش کر لینے میں کامیاب ہو جاتیں۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ سب کچھ جہاری مرضی کے مطابق نہیں ہو سکا اور اس وقت جہاری یہ لیبارٹری سیکھتے ہوئے بارود کے ڈھیر پر قائم ہے۔ جب یہ ڈھیر پھٹے گا تو جہاری یہ لیبارٹری ٹکڑوں کی طرح ٹکڑ ہو جائے گی..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

کیا۔ کیا ہکر رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔ لیبارٹری کیسے جہاد ہو سکتی ہے۔ نہیں ایسا تو ہونا ہی ناممکن ہے..... ساتھ بیٹھے ہوئے ڈاکٹر سائمن نے چونک کر کہا۔

تم تو غار میں تھے ڈاکٹر سائمن جب میں جہارے نائب ڈاکٹر جیکسن کو ساتھ لے کر اندر گیا تھا تاکہ غار کے دہانے کے باہر لگا ہوا آلہ انف کر دیا جائے اور اب تمہیں تو علم ہی نہیں ہے کہ ڈاکٹر جیکسن کو میں نے ہلاک کر دیا تھا تاکہ وہ ہمارے جانتے ہی کوئی شرارت نہ کر

اگر یہ بات ہوتی تو مجھے کیا ضرورت تھی اسے وہاں چھوڑ کر آنے کی ظاہر ہے میں دوبارہ تو لیبارٹری کے اندر نہ جاسکتا تھا..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”جہارا مطلب ہے کہ یہ وائرلیس چارجر سے بھی فائر ہو سکتی ہیں۔“ بونی نے کہا۔

”اسے چھوڑو کہ یہ کس طرح فائر ہو سکتی ہے اور کس طرح نہیں۔ تم جیسی خوبصورت عورتوں کو ایسی پیچیدہ باتوں میں سر نہیں کھپانا چاہئے۔“ عمران نے جواب دیا۔

”اگر ایک لیبارٹری تباہ بھی ہو جاتی ہے تو اس سے بلیک تھنڈر کو کیا فرق پڑتا ہے عمران۔ اس جیسی سینکڑوں ہزاروں لیبارٹریاں نبھانے کہاں کہاں کام کر رہی ہوں گی..... بونی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”بالکل کر رہی ہوں گی۔ لیکن مجھے معلوم ہے کہ ہر لیبارٹری کی اپنی جگہ علیحدہ اہمیت ہوتی ہے.....“ عمران نے جواب دیا۔

”جہارا مطلب ہے کہ اس لیبارٹری کو بچانے کے لئے ہمیں چھوڑ دیا جائے۔ نہیں علی عمران اب ایسا کرنا ممکن نہیں رہا۔ میں نے صرف ایک بار ہمیں چھوڑا تھا دوسری بار نہیں۔ اب موت جہارا مقدر بن چکی ہے..... بونی نے ٹھٹھکی اجنبی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”موت تو بہر حال ہر ایک کا مقدر ہے مس بونی۔ لیکن تم جیسی عورتوں میں بس کیسی کمزوری ہے کہ تم اپنے آپ کو نبھانے کیا سمجھنے

سکے اور چونکہ لیبارٹری کی تباہی میرے مشن میں شامل تھی اس لئے میں نے واپس مڑتے ہوئے ڈاکٹر جیکسن کے آپریشن روم کی مین مشین میں۔ ٹی ایکس سپر۔ چھپادی تھی اور یقیناً تم۔ ٹی ایکس سپر۔ کے بارے میں اچھی طرح جانتے ہو گئے کہ وہ کس قدر طاقتور ہوتی ہے اور چونکہ تم بلیک تھنڈر سے منسلک ہو۔ جو کہ خود اہتجائی جدید ترین سائنسی ایجادات کو عملی میدان میں بھی استعمال کرتی رہتی ہے اس لئے تمہیں یقیناً معلوم ہو گا کہ۔ ٹی ایکس سپر۔ کس طرح کام کرتی ہے۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ وری بیڈ۔ وری بیڈ۔ ٹی۔ ایکس سپر تم نے وہاں فٹ کر دی ہے۔ اوہ کاش۔ کاش مجھے ذرا سا بھی خیال آ جاتا کہ جہارے پاس ایسی چیز بھی ہو سکتی ہے تو مم۔ مم۔ میں..... ڈاکٹر سائمن کی حالت دیکھنے والی ہو گئی تھی۔

”یہ کیا چیز ہوتی ہے ڈاکٹر سائمن یہ ٹی ایکس سپر..... بونی نے ڈاکٹر سائمن سے مخاطب ہو کر کہا۔

”یہ دنیا کی سب سے طاقتور ریزیں۔ یہ لیبارٹری تو کیا ان ساری پہاڑیوں کو تباہ دیر باد کر سکتی ہیں۔ یہ دنیا کی سب سے خطرناک شعاں ہیں۔ اہتجائی خطرناک اور اہتجائی طاقتور..... ڈاکٹر سائمن نے کہا۔

”لیکن یہ اسی وقت ہی کام کریں گی جب کوئی انہیں فائر کرے گا۔ اس لئے تم کیوں گھبرا رہے ہو..... بونی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

لگ جاتی ہو۔ جہاد کیا خیال ہے کہ تم نے پہلے مجھے جھوڑ کر مجھ پر احسان کیا تھا۔ حالانکہ حقیقت یہی ہے کہ میں نے تمہیں خود نظر انداز کر دیا تھا۔ کیونکہ میں بغیر اشد ضرورت کے قتل و غارت سے گریز کرتا ہوں اور اب بھی سن لو اگر تم نے میرے اور میرے ساتھیوں کے ساتھ ساتھ ڈاکٹر عالم رضا کے خلاف انگلی بھی ہٹائی تو نہ تم زندہ رہو گی اور نہ تمہاری یہ لیبارٹری رہے گی۔ باقی رہا ڈاکٹر سائمن تو یہ جہاد آدی ہے۔ تم جو چاہو اس سے سلوک کرو مجھے کوئی اعتراض نہ ہوگا۔..... عمران کا بوجھ بھٹکتا اجنبی سرد ہو گیا تھا۔

”ٹھیک ہے۔ ابھی معلوم ہو جانے کا کہ میں کیا کر سکتی ہوں اور تم کیا کر سکتے ہو۔ پہلے میں اس بوڑھے شیطان کو تو کثیر کردار تک پہنچا دوں۔..... بونی نے سرد لہجے میں جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیکٹ کی جیب سے مشین پستل نکال لیا۔ اس کے ہجرے پر بھٹکتا اجنبی سفای اور سردہری نمایاں ہو گئی تھی۔

”مم۔ مم۔ مجھے مت مارو۔ مجھے معاف کر دو۔..... ڈاکٹر سائمن نے بھٹکتا گونگراتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے مشین پستل کے مخصوص دھماکوں کے ساتھ ہی ڈاکٹر سائمن کے حلق سے چیخ نکلی اور اس کا بندھا ہوا جسم کرسی پر ہی جم پڑا۔ گولیاں بارش کی طرح عمران کے ساتھ بیٹھے ہوئے ڈاکٹر سائمن پر پڑ رہی تھیں اور چند لمحوں بعد ہی وہ ساکت ہو گیا۔ اس کے زخموں سے نکلنے والے خون نے عمران کے لباس جہرے اور ہاتھوں کو بھی رنگین کر دیا تھا۔

”دیکھا تم نے عمران کہ میں کیا کر سکتی ہوں۔..... بونی نے ٹریگر سے انگلی ہٹا کر عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کے ہجرے پر اسی طرح سفای اور سردہری موجود تھی۔ ڈاکٹر سائمن کی دوسری طرف بیٹھے ہوئے ڈاکٹر عالم رضا کی گردن دھلک گئی تھی وہ شاید خوف کی شدت سے بے ہوش ہو گیا تھا۔

”ہاں میں نے دیکھ لیا ہے۔ میں چاہتا تو تم یہ کچھ بھی نہ کر سکتیں۔ لیکن میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ یہ جہاد آپس کا معاملہ ہے۔ اگر بلیک تھنڈر اپنے بڑے سائنس دانوں کو اس طرح تم جیسے احمقوں کے ہاتھوں مروانا چاہتی ہے تو مجھے مداخلت کرنے کی کیا ضرورت ہے۔“ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لو تھر۔..... بونی نے بھٹکتا ساتھ بیٹھے ہوئے لو تھر سے مخاطب ہو کر کہا۔

”میں مس۔..... لو تھر نے مودبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ وہ ٹرانسمیٹر کہاں ہے جس سے تم لیبارٹری میں ڈاکٹر سائمن سے بات کرتے تھے۔..... بونی نے کہا۔

”میرے دفتر میں ہے مس۔..... لو تھر نے اسی طرح مودبانہ لہجے میں جواب دیا۔

”وہ لے آؤنا کہ میں عمران کو بتا سکوں کہ میں کیا کر سکتی ہوں اور کیا نہیں۔ میں ابھی اس کے سامنے جونی کو کہہ کر اس کی یہ ”ٹی ایکس سیر“ وغیرہ بیکار کرا دیتی ہوں۔..... بونی نے کہا۔

کھلا اور لو تھر اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک باکس تھا جو اس نے بوبی کی طرف بڑھا دیا۔ بوبی نے اس کا ہٹن دیا۔

”ہیلو ہیلو بوبی کاننگ جونی اور“..... بوبی نے ہٹن دبا کر کال دینا شروع کر دی۔ جبکہ ادھر عمران نے اسے ٹرانسمیٹر کی طرف متوجہ پا کر اپنی رہائی کے لئے کارروائی کا دوبارہ آغاز کر دیا۔ کیونکہ اب اس کے ذہن میں ایک ترکیب آگئی تھی۔ گو یہ ترکیب بظاہر ناممکن نظر آرہی تھی لیکن عمران جانتا تھا کہ انسانی نفسیات کو مد نظر رکھ کر کام کیا جائے تو بعض اوقات ناممکن بھی ممکن میں تبدیل ہو جایا کرتا ہے۔

بوبی سے گفتگو کے دوران اس نے اپنی انگلیوں کو مختلف انداز میں موڑ کر یہ چیک کر لیا تھا کہ اس کی کلائی کے گرد موجود کڑا کڑی کے بازو کی بیرونی سائیڈ کی طرف سے ٹکل کر اندرونی سائیڈ میں جا کر غائب ہو رہا تھا اور عمران جانتا تھا کہ جس جگہ سے کڑا گھوم کر باہر آیا ہے۔ وہاں لامحالہ خلا بن جاتا ہے اور کڑے کا وہ حصہ جو اس خلا میں موجود تھا اس میں جوڑ لگا ہوا ہو گا۔ بوبی فلائی کراہت کر کے گا اور اس کی صرف دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی کے ساتھ والی انگلی اس جوڑ تک پہنچ رہی تھی اور ایسے جوڑ جو گھومتے ہیں۔ ان کی تکنیک کا بھی اسے علم تھا کہ اس کے کندھوں کے اندر ایک سیدھی گول پن ڈالی جاتی ہے۔ تاکہ یہ آسانی سے گھوم سکے اور اس کے ناخنوں میں موجود بلیڈ اس سرے کو کسی سکریو ڈرائیور کی طرح اس پن کے سرے کو گھما کر باہر نکال سکتا ہے۔ لیکن اگر ایسا ہو بھی جائے تو اس کا صرف دایاں ہاتھ ہی آزاد ہو

”ییس مس“..... لو تھر نے جواب دیا اور کرسی سے اٹھ کر وہ تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

”تو تم واقعی لیبارٹری تباہ کروانا چاہتی ہو“..... عمران نے کہا۔

”کر دو تباہ میں نے تمہیں روکا ہے“..... بوبی نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔ تم پہلے اپنی کوشش کر لو۔ جب تم اپنی ناکامی کا اعتراف کر لو گی پھر یہ لیبارٹری تباہ کر دی جائے گی“..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو بوبی بے اختیار ہنس پڑی۔

”علی عمران میں جانتی ہوں کہ تم بڑے ذہین، چالاک، عیار، شاطر اور خطرناک سیکرٹ ایجنٹ ہو گے۔ لیکن اس بار جہادی بد قسمتی یہ ہے کہ تمہارے مقابل بوبی ہے۔ بوبی۔ میں تمہیں جاکہ رہی ہوں کہ تم مجھے اچھے لگے تھے اس لئے میں نے سوچا تھا کہ تمہیں معاف کر دوں لیکن تم نے لیبارٹری میں داخل ہو کر اپنی موت کے پروانے پر خود ہی دستخط کر دیے ہیں“..... بوبی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اچھا۔ دیری گڈ۔ تم نے یہ فقرے کہہ کر میرے دل میں امید کا چراغ جلا دیا ہے۔ چلو اس دنیا میں کوئی ایک خاتون تو ایسی بھی ہے جسے میں اچھا لگے لگ گیا ہوں“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”مجھے افسوس ہے کہ اب اس چراغ میں مزید تیل نہیں پڑ سکے گا“..... بوبی نے جواب دیا۔

”یہ تو وقت بتانے کا“..... عمران نے جواب دیا۔ اسی لمحے دروازہ

کے گا۔ اس کا دوسرا ہاتھ دونوں ناٹگیں اور جسم جو رادڑ میں جکڑے ہوئے تھے دیسے ہی جکڑے رہ جانے تھے اور ایک ہاتھ آزاد ہو جانے سے وہ بظاہر اس سے کوئی فائدہ نہ اٹھا سکتا تھا لیکن اس کے باوجود عمران رہائی کی ایک ترکیب سوچ چکا تھا اور اب بوبی کو ٹرانسمیٹر کی طرف متوجہ دیکھ کر اس نے اس پر عمل کرنا شروع کر دیا۔ اس کے دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی کے ساتھ والی انگلی اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔ اس انگلی کے ناخن میں لگا ہوا ہلیڈ جوڑے درمیان پن کے سرے پر صحیح کام کر رہا تھا اور عمران اپنی انگلی کو دائرے میں حرکت دے کر بالکل سکرو ڈرائیور کی طرف اس پن کو کھولتا چلا جا رہا تھا۔ جب کہ اس کی نظریں بوبی پر ہی جمی ہوئی تھیں جو کسی جونی کو عمران اور اس کے ساتھیوں کے لیبارٹری میں جانے۔ ڈاکٹر سامن اور پاکیشیائی سائنس دان کو باہر لانے اور عمران کے بقول ڈاکٹر جیکسن کی ہلاکت اور "ٹی ایکس" سپرہاں نصب کرنے کی تفصیل بتا رہی تھی۔

"اوہ اوہ یہ ہے۔ سب کیسے ہو سکتا ہے مس بوبی اور..... جونی کی حیرت کی شدت سے جھنجھتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"یہ سب کچھ ہو چکا ہے۔ ڈاکٹر سامن کو ہیڈ کو ارٹر کے حکم کے مطابق غدار کی سزا میں موت کے گھاٹ اتارا جا چکا ہے اور مجھے معلوم ہے کہ ڈاکٹر سامن کے بعد اب اس لیبارٹری کے انچارج تم ہی ہو۔ اس لئے اب تم لیبارٹری کا چارج سنبھالو اور اس "ٹی ایکس سپر" کو تلاش کر سٹے اسے پکار کر دو اور..... بوبی نے تھوٹے سے کہا۔

"اس میں تو کافی وقت لگے گا مس بوبی۔ کیونکہ "ٹی ایکس سپر" کی تلاش کے لئے پورا سیکشن آف کرنا پڑے گا۔ جب تک تمام مشینیں بند نہ ہو جائیں "ٹی ایکس سپر" کو تلاش ہی نہیں کیا جاسکتا اور..... جونی نے جواب دیا۔

"یہ "ٹی ایکس سپر" کیسی ہوتی ہے۔ اس کی تفصیل بتاؤ اور..... بوبی نے کہا۔

"ٹی ایکس سپر پن سے لے کر باکس کی شکل میں بنائی جاتی ہے۔ لیکن اس میں موجود ریز اس وقت چمک ہو سکتی ہیں جب اس جگہ معمولی سے معمولی لرزش بھی موجود نہ ہو۔ ورنہ یہ چمک نہیں کی جا سکتی۔ اس لئے پورے سیکشن کو آف کرنا پڑے گا اور..... جونی نے جواب دیا۔

"کیا ایک آدمی جو بندھا ہوا ہو۔ بندھے بندھے اس ٹی ایکس سپر کو فائر کر سکتا ہے۔ اور..... بوبی نے پوچھا۔

"مس اس کا باقاعدہ ڈی چارج ہوتا ہے۔ جس کا پن پریس کرنا پڑتا ہے۔ تب ہی یہ فائر ہو سکتا ہے۔ اس لئے بندھا ہوا آدمی کیسے اسے فائر کر سکتا ہے اور..... دوسری طرف سے جونی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے پھر جس قدر وقت چاہے خرچ کر دو۔ اب میں مطمئن ہوں اور اینڈ آل..... بوبی نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے لوتھ کی طرف بڑھا دیا۔ جب کہ

مسکراتے ہوئے کہا جب کہ لو تو اس دوران تیزی سے عمران کی طرف بڑھا اور اس نے عمران کے سامنے آکر اس کی تلاش لینا شروع کر دی۔ عمران نے کوئی حرکت نہ کی۔ وہ خاموش بیٹھا رہا۔

”اس کے پاس تو کچھ نہیں ہے مس“..... تھوڑی دیر بعد لو تو ہر نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔

”میرے پاس جو کچھ ہے۔ اسے صرف گولڈن اینٹ ہی تلاش کر سکتی ہے مسٹر لو تو۔ تم اگر اسے تلاش کر لینے کے قابل ہوتے تو پھر ایسی چیز چھپانے کا فائدہ ہی کیا ہوتا“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تم تو چاہتے ہو کہ میں خود تمہاری تلاشوں۔ کیوں تم کیوں ایسا چاہتے ہو تم ضرور کوئی کھیل کھیلنا چاہتے ہو“..... بونی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”راڈ میں جکڑا ہوا آدمی کیا کھیل کھیل سکتا ہے مس بونی۔ البتہ یہ دوسری بات ہے کہ تمہیں لاشعوری طور پر میرے قریب آنے سے خوف محسوس ہو رہا ہو“..... عمران نے جھنجھکیے والے انداز میں کہا۔

”میں اور خوف محسوس کروں گی۔ نہیں بونی آج تک کسی سے خوف زدہ نہیں ہوئی“..... بونی نے کہا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ پھر وہ تیز قدم اٹھاتی عمران کے قریب آگئی لیکن پہلے کچھ فاصلے پر رک کر اس نے ہاتھ بڑھایا اور عمران کی کلائیوں کے گرد راڈ کو ہاتھ سے پکڑ کر چیک کیا پھر اس کے سینے کے گرد موجود راڈ کو

عمران اس دوران اپنا کام کر چکا تھا۔ وہ پن کو اس کی آخری حد تک باہر نکال چکا تھا۔ اب صرف ایک بار اس نے انگلی کو گھمنا تھا اور پن باہر آ جاتی جوڑ کھل جانا اور اس کا دایاں بازو گرپ سے آزاد ہو جانا تھا۔ لیکن ظاہر ہے صرف دائیں بازو کے آزاد ہو جانے سے تو وہ مکمل طور پر آزاد نہ ہو سکتا تھا۔ راڈ اس کے سینے پنڈلیوں اور دوسرے بازو کے گرد موجود تھے اور یہ راڈ اسی صورت میں کھل سکتے تھے جب کہ کرسی کے عقبی پائے میں موجود بین کو نہ پریس کیا جاسکے۔

”تم نے سن لیا عمران۔ تم اس بندھی ہوئی حالت میں اس ٹی ایکس سر کو فائر ہی نہیں کر سکتے اور رہائی سے پہلے ہی تمہاری روح تمہارا جسم چھوڑ جائے گی۔ اس کے بعد تو تم دیکھ ہی حرکت کرنے کے قابل نہ رہو گے“..... بونی نے مسکراتے ہوئے فاتحانہ لہجے میں کہا۔

”اگر تمہیں جوتی کی بات پر اس قدر اعتماد ہے تو پھر لامحالہ میرے پاس اس کا ڈی چارجر موجود ہونا چاہئے حالانکہ ایسی بات نہیں ہے۔ بے شک تم میری تلاش لے سکتی ہو“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ارے ہاں تم سے وہ ڈی چارجر بھی تو لیا جاسکتا ہے۔ لو تو ہر جا کر عمران کی تلاش لو اور جو کچھ بھی اس کے پاس ہو وہ نکال لو“..... بونی نے چونکتے ہوئے کہا۔

”ایک دل ہے میرے پاس کم از کم اسے نکلنے کا کام تو صنف کرخت کے سپرد نہ کرو خود ہی کوشش کر لو“..... عمران نے

لیکن ظاہر ہے جب تک وہ بن سالم باہر نہ آجاتی راڈز اپنی جگہ مضبوطی سے جے ہوئے تھے۔

”ارے ارے خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں یہ فولا دی کڑے ہیں گولڈن نہیں ہیں کہ صرف سانس لینے سے ہی ٹوٹ جائیں۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بوبی ایک جھٹکے سے آگے بڑھی اور پھر اس نے عمران کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ اسی لمحے عمران کی دائیں ہاتھ کی انگلی گھومی اور دوسرے لمحے کھٹاک کی ہلکی سی آواز ابھری اور عمران کا دایاں بازو گرفت سے آزاد ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی عمران پر جھکی ہوئی بوبی ہلکت جھکتی ہوئی مڑی اور پھر عمران کے سانسے ہی اس طرح بیٹھ گئی جیسے گرد پ نوٹوں کے لئے لوگ کھڑے ہوئے افراد کے سانسے بیٹھ جاتے ہیں۔ عمران کا دایاں بازو پوری قوت سے اس کی گردن کے گرد لپٹا ہوا تھا۔ لیکن دوسرے لمحے جیسے بجلی جھکتی ہے اس طرح بوبی اچھلی۔ اس کا جسم الٹی قلابازی کھا کر قوس کی صورت میں گھومتا ہوا عمران کے سر کے اوپر سے گزر کر کرسی کی عقبی سمت جا کر اور عمران کی ایک بازو کی گرفت اس کی گردن کے گرد خود بخود ختم ہو گئی۔ کیونکہ الٹی قلابازی کھا جانے کی وجہ سے اس کا سر بجلی کی سی تیزی سے نیچے کی طرف ہوتا چلا گیا اور وہ واقعی ہوا کے جمونے کی طرح عمران کی گرفت سے آزاد ہو جانے میں کامیاب ہو گئی۔ یہ سب کچھ صرف پلک جھپکنے میں ہو گیا۔ لیکن دوسری پلک جھپکنے سے بھی پہلے کھٹاک کھٹاک کی آوازیں ایک بار پھر کرے میں گونجیں اور عمران ہلکت اچھل کر کھڑا

حقی مشہور: لی نوہ کھنڈ کھر کمالہ
ہو گیا۔ وہ راڈز کی گرفت سے نکلنے پر توجہ دینا چاہتا تھا اور اس کے دوسرے بازو اس کے سینے کے گرد اور اس کی دونوں پنڈلیوں کے گرد موجود راڈز کھل کر غائب ہو چکے تھے۔ اس کے ساتھ ہی کمرے میں لو تھر کی چیخ گونجی اور وہ ہوا میں اٹھتا ہوا ایک دھماکے سے کرسی کے عقب سے اٹھتی ہوئی بوبی کے جسم سے ٹکرایا اور وہ دونوں چپختے ہوئے نیچے گرے ہی تھے کہ عمران کا جسم فضا میں بلند ہوا اور وہ کسی پرندے کی طرح اڑتا ہوا کرسی کے عقب میں لو تھر اور بوبی کے ساتھ جا کھڑا ہوا وہ دونوں نیچے گرتے ہی بجلی کی سی تیزی سے اٹھنے ہی لگے تھے کہ عمران کے دونوں بازو ہلکت پھیل کر بسنے اور اس کے ساتھ ہی ایک دھماکے سے لو تھر اور بوبی دونوں کے سر پوری قوت سے ایک دوسرے سے ٹکرائے۔ یہ ٹکر اس قدر شدید تھا کہ دونوں کے جسم بے جان سے ہو کر عمران کے بازوؤں میں ہی ٹپک کر رہ گئے۔ عمران نے دونوں کو بیک وقت کوڑ کرنے کے لئے بالکل منفرد اقدام کیا تھا۔ دونوں جیسے ہی اٹھے تھے عمران نے جمپٹ کر ان کی گردنوں کو دونوں بازوؤں میں جکڑا تھا اور پھر بازوؤں کو جھٹکا دے کر دونوں کے سروں کو ایک دوسرے سے ٹکرایا تھا۔ کیونکہ اساتو وہ بھی جانتا تھا کہ لو تھر اور بوبی دونوں سے وہ بیک وقت نہ ٹپٹ سکتا تھا۔ اس لئے اس نے دونوں کو بیک وقت ناکارہ کرنے کے لئے یہ انداز اپنایا تھا۔ پہلی ٹکر کے بعد بوبی نے اچھل کر اس کی گرفت سے نکلنے کی بجلی سی لاشعوری کو شش کی لیکن عمران کے بازو ایک بار پھر حرکت میں آئے اور دونوں کے سر

ایک بار پھر زور سے نکلے اور دوسرے لمحے ان دونوں کے جسم مکمل طور پر بے جان ہو گئے۔ عمران نے بازو کھولے تو دونوں ریت کی خالی ہوتی ہوئی بوریوں کی طرح فرش پر ڈھیر ہو گئے۔ عمران تیزی سے مڑا اور پھر اس نے باری باری اپنے سب ساتھیوں کی کرسیوں کے عقبی پایوں میں موجود بین پریس کر کے راڈ کی گرفت سے آزادی دلا دی۔
 ”یہ۔۔۔ سب کیسے ہو گیا عمران صاحب“۔۔۔ صفدر نے رہا ہوتے ہی انتہائی حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

”یہ صرف انسانی نفسیات کے مطابق سوچنے کا اثر ہے صفدر۔“ عمران نے کہا اور پھر اس نے اپنے بازو کی رہائی کے بارے میں تفصیلات بتا دیں۔

”لیکن مجھے معلوم تھا کہ ایک بازو کی رہائی سے مکمل رہائی نہیں ہو سکے گی۔ اس لئے میں نے بولی کی مارشل آرٹ میں مہارت سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کی اور میری کوشش کامیاب ہو گئی۔ بولی مجھ پر جھک کر میری تلاش لے رہی تھی۔ میں نے دایاں بازو آزاد ہوتے ہی اس ایک ہاتھ کی مدد سے اسے جھٹکا دے کر گھمایا اور اپنے آگے فرش پر بیٹھنے پر مجبور کر دیا اور اس کی گردن بازو سے اس طرح جکڑ دی کہ وہ آگے کی طرف جھٹکا دے کر رہائی حاصل نہ کر سکے۔ مجھے معلوم تھا کہ بولی جب آگے کی طرف جھٹکا دے کر رہائی حاصل نہ کر سکے گی تو لامحالہ وہ اپنے بچاؤ کے لئے اپنی قلابازی کھا کر میرے عقب میں جانے لگی اور وہی ہوا اس نے اپنی قلابازی کھائی اور اس کا جسم میرے سر کے اوپر

سے ہوتا ہوا کرسی کے عقب میں گیا۔ لیکن میں نے بازو اس کی گردن سے ہٹاتے ہوئے اپنے بازو کو آگے کی طرف زوردار جھٹکا دیا تھا جس کی وجہ سے قلابازی کھا کر عقب میں جاتا ہوا اس کا جسم جھٹکا لگنے کی وجہ سے میری کرسی کے عقبی حصے سے پوری قوت سے نکل آیا اور کرسی کے عقبی پائے میں موجود آپریشنل بین دب گیا اور راڈز میرے جسم سے اہٹ گئے لیکن اس کے ساتھ ساتھ مجھے معلوم تھا کہ بولی سر ابلخت ہے اور اس کی جینٹ کی جیب میں مشین پشل بھی ہے۔ اسی طرح لو تھر کے پاس بھی ظاہر ہے کچھ نہ کچھ ہوگا۔ اگر ان دونوں کو ڈرا سی بھی ہمت مل گئی تو میں تم سب کو بھی شدید خطرات لاحق ہو سکتے تھے اور ڈاکٹر سامن کے علاوہ میں اور کسی کی ہلاکت یا اس کے زخمی ہونے کو برداشت نہ کر سکتا تھا۔ اس لئے آزاد ہوتے ہی میں نے آگے بڑھ کر حریت سے سکتے کی حالت میں کمرے ہوئے لو تھر کو اٹھا کر کرسی کے عقب سے انھیں بولی بولی پر دے مارا اور پھر خود بھی وہاں پہنچا۔

میں کے بعد ان دونوں کو بیک وقت بے کار کرنے کی صرف ایک ہی ترکیب تھی کہ ان دونوں کے سروں کو پوری قوت سے نکل دیا جائے اور دی ہوا نتیجہ جہاز سے سامنے ہے۔ عمران نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”تم بعض اوقات مجھے واقعی جادو گر لگنے لگتے جاتے ہو۔۔۔۔۔۔ تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”سب سے بڑا جادو عقل ہے اور یہی جادو تم استعمال کرنے سے ہر

لیکن..... ڈاکٹر عالم رضا نے اسی طرح الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔
"آپ کو بتایا تو ہے کہ ہمارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے
اور ہم سرکاری طور پر آپ کو بلیک تھنڈر سے رہائی دلانے کے لئے آئے
ہیں....." عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مختصر طور پر اس
سائنس کانفرنس کے بعد اس کے ایکسیڈنٹ اور اس کی لاش کا پاکیشیا
لے جا کر شناخت ہونا اور دفن ہونے کے بارے میں سب کچھ بتادیا۔
"اوہ اوہ تو مجھے وہاں باقاعدہ مردہ قرار دے دیا گیا تھا۔ مگر۔ مگر۔ پھر
آپ کو کس طرح علم ہوا کہ میں زندہ ہوں اور جہاں موجود ہوں۔"
ڈاکٹر عالم رضا نے استہنی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”کیا ضرورت ہے مذاکرات کی۔ ان کا خاتمہ کرو اور جہاں سے نکل
جو راستے میں آئے اڑاتے چلے جاؤ۔“ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا
”نہیں تنویر ان حالات میں ہمیں ہر قدم سوچ کچھ کراٹھانا ہو گا۔
ہم پاکیشیا میں نہیں اکیڑیا میں ہیں اور بلیک تھنڈر کے ہاتھ ہے جا
لے ہیں۔ ہم پر پاکیشیا پہنچنے سے پہلے سینکڑوں نہیں بلکہ بلاساٹھ
ہزاروں بار حملے کرائے جاسکتے ہیں اس کے علاوہ میں نے ڈاکٹر عالم رحمہ
کو بھی زندہ ساتھ لے جانا ہے اور اس لیبارٹری کو بھی تباہ کرنا ہے
تاکہ بلیک تھنڈر دوبارہ ڈاکٹر عالم رضا کو اغوا کر کے جہاں لے آئے کہ

"آپ کا وہ فارمولا۔ جس پر آپ کام کر رہے تھے۔ اس کی کاپی چرائی گئی تو کہیں سیکرٹ سروس کو دے دیا گیا اور پھر سیکرٹ سروس نے اپنے ذرائع سے معلومات حاصل کر لیں کہ آپ کی موت ڈرامہ تھی۔ اس کے بعد ہم سب کو یہ مشن دیا گیا کہ ہم آپ کو چھوڑ کر واپس لے آئیں کیونکہ آپ بہر حال پاکیشیا کا قیمتی سرمایہ ہیں۔ باقی ہم جہاں تک کیسے پہنچے۔ یہ لمبی کہانی ہے اور اس کا آپ سے کوئی تعلق بھی نہیں ہے۔"..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"مم۔ مم۔ آپ کا مشکور ہوں اور مجھے آپ اپنے ملک پر فخر ہو رہا ہے کہ اس نے صرف میری ذات کی خاطر آپ جیسے لوگوں کو جہاں بھجویا ہے۔ ورنہ یقین کیجئے۔ میں پاکیشیا تو پاکیشیا اپنی ذات سے بھی مایوس ہو چکا تھا۔"..... ڈاکٹر عالم رضا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور عمران مسکرا دیا۔

"سوائے جولیا کے باقی تم سب باہر رہو گے۔ اسلحہ یقیناً اس عمارت میں موجود ہو گا وہ تم تلاش کر لینا۔ میں جولیا کے ساتھ مل کر اس دوران میں بولی سے مذاکرات کروں گا۔ تاکہ حساس سے نکلے اور بمخاطبت پاکیشیا پہنچنے کی کوئی نموس منصوبہ بندی نہ جاسکے۔" عمران نے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا تو سوائے جولیا کے باقی سب خاموشی سے کمرے سے باہر چلے گئے۔ عمران نے ڈاکٹر عالم رضا کو الوداع ایک راڈ والی کرسی پر بٹھا دیا تھا۔

"بولی کو ہوش میں لے آؤ جولیا۔"..... عمران نے اس کرسی پر بیٹھتے

ہوئے کہا جس پر پہلے بولی بیٹھی تھی اور جولیا تیزی سے آگے بڑھی اور اس نے راڈ میں جکڑی ہوئی بولی کا منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے بند کر دیئے۔ چند لمحوں بعد ہی بولی کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمایاں ہونے لگے تو جولیا پیچھے ہٹ کر عمران کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئی۔ چند لمحوں بعد بولی نے کر رہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ پہلے تو اس کی آنکھوں میں دھند سی چھائی رہی۔ لیکن پھر جیسے ہی اس کی آنکھوں میں شعور کی چمک ابھری۔ اس نے بے اختیار اٹھ کر کھڑے ہونے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے راڈ میں جکڑے جانے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر رہ گئی۔ اس نے بے اختیار نظریں گھما کر سائیڈوں پر دیکھا اور پھر اس کی نظریں سامنے بیٹھے ہوئے عمران اور جولیا پر جیسے ہم کی گئیں۔

"تم۔ تم۔ آخر کس طرف رہا ہو گئے۔ کیا تم جاوگر ہو۔"..... بولی کے چہرے پر تھیف کے ساتھ ساتھ حیرت کے تاثرات بھی ابھر آئے تھے۔

"کاش جاوگر ہوتا تو تمہیں جاو کی مدد سے قید کر کے اپنے پاس اس طرح رکھ لیتا کہ تم ہر وقت نظروں کے سامنے ہی رہتیں۔" عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور ساتھ ہی اس نے کن آنکھیوں سے ساتھ بیٹھی بولی جولیا کی طرف بھی دیکھا جس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے تھے۔

"تم نے واقعی مجھے حیرت زدہ کر دیا ہے۔ میں نے تو باقاعدہ چیک

کیا تھا۔ جہارے جسم کے گرد رازدروست حالت میں تھے اور ہمیں اس انداز میں جکڑا گیا تھا کہ تم صرف سر اور گردن ہی ہلا سکتے تھے۔ اس کے باوجود جہارا بازو بھی آزاد ہو گیا اور پھر جہارا جسم بھی آخری سبب کی طرح ہو گیا۔..... بونی نے اسی طرح انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے مختصر طور پر اسے وہ سب کچھ بتا دیا جو اس سے پہلے اس نے اپنے ساتھیوں کو بتایا تھا۔

حیرت انگیز۔ ناممکن۔ اگر یہ سب کچھ میرے سامنے نہ ہوا ہوتا تو میں مر کر بھی اس پر یقین نہ کرتی۔ بہر حال ٹھیک ہے۔ اب مجھے پہلی بار اندازہ ہوا ہے کہ تم سے بلیک تھنڈر کا مین ہیڈ کو اڑ کر کیوں مر عوب ہو گیا ہے..... بونی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔
 "تم اتنی جڑی تنظیم کی بات کر رہی ہو، مجھ سے آج تک مس جو یا مر عوب نہیں ہو سکی ذرا سی بات کرو تو جو جوتی اتار لیتی ہے۔" عمران نے ایک بار پھر جو یا کو کن انکھیں سے دیکھتے ہوئے کہا تو جو یا کے سوتے ہوئے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ دوڑنے لگی۔ عمران نے جان بوجھ کر یہ فقرہ کہا تھا کیونکہ وہ محسوس کر رہا تھا کہ بونی کا اس سے اور اس کا بونی سے رویہ دیکھ کر جو یا کے دل میں غصے کا لاوا کھول رہا ہے اور وہ کسی بھی لمحے آتش فشاں کی طرح پھٹ سکتی ہے۔
 "اوہ تو مس جو یا جہاری..... بونی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میری حیف ہے اور بس..... عمران نے اس کی بات درمیان میں ہی کاٹنے ہوئے کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ بونی مغربی لڑکی ہے۔

اس نے بلا تکلف وہ الفاظ کہہ دیئے ہیں جو نہ عمران پسند کرتا تھا اور نہ جو یا پسند کر سکتی تھی۔

"اوکے۔ اب تم نے مجھے اس کرسی میں جکڑ دیا ہے۔ اب تم کیا چاہتے ہو..... بونی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تم عام سپر ہیمنوں سے مختلف ہو۔ تم نے کنسانا میں جو رویہ اختیار کیا تھا اور یہاں بھی جہارے کے دربار کا جو پہلو سامنے آیا تھا۔ اس کی وجہ سے میں سمجھتا ہوں کہ جہاری موت اچھے اور صاف دل و ذہن کی موت ہوگی۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ تم خود کو کوئی ایسی ترکیب بتا دو کہ ہم بھی خاموشی سے یہاں سے چلے جائیں اور تم بھی موت کے منہ میں جانے سے بچ جاؤ..... عمران نے کہا۔

"اس میں ترکیب کی کیا بات ہے۔ تم چلے جاؤ۔ بس۔ اب ہمیں کون روک سکتا ہے۔ میں ہمیں روک سکتی تھی۔ میں بے بس ہو چکی ہوں..... بونی نے جواب دیا۔

"کیا لیبارٹری تباہ ہونے کے بعد ہمیں جہاری تنظیم کوئی سزا تو نہ دے گی..... عمران نے پوچھا تو بونی چونک پڑی۔

"لیبارٹری کیسے تباہ ہو سکتی ہے۔ جونی کو میں نے آگاہ کر دیا ہے وہ فی ایکس سر کو خود ہی تلاش کر لے گا۔ بلکہ کر بھی چکا ہو گا..... بونی نے چونک کر کہا۔

"اے تلاش کرنا جہارے جونی کے بس میں ہی نہیں ہے کیونکہ وہاں میں نے کوئی فی ایکس سر نصب ہی نہیں کی۔ اگر میں ایسا کرتا تو

”اس وقت مجھے یقین تھا کہ تم کسی صورت بھی لیبارٹری تباہ نہیں کر سکتے۔ پھر جب تم نے اس فی ایکس سر کا ذکر کیا اور ڈاکٹر سائمن نے جہاری تائید کی تو میں نے جونی کو کال کر کے اس سے آگاہ کر دیا۔ اس طرح میں مطمئن ہو گئی اور اب تم کہہ رہے ہو کہ تم نے فی ایکس سر وہاں نصب ہی نہیں کی اور اب جہاری اس دلیل سے مجھے جہاری یہ بات چنگ لگ رہی ہے۔ کیونکہ جونی کے مطابق یہ ڈی چارجر کے بغیر تو تباہ ہی نہیں ہو سکتی اور ڈی چارجر جہارے پاس نہیں ہے۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ یہ جہارے کسی ساتھی کے پاس ہو“..... بوبی نے جواب دیا۔

”نہیں کسی کے پاس نہیں ہے۔ بہر حال اب یہ بات طے ہو گئی کہ لیبارٹری تباہ ہونے پر جہیں تنظیم موت کی سزا دے سکتی ہے لیکن اگر ہم خاموشی سے واپس پاکستان چلے جائیں اور اس دوران لیبارٹری بھی تباہ نہ ہو اور پھر بعد میں اگر تباہ ہو تو تم پر کوئی آج نہیں آئے گی“..... عمران نے کہا۔

”اتنے فاصلے سے لیبارٹری تباہ نہیں ہو سکتی۔ کس طرح کرو گے تباہ“۔ بوبی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”سنو بوبی۔ یہ درست ہے کہ لیبارٹری کے اندر میں نے کوئی آلہ وغیرہ نصب نہیں کیا۔ لیکن یہ بات بھی درست ہے کہ میں اس لیبارٹری کو پاکستان میں بیٹھ کر بھی تباہ کر سکتا ہوں۔ کس طرح کر سکتا ہوں یہ تمہاری کہ بعد تو بتا سکتا ہوں فی الحال نہیں۔ لیکن میں

لا محالہ لو تم کو میرے پاس سے تلاشی کے دوران اس کا ڈی چارجر دستیاب ہو چکا ہوتا“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تو پھر۔ تو پھر لیبارٹری کیسے تباہ ہو سکتی ہے“..... بوبی نے حیران ہو کر کہا۔

”اس کے باوجود میں جب چاہوں گا لیبارٹری تباہ ہو جائے گی۔ چاہے میں پاکستان میں بیٹھ کر کیوں نہ چاہوں۔ لیبارٹری بہر حال تباہ ہوگی“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تم نے جو حیرت انگیز کارکردگی اس رہائی کے سلسلے میں دکھائی ہے۔ اس کے بعد تو مجھے اب یقین آتا جا رہا ہے کہ تم جو کچھ کہہ رہے ہو وہ درست ہی ہوگا۔ لیکن یہ بتا دوں کہ اگر لیبارٹری تباہ ہوئی تو پھر مجھے لا محالہ موت کی سزا دے دی جائے گی“..... بوبی نے جواب دیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

”اس کا مطلب ہے کہ جہاری ہیڈ کوارٹر سے کوئی بات ہوئی ہے۔“ عمران نے کہا۔

”ہاں میں جہیں سب کچھ بتا دیتی ہوں“..... بوبی نے کہا اور پھر اس نے ٹرانسمیٹر پر سیکشن ہیڈ کوارٹر اور پھر بعد میں ریجنل ہیڈ کوارٹر سے جو گفتگو ہوئی تھی اس نے وہ ساری تفصیل بتادی۔

”لیکن تم نے پہلے تو لیبارٹری کی تباہی سے بڑی بے نیازی دکھائی تھی اور کہا تھا کہ بلیک تھنڈر کی سینکڑوں ہزاروں لیبارٹریاں ہیں ایک تباہ ہو گئی تو کیا ہے“..... عمران نے کہا۔

نہیں چاہتا کہ تمہیں موت کی سزا دی جائے۔ اسلئے اگر تم اپنے ہیڈ کو ارثر سے بات کرو اور اسے کہہ دو کہ عمران کو واپس جانے دیا جائے تو لیبارٹری تباہ نہ ہوگی۔ کیا تم ایسا کر سکتی ہو؟۔ عمران نے کہا۔
 "سوری میں جھوٹ نہیں بولوں گی۔ میں اب تک ہونے والی ساری بات بتا دوں گی۔ نتائج چاہے کچھ ہی کیوں نہ نکلیں۔ یہ میری فطرت ہے۔..... بوبی نے صاف اور دونوک لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ۔ مجھے تم سے اسی جواب کی توقع تھی۔ اس لئے میں نے تمہیں ٹرومین جیسا ایجنٹ کہا تھا۔ وہ اگر ٹرومین ہے تو تم ٹروومن ہو۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اسکے ساتھ ہی وہ کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"جولیا مس بوبی کو رہا کر دو۔ ہم ڈاکٹر عالم رضا کو ساتھ لے جا رہے ہیں۔ فی الحال یہی کافی ہے۔ اگر بلیک تھنڈر نے دوبارہ ڈاکٹر عالم رضا کو اغوا کیا تو پھر نہ صرف اس کی لیبارٹری تباہ ہوگی بلکہ ساتھ ہی نجاتے کیا کیا تباہ ہو جائے۔..... عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"لیکن بوبی رہائی کے بعد ہمارے خلاف کارروائی کرے گی۔" جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اگر عمران لیبارٹری تباہ نہ کرنے کا وعدہ کرے تو میں کوئی کارروائی نہ کروں گی۔..... بوبی نے کہا۔

"میں نے کہہ دیا ہے کہ فی الحال ایسا نہیں کروں گا۔ لیکن اگر

بلیک تھنڈر نے ہماری واپسی میں رکاوٹ ڈالنے کی کوشش کی یا ڈاکٹر عالم رضا کو دوبارہ اغوا کرنے کی کوشش کی تو پھر لازماً ایسا ہوگا۔" عمران نے کہا۔

"او کے میں جہاز سے سلسلے سیکشن ہیڈ کو ارثر سے بات کر لیتی ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ سیکشن ہیڈ کو ارثر لیبارٹری کی قیمت پر جہاز کی شرائط تسلیم کر لے گا۔ اس طرح میں ہر ذمہ داری سے بچ جاؤں گی۔..... بوبی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ کر لو بات مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔" عمران نے کہا تو جولیا آگے بڑھ کر اس کی کرسی کے عقب میں آئی اور پھر اس نے عقبی جانب پر موجود آپریشنل بٹن دبا دیا۔ کھٹاک کھٹاک کی آوازوں کے ساتھ ہی بوبی راڈز کی گرفت سے آزاد ہو چکی تھی۔

"میں لو تھر کو بھی رہا کرتا ہوں۔ یہ بے چارہ کیوں بکڑا رہے۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے لو تھر کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کیا اور جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو عمران ہچکے ہٹا اور پھر گھوم کر وہ اس کی کرسی کے عقبی طرف گیا اور پیر سے ٹھوکر مار کر اس نے بٹن آف کر دیا۔ "آؤ میرے ساتھ..... بوبی نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور عمران اور جولیا سر ملاتے ہوئے اس کے پیچھے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

دی۔

”کیا رپورٹ ہے جو فی کیا وہ فی ایکس سپر مل گئی ہے اور“۔ بوبی نے پوچھا۔

”نہیں مس۔ میں نے پورے سیکشن کو اچھی طرح چیک کر لیا ہے وہاں کوئی فی ایکس سر موجود نہیں ہے۔ میں آپ کو رپورٹ دیتے ہی والا تھا کہ آپ کی کال آگئی اور“..... جو فی نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں جواب دیا۔

”کیا تم حسی طور پر کہہ رہے ہو۔ ایسا نہ ہو کہ وہ وہاں موجود ہو اور تم اسے چیک نہ کر سکے ہو اور“..... بوبی نے ہونٹ جھباتے ہوئے کہا۔

”نہیں مس میں نے اچھی طرح چیکنگ کر لی ہے۔ سپیشل سکریننگ مشین سے فاسٹل چیکنگ بھی کر لی ہے۔ اگر فی ایکس سپر وہاں نصب ہوتی تو ہر صورت میں اس چیکنگ سے معلوم ہو جاتا اور“۔ جو فی نے جواب دیا۔

”اس کا مطلب ہے جہاڑی طرف سے یہ رپورٹ میں سیکشن ہیڈ کو آڑ کو دے دوں اور“..... بوبی نے کہا۔

”یس مس اور“..... جو فی نے جواب دیا تو بوبی نے اوکے کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

”اب تو جہاڑا اطمینان ہو گیا ہو گا“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

دفتر کے انداز میں بچے ہوئے کمرے میں اس وقت بوبی کے ساتھ عمران اپنے ساتھیوں سمیت موجود تھا۔ لو تھر بھی ایک طرف موبائل انداز میں سر جھکائے خاموش کھڑا ہوا تھا۔

”میں پہلے جو فی سے رپورٹ لے لوں“..... بوبی نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

”ہاں بے شک لے لو“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بوبی نے وہ باکس مائٹرانسمیٹر جو لو تھر زروم میں لے آیا تھا اور پھر ہوش میں آنے کے بعد وہ خود ہی اسے اٹھا کر ساتھ لے آیا تھا اور اس وقت میز پر موجود تھا۔ اٹھایا اور اس کا بین آن کر دیا۔

”ہیلو ہیلو بوبی کالنگ اور“..... بوبی نے تیز لہجے میں کال دینا شروع کر دی۔

”یس جو فی انڈنگ اور“..... چند لمحوں بعد جو فی کی آواز سنائی

"ہاں لیکن تم تو کہہ رہے تھے کہ تم اس کے باوجود بھی لیبارٹری کو تباہ کر سکتے ہو۔ کیا واقعی ایسا ممکن ہے؟"..... بولی نے کہا۔

"ہاں بالکل ممکن ہے۔ اگر تم اس بات کو پرکھنا چاہتی ہو تو میں اس کے لئے بھی تیار ہوں"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں میں ایسا تجربہ نہیں کر سکتی۔ میں سیکشن ہیڈ کو وارنر سے بات کرتی ہوں"..... بولی نے ہنستے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اٹھ کر ایک الماری کھولی اور اس میں سے ایک جدید ساخت کا

ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے میز پر رکھا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔ پھر مختلف کوڈز دہرانے کے بعد جیکسن کی آواز سنائی دی۔ جب کہ عمران خاموش

بیٹھا یہ سب کچھ سن بھی رہا تھا اور اس کی تیز نظریں اس ٹرانسمیٹر کا بھی گہری نظروں سے جائزہ لینے میں مصروف تھیں۔ گو یہ فلسفہ فریکوئنسی کا

ٹرانسمیٹر تھا۔ لیکن اس کے باوجود عمران کی پوری توجہ اس ٹرانسمیٹر کی ساخت پر تھی۔

"یہ جیکسن انٹرننگ یو اور"..... چند لمحوں بعد جیکسن کی آواز سنائی دی۔

"بولی بول رہی ہوں جیکسن اور"..... بولی نے کہا۔

"ہاں کیا ہوا۔ ریجنل ہیڈ کو وارنر کی کال تو تم نے انٹز کر ہی لی ہو گی اور"..... جیکسن نے بے تکلفانہ لہجے میں کہا تو عمران سمجھ گیا کہ

سیکشن ہیڈ کو وارنر کے انچارج اور بولی کے درمیان بے تکلفانہ تعلقات ہیں۔

"میں تمہیں تفصیل بتاتی ہوں۔ نتیجہ تم خود اخذ کر لینا"۔ بولی نے جواب دیا اور پھر اس نے واقعی بغیر کچھ چھپائے تمام واقعات پوری تفصیل سے بتا دیے۔

"جونہی سے بات ہوئی ہے۔ وہ کیا کہتا ہے اور"..... جیکسن کی انتہائی تشویش پوری آواز سنائی دی اور بولی نے ابھی چند لمحے پہلے جونہی سے ہونے والی گفتگو سب لفظ بلفظ دہرا دی۔

"عمران اس وقت کہاں ہے اور"..... جیکسن نے پوچھا۔

"میرے ساتھ بیٹھا ہوا ہے اور"..... بولی نے جواب دیا۔

"مسٹر علی عمران۔ مجھے معلوم ہے کہ تم جھوٹ بولنے کے عادی نہیں ہو۔ کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ تم اب بھی لیبارٹری کو تباہ کر سکتے ہو۔ اور"..... جیکسن کی آواز سنائی دی وہ عمران سے مخاطب تھا۔

"بالکل کر سکتا ہوں اور نہ صرف لیبارٹری بلکہ جہاز سیکشن ہیڈ کو وارنر بھی تباہ کر سکتا ہوں اور"..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"کیا مطلب کیا تمہیں معلوم ہے کہ سیکشن ہیڈ کو وارنر کہاں ہے اور"..... جیکسن کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"ابھی تک تو معلوم نہیں ہے۔ لیکن معلوم کیا جاسکتا ہے۔ کیونکہ جس ٹرانسمیٹر سے جہاز ساتھ بات ہو رہی ہے۔ گو وہ انتہائی

خصوصی ساخت کا ہے اور یقیناً کوئی سائٹس دان بھی اس سے

”لیکن کیا تم اس بات کی گارنٹی دے سکتے ہو کہ اگر بلیک تھنڈر ڈاکٹر عالم رضا کو دوبارہ اغوا نہ کرے تو تم لیبارٹری کو تباہ نہ کرو گے اور.....“ جیکسن نے کہا۔

”میرے الفاظ ہی گارنٹی ہوتے ہیں مسٹر جیکسن۔ اگر تمہیں یہ گارنٹی قبول ہو تو ٹھیک نہ ہو تو تب بھی مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے اور.....“ عمران کا لہجہ اسی طرح سرد تھا۔

”سوری مسٹر علی عمران ہم ڈاکٹر عالم رضا کو پاکیشیا واپس لے جانے کی اجازت نہیں دے سکتے اور مس بوبی تم بھی سن لو کہ تم ٹھنڈے عمران سے ذہنی طور پر مرعوب ہو چکی ہو اس لئے تمہیں اس مشن سے آف کیا جاتا ہے۔ اب بلیک تھنڈر تحظیم کے دوسرے سیکشن ان کے خلاف کام کریں گے اور اینڈ آف.....“ دوسری طرف سے چانک کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

”یہ جیکسن کو اچانک کیا ہو گیا ہے.....“ بوبی نے حیران ہو کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر بھی آف کر دیا۔

”جو کچھ بھی ہوا ہے۔ اس کا نتیجہ بھی وہ خود ہی بھگت لے گا۔“ رحمان مجھے خوشی ہے کہ اب جہادی ذمہ داری ختم ہو گئی ہے اور اب ہم آزاد ہو گیا ہوں کہ جو چاہوں کروں۔ اللہ اب تم خود بتاؤ کہ ہمارے کیا ارادے ہیں.....“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”جب مجھے اس مشن سے ہی آف کر دیا گیا ہے تو پھر مجھے اس سے کیا ہنس کہ کیا ہوتا ہے اور کیا نہیں۔ میں اب تمہیں یہاں سے جانے سے

جہاد سے سیکشن ہیڈ کو ارٹاکا محل وقوع معلوم نہیں کر سکتا لیکن اس کے باوجود اس ٹرانسمیٹر اور جہاد سے سیکشن ہیڈ کو ارٹاکا بوبی کے درمیان بولے جانے والے کوڈز کی مدد سے میں محل وقوع تلاش کر سکتا ہوں اور.....“ عمران نے جواب دیا۔

”نہیں ایسا ہونا ناممکن ہے اور.....“ جیکسن نے جواب دیا۔ ”کیا تم مجھے چیلنج کر رہے ہو اور.....“ عمران کا لہجہ ناخوشگوار تھا۔ ”ٹھیک ہے میں چیلنج نہیں کرتا۔ تم لیبارٹری کی بات کرو اور.....“ جیکسن نے کہا۔

”میں نے بتا دیا ہے کہ میں جب چاہوں اور جہاں بیٹھ کر چاہوں، جہادی یہ لیبارٹری تنکوں کی طرح نکھر سکتی ہے اور میں اپنی بات بار دوہرانے کا عادی نہیں ہوں اور دوسری بات یہ بھی سن لو کہ اگر جہاد یہ خیال ہو کہ میں یہ بات اس لئے کر رہا ہوں تاکہ میں اس جگہ میں ڈاکٹر عالم رضا کو بھی نکال کر لے جاؤں اور اپنے ساتھیوں کو بھی۔ یہ تو بات اپنے ذہن سے نکال دو۔ میں نے لیبارٹری کو مشروط طور پر تباہ نہ کرنے کی بات اس لئے کی ہے کہ بوبی صاف دل اور صاف گواہی دے اور میں اسے موت کے منہ میں دھکیلنا نہیں چاہتا۔ اگر تم صرف استا کہہ دو کہ لیبارٹری کی تباہی کی سزا بوبی کو نہ دی جائے گی تو پھر لیبارٹری صرف جہاد منٹ بعد بھی تباہ ہو سکتی ہے اور تم اور جہاد ساری تحظیم بوبی سمیت اگر ہمیں روکنا چاہے تو مجھے کوئی اعتراض ہوگا اور.....“ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

کرتے ہوئے کہا۔

”سوچا کیا ہے۔ کنسانا سے ولنگٹن جائیں گے اور پھر ولنگٹن سے پاکیشیا..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”لیکن جیکسن نے تو کہا ہے کہ وہ ایسا نہیں ہونے دے گا۔“ جولیا نے کہا۔

”اس کے کہنے یا نہ کہنے سے کیا فرق پڑتا ہے۔“ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور پھر تقریباً دو گھنٹوں کے سفر کے بعد وہ کنسانا پہنچ گئے۔ عمران نے جیب شہر کی ایک سڑک پر چھوڑی اور جیب سے اتر کر وہ اپنے ساتھیوں کو لئے پیدل ہی آگے بڑھ گیا۔ مختلف سڑکوں پر گھومنے کے بعد وہ ایک تنگ سی گلی کی طرف گھوم گیا۔

”ادھر کہاں جا رہے ہو۔“ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا لیکن عمران نے کوئی جواب نہ دیا۔ گلی آگے جا کر بند ہو گئی تھی۔ جہاں گلی بند ہوتی تھی۔ وہاں ایک دروازہ تھا۔ عمران نے دروازے کے ساتھ دیوار پر لگی ہوئی کال بیل کا بٹن دبایا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا تو دروازے پر ایک مقامی نوجوان کھڑا حیرت سے انہیں دیکھ رہا تھا۔

”کلائنٹ سے کہو پاکیشیا سے عمران آیا ہے۔“ عمران نے اس نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

”اوہ یس سر۔ آئیے۔“ باس تو کافی دنوں سے آپ کے منتظر ہیں۔“ نوجوان نے جو سمجھے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی ایک

نہیں روکوں گی۔ لیکن ایک بات بتا دوں کہ اب قہار پاکیشتیا واپس زندہ پہنچنا ناممکن ہو گیا ہے اور مجھے ذاتی طور پر قہاری موت پر ہمسایہ افسوس رہے گا۔“..... بوبی نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

”شکریہ اب ہمیں اجازت۔ ارے ہاں ہماری جیب تو شاید ایک تک وہیں کھنڈرات کے قریب ہی موجود ہوگی۔ کیا تم ہمیں وہاں تک پہنچانے کے لئے کسی سواری کا بندوبست کر سکتی ہو۔“..... عمران۔ بھی کرسی سے اٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

”کیا ضرورت ہے اس جیب کو منگوانے کی میں تمہیں ایک جیب دے دیتی ہوں۔ تم نے کنسانا ہی جانا ہوگا۔ وہاں جا کر جیب کو کابھی جگہ چھوڑ دینا وہ مجھے واپس مل جائے گی۔“..... بوبی نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ مہربانی۔“ شکریہ..... عمران نے مسکرا ہوئے کہا اور بوبی نے باہر کمرے ہوئے لو تھر کو جیب لے آنے ہدایت دینی شروع کر دی۔

”تقریباً ایک گھنٹے بعد عمران اپنے ساتھیوں اور ڈاکٹر عالم رضا ساتھ جیب میں سوار ایرک فیڈل سے نکل کر کنسانا کی طرف بڑھا رہا تھا۔ ڈرائیونگ سیٹ پر وہ خود تھا۔ جب کہ سائیڈ سیٹ پر بیٹھی ہوئی تھی۔ ڈاکٹر عالم رضا اور باقی ساتھی عقبی سیٹوں پر مرتھے تھے۔

”عمران صاحب اب آپ نے کیا سوچا ہے۔ جیکسن نے تو واضح پر دمکی دے دی ہے۔“..... عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے صفدر نے

”باس پاکیشیا سے عمران صاحب“..... نوجوان نے ایک طرف ہٹے ہوئے کہا۔

”عمران۔ کہاں ہے عمران“..... اس آدمی نے حیرت سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

”کلارنٹ تو کہتے ہیں بڑا سیلا ساز ہوتا ہے۔ لیکن جہاری آواز تو پھٹے ہوئے ڈھول سے بھی زیادہ کرخت ہے“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ ادھیڑ عمر آدمی بے اختیار اچھل پڑا۔

”اوہ۔ اوہ۔ تو تم ہو عمران۔ میں تو سمجھا تھا کوئی دیو ہیکل، سرخ آنکھوں، بڑی بڑی مونچھوں اور سر سے گنجا آدمی ہو گا۔ لیکن تم تو واقعی کسی مکتب میں پڑھنے والے نوجوان لگتے ہو“..... اس آدمی نے ہنستے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

”کاش مکتب کا نام بھی بتا دیتے تو اچھا تھا۔ ایک تو وہ مکتب ہوتا ہے جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس میں پڑھنے والے اپنے باپ کو بھی جھٹی سمجھنے لگ جاتے ہیں اور ایک مکتب وہ ہوتا ہے جس میں پڑھنے والے ڈگری لینے کے بعد ویرانوں، صحراؤں میں لیلیٰ لیلیٰ پکارتے پھرتے ہیں۔ میرا مطلب ہے مکتب عشق“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو کلارنٹ بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔ اس نے باری باری سوائے جو بیا کے سب سے مصافحہ کیا جب کہ جو بیا نے اس کی طرف سے مصافحے کے لئے بڑھے ہوئے ہاتھ کو نظر انداز کر کے صرف سلام کرنے پر ہی اکتفا کیا تھا۔ کلارنٹ کے چہرے پر صرف ایک لمحے

طرف ہٹ گیا۔ عمران اپنے ساتھیوں کو اندر آنے کا کہہ کر دروازہ کراس کر کے دوسری طرف موجود صحن سے گزرتا ہوا ایک جھونے سے برآمدے میں پہنچ گیا۔ اس برآمدے کے پیچھے صرف دو کمرے تھے۔ دونوں کمروں کے دروازے کھلے ہوئے تھے۔ لیکن دونوں کمرے ہی خالی تھے۔ وہ نوجوان دروازہ بند کر کے تیزی سے واپس آیا۔

”آجلیے“..... اس نے ایک کمرے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور پھر جیسے ہی وہ اس کمرے میں پہنچے۔ نوجوان نے دروازے کے ساتھ دیوار پر موجود سوئچ پینل کے پچھلے حصے کو انگوٹھے کی مدد سے مخصوص انداز میں دبایا تو کمرے کی ایک دیوار درمیان سے پھٹ کر سائیڈوں میں ہٹ گئی۔ اب دوسری طرف جاتی ہوئی راہداری نظر آرہی تھی۔ وہ نوجوان عمران اور دوسرے ساتھیوں کو لے کر اس راہداری سے گزر کر ایک اور جھونے کمرے میں پہنچ گیا۔ اس نے کمرے کا دروازہ بند کیا اور پھر سائیڈ پر موجود سوئچ پینل پر سرخ رنگ کا بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے کمرہ کسی لفٹ کی طرح نیچے اترتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد کمرہ کی حالت ساکت ہوئی تو نوجوان نے دروازہ کھولا اور وہ ایک بار پھر ایک راہداری میں پہنچ گئے۔ عمران کے سارے ساتھی حیرت سے اس سارے ظلم ہو شربا کو دیکھ رہے تھے۔ راہداری کا اختتام ایک بڑے سے کمرے میں ہوا۔ جہاں صوفے پر ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ جیسے ہی عمران اور اس کے ساتھی اندر داخل ہوئے وہ بے اختیار اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

کے ساتھ ساتھ سارے ساتھی بھی بے اختیار چونک پڑے۔ عمران نے جدی سے جب میں ہاتھ ڈال کر ایک جھوٹا سا ٹرانسمیٹر نکال لیا۔ آواز اس ٹرانسمیٹر سے ہی نکل رہی تھی۔ عمران نے اس کا بن دیا۔

”ہیلو ہیلو بوبی کالنگ اور“..... بن دیتے ہی بوبی کی آواز سنائی دی اور بوبی کی آواز سن کر عمران کے ساتھ ساتھ کلارنٹ بھی بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے بھرے پر یکھٹ انتہائی تشویش کے تاثرات ابھرائے تھے۔

”یس علی عمران بول رہا ہوں اور“..... عمران نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”عمران میں نے اس لئے تمہیں کال کیا ہے کہ تمہیں بتا دوں کہ ریجنل ہیڈ کوارٹر نے سیکشن ہیڈ کوارٹر کے فیصلے کی توثیق کر دی ہے ان دونوں نے جہاری اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی موت کو عرت اور انا کا مسند بنایا ہے اور ساتھ ہی تجھے بھی انتہائی سخت آرڈر مل گیا ہے کہ میں تمہیں تلاش کر کے فوری موت کے گھاٹ اتار دوں۔ اس کے علاوہ سیکشن ہیڈ کوارٹر نے ولنگٹن اور کنسٹانا میں موجود اپنے دوسرے گروپوں کو بھی حرکت میں آنے کا حکم دے دیا ہے اور کنسٹانا سے لے کر پاکیشیا تک جہاری ہلاکت کے لئے احکامات دے دیئے گئے ہیں۔ اب چونکہ میری مجبوری ہے اس لئے میں تمہارے خلاف کام کروں گی اور اس بار کوئی نرمی نہیں ہوگی۔ میں نے تمہیں دیکھتے ہی گولیوں سے اڑا دیتا ہے۔ کیونکہ ریجنل ہیڈ کوارٹر نے حکم دے دیا ہے کہ اس

کے لئے حریت کے تاثرات ابھرے تھے۔ لیکن پھر وہ دوسری طرف متوجہ ہو گیا تھا۔

”آپ کے چیف نے تو مجھے کئی روز ہوئے حکم دے دیا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی آئیں گے اور تب سے میں سارا کام چھوڑ کر یہاں بیٹھا ہوا ہوں“..... کلارنٹ نے رسمی فقروں کے بعد کہا۔

”جب تک مشن کا ایک حصہ حل نہ ہو جاتا۔ ہم کیسے یہاں آ سکتے تھے“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”مشن کا ایک حصہ کیا مطلب“..... کلارنٹ نے چونک کر کہا۔

”یہ ڈاکٹر عالم رضاہ سائنس دان ہیں جنہیں بلیک تھنڈر نے اغوا کر لیا تھا۔ ہم انہیں لیبارٹری سے نکال لائے ہیں۔ سیکشن ہیڈ کوارٹر نے چیلنج دے دیا ہے کہ وہ انہیں واپس نہ جانے دے گا۔ اس لئے اب یہ جہاری ذمہ داری ہے کہ انہیں بحفاظت پاکیشیا پہنچاؤ“..... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”یہاں تک پہنچ جانے کے بعد اب آپ کو فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ بحفاظت اور بحیریت پاکیشیا پہنچ جائیں گے۔“ کلارنٹ نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

”جب یہ پاکیشیا پہنچیں گے اور ہمیں ان کے پہنچنے کی اطلاع مل جائے گی۔ اس کے بعد مشن کا دوسرا حصہ شروع ہوگا“..... عمران نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ کلارنٹ اس کی بات کا جواب دیتا۔ اپنا تک عمران کی جیب سے نوں نوں کی تیز آوازیں نکلنے لگیں اور عمران

صرف اس لئے پریشان ہو گیا تھا کہ بوبی اس ٹرانسمیٹر کال کی مدد سے
جہاں کا کھوج نہ لگے۔ لیکن آپ نے فوری طور پر ٹرانسمیٹر توڑ کر ایک
تو میرا یہ خدشہ دور کر دیا ہے اور دوسرا آپ کی طرف سے ٹرانسمیٹر
توڑنے کا مطلب بوبی، سیکشن ہیڈ کو آرٹر اور ریجنل ہیڈ کو آرٹر کے
خلاف اعلان جنگ ہے اور اس جنگ میں آپ کلارنٹ کو ہمیشہ اپنے
ساتھ پائیں گے۔..... کلارنٹ نے بڑے بااعتماد اور مضبوط لہجے میں
بات کرتے ہوئے کہا۔

”مجھے چیف نے بتا دیا ہے۔ اسی لئے تو میں یہ اہم ترین ذمہ داری
تم پر ڈال رہا ہوں کہ تم ڈاکٹر عالم رضا کو پاکیشیا پہنچا دو تاکہ میں آزاد
ہو کر ان کے خلاف کام کر سکوں۔..... عمران نے کہا۔

”میں ابھی انتظامات کرتا ہوں۔ ان حالات میں یہ واقعی ضروری
ہے کہ ڈاکٹر عالم رضا کو جلد از جلد جہاں سے نکال کر پاکیشیا پہنچا دیا
جائے۔..... کلارنٹ نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے مڑ کر
عقبی دروازے میں غائب ہو گیا۔

”کیا یہ سیکرٹ سروس کا فارن ایجنٹ ہے۔..... کلارنٹ کے
جاتے ہی جولیانے عمران سے پوچھا۔

”یہ فارن ایجنٹ نہیں۔ بلکہ فارن گروپ ہے۔ یہ آدمی ایکریٹیا کی
ایک ریاست کنٹارڈے کا کنگ کہلاتا ہے۔ ویسے یہ بنیادی طور پر رہنے
والا کنسانا کا ہی ہے۔ جہاڑے چیف کو علم تھا کہ ڈاکٹر عالم رضا کی
لڑائی کے بعد وہ ایک تھکاتے ہوئے حالت میں اسے روکنے کے لئے اپنی

باراگر میں نے جہاڑے بارے میں نرمی دکھائی تو وہ میری موت کے
احکامات جاری کر دیں گے اور تم جانتے ہو کہ موت سے تو آدمی بچ سکتا
ہے لیکن تنظیم کے قاتلوں سے نہیں بچ سکتا اور۔..... بوبی نے اپنی
فطرت کے مطابق کھل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

”لیکن میرا وعدہ کہ میں بہر حال تم سے نرمی کا ہی سلوک کروں گا۔
کیونکہ تم واقعی نرومن ہو اور مجھے سچے افراد بے حد پسند ہیں۔ باقی
جہاں تک جہاڑے اس سیکشن ہیڈ کو آرٹر اور ریجنل ہیڈ کو آرٹر کا تعلق
ہے۔ ان کے متعلق میں یہی کہہ سکتا ہوں کہ جیونئی کی جب موت آتی
ہے تو اس کے پر ٹکل آتے ہیں اور ہمیں بھی پوری اجازت ہے کہ تم
بھی بحیثیت گولڈن ایجنٹ جس قدر کوشش چاہے کر لو۔ گڈ بائی اور
ایڈ آ۔..... عمران نے مطمئن سے لہجے میں کہا اور ٹرانسمیٹر آف
کرنے کے ساتھ ساتھ اس نے ٹرانسمیٹر کو ہاتھ گھما کر پوری قوت سے
سلخنے کی دیوار پر دے مارا۔ ایک دھماکہ ہوا اور ٹرانسمیٹر بڑے ہو کر
فرش پر کھڑ گیا۔

”ہاں تو جناب کلارنٹ صاحب اب آپ کون سا راگ سناتے ہیں
آپ نے بوبی کی کال سن لی ہے اور میں نے آپ کے چہرے پر تشویش
کے تاثرات بھی دیکھ لئے ہیں۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے
کلارنٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

”عمران صاحب آپ سے یہ میری پہلی ملاقات ہے۔ لیکن آپ اپنے
چیف سے پوچھ سکتے ہیں کہ کلارنٹ ہمیشہ اعتماد پر اترا ہے۔ میں

تباہ کرنے والا مشن ادھورا رہ جائے گا اور میں نے بہر حال اس لیبارٹری کو ہر صورت میں تباہ کرنا ہے تاکہ ڈاکٹر عالم رضا کے دوبارہ اغوا ہونے کا سکوپ ختم ہو جائے اور فارمولے کی وہ کاپی جو لیبارٹری میں موجود ہے اس کا بھی ساتھ ہی خاتمہ ہی باقیر ہو جائے گا۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”تو اب آپ دوبارہ لیبارٹری کو تباہ کرنے ایرک فیڈ جائیں گے۔“ صفدر نے چونک کر پوچھا۔

”ایرک فیڈ جانے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔“ عمران نے ایک بار پھر مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اسی لمحے کلارنٹ اندر داخل ہوا تو اس کے ساتھ دو آدمی تھے۔

”ڈاکٹر عالم رضا آپ ان کے ساتھ چلے جائیں۔“ قطعی بے فکر ہو کر جائیں آپ محفوظ ہاتھوں میں رہیں گے۔“ کلارنٹ نے ڈاکٹر عالم رضا سے مخاطب ہو کر کہا۔ ڈاکٹر عالم رضا نے عمران کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

”بالکل جائیں جناب۔“ اب آپ سے پاکیشیا میں ملاقات ہوگی انشاء اللہ۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو ڈاکٹر عالم رضا خاموشی سے اٹھا اور ان دونوں کے ساتھ عقبی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ دروازہ کراس کر گیا تھا۔ اس کے عقب میں دروازہ بند ہو گیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

”کلارنٹ اب ہمیں لباس اسلحہ اور میک اپ کا سامان چاہیے اور

پوری قوت استعمال کرنی ہے۔ اس لئے اس نے مجھے کہا تھا کہ جب اس بات کا علم ہو جائے کہ ڈاکٹر عالم رضا کہاں ہے تو میں اسے مطلع کر دوں چنانچہ کنسانا میں جیسے ہی مجھے اطلاع ملی کہ لیبارٹری کنسانا کے قریب ایرک فیڈ میں ہے میں نے چیف کو اطلاع دے دی۔ اس پر چیف نے اسے کال کیا اور پھر جوابی طور پر اس نے کہاں کا تپ بتا دیا کہ وہ کہاں ہمارا انتظار کرے گا۔ چنانچہ چیف نے کہاں کے پتے سے مجھے مطلع کر دیا۔ اب یہ کلارنٹ ڈاکٹر عالم رضا کو اپنی ریاست لے جائے گا۔ یہ ریاست ایسی ہے جو انتہائی دور دراز واقع ہوئی ہے اور اس قدر ڈویلپڈ بھی نہیں ہے جتنی انگریزیا کی دوسری مشہور ریاستیں ہیں۔ اس کے علاوہ یہ ریاست انگریزیا کی سرحد پر واقع ہے۔ اس لئے کلارنٹ ڈاکٹر عالم رضا کو اپنی ریاست کناروے لے جائے گا اور پھر کناروے سے ڈاکٹر صاحب اطمینان سے پاکیشیا پہنچ جائیں گے جب کہ بلیک تھنڈر ونگلن ناراک اور وہاں سے پاکیشیا جانے والی فلائٹس اور راستوں کو ہی چیک کرتی رہے گی۔“ عمران نے جواب دیا تو جو لیا اور دوسرے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

”اس کا مطلب ہے کہ آپ نے جیلے ہی یہ سارا سیٹ اپ کر رکھا تھا۔“ صفدر نے کہا۔

”ہاں کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ ڈاکٹر عالم رضا کو لیبارٹری سے باہر نکلنا اگر مشن کا پہلا مرحلہ ہے تو دوسرا مرحلہ انہیں پاکیشیا پہنچانا ہوگا اور اگر ہم خود اس دوسرے مرحلے میں لوٹ سکیں تو لیبارٹری

ایک خصوصی ساخت کا ماسٹر کمیونر بھی چاہئے۔..... عمران نے ڈاکٹر عالم رضا کے جانے کے بعد کلا رنٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔
 "ماسٹر کمیونر تو شاید ونگلٹن سے منگو آنا پڑے گا۔ باقی ہر چیز یہاں مل جائے گی۔..... کلا رنٹ نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
 کلا رنٹ نے ایک طرف دیوار میں نصب الماری کھولی اور اس میں سے ایک کاغذ نکال کر عمران کے سامنے رکھی ہوئی میز پر رکھ دیا تو عمران نے جیب سے قلم نکالا اور کاغذ پر جھک گیا۔

کمرے کا دروازہ کھلتے ہی بوبی نے چونک کر سر اٹھایا اور دوسرے لمحے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے ایک وجہہ اور لمبے ترنگے نوجوان کو دیکھ کر وہ چونک پڑی۔

"اوہ جیمز تم آؤ۔ کیا رپورٹ ہے۔..... بوبی نے اشتیاق آمیز لہجے میں کہا۔

"میرے مقدر میں ناکامی کا لفظ لکھا ہی نہیں گیا مس۔..... جیمز نے مسکراتے ہوئے کہا اور میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسی پر بڑے مطمئن انداز میں بیٹھ گیا۔

"اوہ جہار مطلب ہے تم نے عمران اور اس کے ساتھیوں کا سراغ لگایا ہے۔..... بوبی کے لہجے میں اور زیادہ اشتیاق اذ آتا تھا۔

"لیس مس عمران اور اس کے ساتھی یہیں ہیں۔ مطلب ہے کنسانا میں ہی موجود ہیں۔..... جیمز نے جواب دیتے ہوئے کہا تو بوبی بے

و بوبی نے میز پر موجود ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

”بلیک ایگل کلب“..... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”بوبی بول رہی ہوں۔ مارٹن سے بات کرو“..... بوبی نے حکمانہ لہجے میں کہا۔

”یس مس“..... دوسری طرف سے بڑے مودبانہ لہجے میں کہا گیا۔

”ہیلو مارٹن بول رہا ہوں مس“..... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی

آواز سنائی دی۔

”مارٹن ڈامر کو جلتے ہو“..... بوبی نے کہا۔

”ڈامر کو۔ یس مس۔ اچھی طرح جانتا ہوں“..... دوسری طرف

سے جواب دیا گیا۔

”اس ڈامر کو فوری طور پر اغوا کر کے سپیشل اڈے پر پہنچا دو۔ اس

طرح کہ اس کے کسی آدمی کو بھی معلوم نہ ہو سکے“..... بوبی نے کہا۔

”یس مس“..... دوسری طرف سے مختصر لفظوں میں جواب دیا گیا۔

”میں انتظار کر رہی ہوں جہاڑی کال کا۔ بوبی نے کہا اور رسیور رکھ

دیا۔

”مجھے اجازت مس“..... جیمز نے کہا۔

”ہاں تم جاؤ لیکن خیال رکھنا ہو سکتا ہے کہ ہمارے اس اڈے تک

پہنچنے سے پہلے ہی عمران اور اس کے ساتھی وہاں سے نکل جائیں۔ تم

نے اپنی چیکنگ بہر حال جاری رکھنی ہے“..... بوبی نے کہا۔

اختیار آگے کی طرف جھک آئی۔

”ہاں کنسنا میں۔ اوہ۔ کہاں ہیں وہ جلدی بتاؤ“..... بوبی کے

لہجے میں بے پناہ اشتیاق تھا۔

”مس یہ لوگ مقامی بد معاش ڈامر کی پناہ میں ہیں۔ ڈامر نے

انہیں اپنے ایک مخصوص اڈے میں رکھا ہوا ہے“..... جیمز نے

جواب دیا۔

”ڈامر اوہ اچھا لیکن ڈامر تو بہت چھوٹا سا بد معاش ہے۔ اس کا

پاکیشیا سیکرٹ سروس سے کیسے تعلق بن گیا“..... بوبی نے حیران

ہوتے ہوئے کہا۔

”میں نے سنا ہے مس کہ ڈامر کے تعلقات کسی ایسے آدمی سے ہیں

جس کا نام گلارنٹ ہے اور جو ایکریمیائی کسی دور دراز ریاست کا کنگ

کہلاتا ہے۔ اس کنگ گلارنٹ نے ڈامر کو عمران اور اس کے ساتھیوں

کو پناہ دینے کے لئے بک کیا ہے“..... جیمز نے کہا۔

”ہو نہہ تو یہ بات ہے۔ اس اڈے کا پتہ چلا“..... بوبی نے

اثبات میں سر ملاتے ہوئے کہا۔

”نہیں مس اس اڈے کے متعلق صرف ڈامر ہی جانتا ہے۔ اس

نے اسے اپنے خاص الخاص آدمیوں سے بھی خفیہ رکھا ہوا ہے۔“ جیمز

نے کہا۔

”اور یہ ڈامر ہے کہاں“..... بوبی نے پوچھا۔

”اپنے جوئے خانے میں۔ ڈامر گیم کلب“..... جیمز نے جواب دیا۔

یہ تھا کہ اس کے کسی آدمی کو اس کے اعوا کا علم نہ ہو..... مارٹن نے جواب دیا۔

”کیا تم انتظار کرتے رہے ہو اس کے باہر نکلنے کا۔ اگر وہ مزید کئی گھنٹوں تک نہ نکلتا تو تم انتظار ہی کرتے رہتے..... بوبی کا بوجھ بھگت بے حد تلخ ہو گیا تھا۔

”نہیں مس میں نے اسے پامر بن کر فون کیا تھا۔ پامر اس کا انتہائی گہرا دوست ہے اور یہ دونوں مل کر تفریح کرتے ہیں یہ ڈامر اور پامر دونوں ہی کنسٹان میں لیڈی ہنٹر مشہور ہیں۔ میں نے اسے پامر بن کر کہا کہ ایک انتہائی خوبصورت عورت اڈے پر پہنچ چکی ہے وہ فوراً آ جائے۔ اس نے وعدہ کر لیا کہ ابھی آ رہا ہے۔ لیکن پھر شاید کسی لمبی گیم کے چکر میں وہ رک گیا۔ جب وہ باہر آیا تو میرے آدمی اس کی نگرانی کے لئے موجود تھے اسے اعوا کر لیا گیا..... مارٹن نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”اگر وہ پامر سے بات کر لیتا تو..... بوبی نے ہونٹ مھینچتے ہوئے کہا۔

”پامر کو پہلے ہی چیک کر لیا گیا تھا۔ وہ اپنے اڈے پر موجود نہ تھا۔ ڈامر اول تو کال ہی نہ کرتا کیونکہ اس کے اور پامر کے درمیان ایسی باتیں اکثر ہوتی رہتی ہیں لیکن اگر وہ چیک بھی کرتا تو پامر لامحالہ اڈے پر اسے نہ ملتا..... مارٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”او۔ کے ٹھیک ہے۔ اب میں سپیشل پوائنٹ پر جا رہی ہوں۔

”یس مس..... جیز نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا تو بوبی نے میری دراز کھولی اور اس میں سے بڑے نوٹوں کی ایک موٹی سی گڈی نکال کر اس نے جیز کی طرف اچھال دی۔

”یہ تمہارا انعام اچھی اطلاع دینے کا..... بوبی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تھینک یو مس..... جیز نے بھی مسکراتے ہوئے کہا اور گڈی جیب میں ڈال کر وہ دروازہ پر ونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو بوبی نے ہاتھ بڑھا کر سیور اٹھا لیا۔

”مارٹن کی کال ہے مس..... دوسری طرف سے اس کی سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

”بات کر او..... بوبی نے کہا۔

”ہیلو مارٹن بول رہا ہوں مس..... جتد لمحوں بعد مارٹن کی آواز سنائی دی۔

”کیا ہوا..... بوبی نے پوچھا۔

”حکم کی تعمیل ہو چکی ہے مس..... دوسری طرف سے مارٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لیکن اتنی دیر کیوں لگائی ہے..... بوبی کے لہجے میں ہلکا سا غصہ تھا۔

”اس کے گیم کلب سے نکلنے کا انتظار تھا مس۔ کیونکہ آپ نے حکم

تم اپنے ساتھیوں کو تیار کر لو۔ میں تمہیں کال کر لوں گی اور پھر ہم نے ایک بہت بڑا شکار کھیلنا ہے۔ بہت ہی بڑا..... بوبی نے کہا۔

"ٹھیک ہے مس۔ ہم تیار ہیں....." مارٹن نے جواب دیا اور بوبی نے رسیور رکھا اور کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار اس کے اس مخصوص اڈے سے نکل کر سپیشل پوائنٹ کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ وہ ایرک فیلڈ سے کنسٹانتا منتقل ہو گئی تھی۔ ریجنل ہیڈ کوارٹر نے جب عمران اس کے ساتھیوں اور ڈاکٹر عالم رضا کی موت کا مشن اس کے سپرد کیا تو اس نے اپنی فطرت کے مطابق اس فکسڈ فریکوئنسی کے ٹرانسمیٹر پر جو اس نے خود ہی ایرک فیلڈ سے کنسٹانتا جاتے ہوئے عمران کو دے دیا تھا تاکہ اگر کسی بھی وقت عمران یا ایک دوسرے سے رابطہ قائم کرنا چاہیں تو کر لیں۔ اس نے عمران کو کھل کر بتا دیا تھا کہ ریجنل ہیڈ کوارٹر کے احکامات کا مطلب میں ہیڈ کوارٹر کے احکامات ہی لیا جاتا ہے اس لئے اب وہ اسے ختم کرنے پر مجبور ہو گئی ہے لیکن عمران نے جواب میں اس کے خلاف ایکشن نہ لینے کی بات کی تھی۔ گو اس کے بعد اس ٹرانسمیٹر دوبارہ رابطہ نہ ہو سکا تھا شاید عمران نے ٹرانسمیٹر ہی بیکار کر دیا تھا۔ لیکن وہ اسے بتانا چاہتی تھی کہ عمران کی یہ چال ناکام رہے گی۔ اسے معلوم تھا کہ زمین المیجٹ ایسی باتیں کر کے مخالف فریق کو اندھیرے میں رکھنے کی کوشش کرتے ہیں اور اب تک اس کا خیال یہی تھا کہ عمران کو اگر اس کے ختم کرنے کا موقع مل گیا تو وہ ایک لمحے کے لئے بھی نہ ہچکچائے گا اور چونکہ

ریجنل ہیڈ کوارٹر نے اسے دھمکی دے دی تھی کہ اگر اس نے عمران کے خلاف نرمی اختیار کی تو اس کے خلاف بھی موت کے احکامات صادر کر دیئے جائیں گے اس لئے اب وہ عمران کے خاتمے کے لئے مجبور تھی۔ جیسا کہ اس کی سیکشن کا سربراہ تھا جس کے ڈسٹریکٹ اور چیکنگ کا کام تھا۔ اس نے فوری طور پر کنسٹانتا سے باہر جانے والے تمام ممکن راستوں پر نگرانی شروع کرادی تھی تاکہ عمران اور اس کے ساتھی اگر کنسٹانتا سے باہر نہیں گئے تو اب نہ ماسکس اور اب جیمز کی رپورٹ کے بعد کہ عمران اور اس کے ساتھی اسی تک کنسٹانتا میں ہی موجود ہیں۔ اسے حرکت میں آنے پر مجبور کر دیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار شہر کی ایک کالونی میں واقع کوٹھی کے گیٹ پر پہنچ کر رک گئی۔ یہ اکوٹھی اس کا سپیشل اڈہ تھا۔ اس لئے وہ اسے سپیشل پوائنٹ کہا کرتی تھی۔ اس نے مخصوص انداز میں تین بار کار کا ہارن بجایا تو کوٹھی کا چھوٹا بھانگ کھلا اور ایک مقامی نوجوان باہر نکل آیا۔ لیکن بھرکار میں بوبی کو بیٹھا دیکھ کر وہ پہلی کی سی تیزی سے مرا اور اس چھوٹے بھانگ میں غائب ہو گیا۔ چند لمحوں بعد بڑا بھانگ کھلا اور بوبی کا اندر لے گئی۔ پورے گھر کے پیچھے برآمدے میں دو مسلح افراد کھڑے تھے۔ بوبی کی کار کو پورے کی طرف بڑھتے دیکھ کر برآمدے کی سیڑھیاں اتر کر پورے میں آگئے۔ پھر جیسے ہی بوبی کار سے اتری ان دونوں نے بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

"ڈاکٹر کہاں ہے؟"..... بوبی نے ان میں سے ایک سے پوچھا۔

کا تشدد کرنا پڑے گا۔ تب ہی یہ زبان کھولے گا۔..... بوبی نے غور سے ڈامر کو دیکھتے ہوئے کہا۔
 "آپ بے فکر رہیں مس۔ لوگر کو ایسے لوگوں کی زبان کھولانے کا طویل تجربہ ہے۔..... لوگر نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔
 "مجھے معلوم ہے۔ لیکن یہ بات سن لو کہ میں اس وقت تک اسے مردہ نہیں دیکھنا چاہتی جب تک اس سے مکھن معلومات حاصل نہ ہو جائیں۔..... بوبی نے کہا۔
 "ایسا ہی ہو گا مس۔..... لوگر نے جواب دیا۔

"او۔ کے اسے ہوش میں لے آؤ۔ تاکہ اس سے ابتدائی بات چیت تو کر لی جائے۔..... بوبی نے کہا تو لوگر سر ملاتا ہوا ڈامر کی طرف بڑھ گیا اور دوسرے لمحے کہ تھپو کی زور دار آوازوں سے گونج اٹھا۔ چھٹے یا ساتویں تھپیر ڈامر جیٹتا ہوا ہوش میں آگیا۔ اس کے منہ سے خون کی لکیر سی نکل کر اس کے ہونٹوں کے کناروں سے باہر پھیلنے لگی تھی۔
 "اوہ تم نے اسے زخمی کر دیا۔ چلو اسے شراب پلا دو زخمی ہونے کے معاذ سے میں۔..... بوبی نے مسکراتے ہوئے کہا تو لوگر خاموشی سے واپس مڑا۔ اس نے دروازے کے ساتھ دیوار میں نصب الماری کے پت کھولے اور اندر سے شراب کی ایک بوتل نکال کر وہ واپس ڈامر کی طرف مڑ گیا۔ جب کہ ڈامر ہوش میں آنے کے بعد ہومٹ پھینچ کرے اور سلسلے کرسی پر بیٹھی ہوئی بوبی کو دیکھ رہا تھا۔
 "لوگر نے کہا اور بوتل کا ڈھکن ہٹا کر اس نے بوتل

"تہ خانے میں مس۔..... ایک آدمی نے جواب دیا۔
 "لوگر کو بلاؤ اس ڈامر سے پوچھ گچھ کرنی ہے۔..... بوبی نے برآمدے کی سیڑھیاں چڑھتے ہوئے کہا۔
 "لوگر دیں موجود ہے مس۔..... اس آدمی نے اس کے پیچھے آتے ہوئے جواب دیا اور بوبی سر ملاتی ہوئی آگے بڑھ گئی۔ چند لمحوں بعد وہ تہ خانے میں موجود تھی جہاں ایک دیوار کے ساتھ ایک بھینسے نما آدمی زنجیروں سے جکڑا ہوا کھڑا تھا۔ لیکن وہ بے ہوش تھا۔ اس کی گردن بھی ڈھکی ہوئی تھی اور اس کا جسم بھی زنجیروں کے ساتھ تقریباً لٹکا ہوا ہی نظر آ رہا تھا۔ تہ خانے میں ایک کنبے سردالا پہلون نما آدمی بھی کھڑا تھا جس کے جسم پر تیز سرخ رنگ کی آدھے بازوؤں والی بینٹن تھی اور اس کے ساتھ اس نے چست جینز پہن رکھی تھی۔ اس نے بوبی کو سلام کیا۔
 "اے جانتے ہو لوگر۔..... بوبی نے دیوار سے بندھے ہوئے بھینسے نما آدمی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اس کنبے سردالے پہلون نما آدمی سے کہا اور خود وہ سلسلے رکھی ہوئی کرسی کی طرف بڑھ گئی۔
 "یس مس۔ یہ ڈامر ہے۔ مقامی بد معاش۔..... لوگر نے جواب دیا۔

"او۔ کے اب غور سے سنو میں نے اس سے معلومات حاصل کرنی ہیں۔ اس کا جسم اور اس کے چہرے کی ساخت بتا رہی ہے کہ یہ اڑیل طبیعت اور موٹے دماغ کا آدمی ہے۔ اس لئے اس پر خاصا خوفناک قسم

اس کے منہ سے نگا دی اور ڈامر نے بھی بغیر کسی تکلف کے غنا غٹ شراب پینی شروع کر دی۔ لوگرنے ہاتھ اس وقت ہٹایا جب پوری بوتل ڈامر کے حلق سے نیچے اتر گئی۔

اب اس کا منہ بھی صاف کر دو..... بولی نے اسی طرح مسکراتے ہوئے کہا تو لوگرنے بوتل ایک طرف رکھی اور جیب سے رد مال نکال کر اس نے باقاعدہ ڈامر کا منہ صاف کرنا شروع کر دیا۔

اب ٹھیک ہے۔ ہاں تو ڈامر اب تمہارا ذہن اچھی طرح روشن ہو گیا ہو گا۔ مجھے پہچانتے ہو..... بولی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اچھی طرح پہچانتا ہوں تم سزا کوں پر پھرنے والی خارش زدہ کتیا ہو..... ڈامر نے ٹیگٹ پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا تو بولی بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑی۔

گڈ۔ خاصے جی دار آدمی ہو۔ مگر تو خیال تھا کہ بس تم نے حرام کا مال کھا کھا کر جسم بی پال رکھا ہو گا..... بولی نے ذرہ برابر بھی برا منائے بغیر ہنستے ہوئے کہا۔

تم نے مجھے اس طرح کیوں اغوا کرایا ہے اور کیوں یہاں زنجیروں میں جکڑ رکھا ہے۔ تم جیسی خوبصورت عورت ویسے ہی حکم کرتی تو میں سر کے بل چل کر حاضر ہو جاتا..... ڈامر نے کہا۔

اس کا مطلب ہے تم مجھے نہیں پہچانتے..... بولی نے اس بار ہونٹ سکڑتے ہوئے کہا۔

اچھی طرح پہچانتا ہوں۔ تمہارا نام بولی ہے اور تم یہاں وی

دھندہ کرتی ہو جو ہم کرتے ہیں لیکن تمہارا اور ہمارا فیصلہ علیحدہ علیحدہ ہے۔ اس لئے کبھی ٹکراؤ نہیں ہوا..... ڈامر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

تمہارا کیا فیصلہ ہے..... بولی نے کہا۔
منشیات اور شراب۔ جبکہ تم اسلحہ کا دھندہ کرتی ہو..... ڈامر نے بڑے بے خوف سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

اسلحہ اودہ نہیں ڈامر میں ان چھوٹے اور گھنیا دھندوں میں نہیں پڑا کرتی۔ میرا دھندہ اور ہے جس کا تم سوچ بھی نہیں سکتے۔ بہر حال تمہیں یہاں اس لئے لایا گیا ہے کہ تم نے اپنی اوقات سے بڑھ کر کام میں ہاتھ ڈال دیا ہے۔ تم نے کسی کلارنٹ کی طرف سے آرڈر پر پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اپنے کسی اڈے میں پناہ دی ہوئی ہے۔ میں نے تم سے اس اڈے کے متعلق پوچھنا ہے..... بولی نے کہا۔

پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ کیا مطلب یہ پاکیشیا کیا ہوتا ہے۔ ڈامر نے حیران ہو کر کہا۔ اس نے شاید زندگی میں کبھی پاکیشیا کا نام بھی نہ سنا تھا۔

ایشیا کا ایک چھوٹا سا ملک ہے..... بولی نے مطمئن سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

ایشیا کا۔ مگر یہ ایشیا سے کیا تعلق۔ میں زندگی میں کبھی ایشیا نہیں گیا..... ڈامر نے جواب دیا۔

تمہارا تعلق کلارنٹ سے تو ہے..... بولی نے کہا۔

اور ایک مکروہ سی بدبو بھی کرے میں پھیل گئی تھی۔
 "رک جاؤ۔ رک جاؤ بتاتا ہوں رک جاؤ"..... ٹھٹکت ڈامر نے
 ہڈیانی انداز میں چٹختے ہوئے کہا اور لوگر نے بوتل اونچی کر لی۔
 "بولتے جاؤ نہ اس جیسی کئی بوتلیں الماری میں موجود ہیں۔"
 لوگر نے بڑے ٹھنڈے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اس کا کچھ کرو میں مر جاؤں گا۔ اوہ۔ اوہ اس قدر المناک تکلیف
 میں سب کچھ بتا دوں گا۔ وعدہ رہا مگر اس کا کچھ کرو"..... ڈامر نے
 تکلیف کی شدت سے کراہتے ہوئے اور چٹختے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھیں
 تکلیف کی شدت سے باہر کو ابل آتی تھیں سچہرہ صبح ہو گیا تھا اور پورا
 جسم پسینے میں شرابور نظر آ رہا تھا۔

"پینڈیج کر دو لوگر۔ اسے واقعی بے حد تکلیف ہو رہی ہے۔" کرسی
 پر خاموش بیٹھی ہوئی بوٹی نے کہا۔

"یس مس"..... لوگر نے اسی طرح انتہائی اطمینان بھرے لہجے
 میں کہا اور واپس مڑ کر وہ ایک بار پھر الماری کی طرف گیا۔ اس نے
 تیزاب کی بوتل کو بند کر کے الماری میں رکھا اور سفید رنگ کے
 محلول سے بھری ہوئی ایک اور بوتل اٹھائی اور چٹختے اور کراہتے ہوئے
 ڈامر کی طرف مڑ گیا۔ اس نے بوتل کا ڈمکن ہٹایا اور اس میں موجود
 سفید رنگ کے محلول کی دھار اس نے ڈامر کے پیپر ڈائنا شروع کر دی
 جہاں جہاں یہ سفید رنگ کا محلول گر رہا تھا وہاں وہاں سے اٹھتا ہوا
 دھواں غائب ہوتا جا رہا تھا اور ویسے ویسے ڈامر کی چیخوں اور کراہوں

"تم نے دوسری بار یہ نام لیا ہے۔ یہ کون ہے۔ میں تو اسے نہیں
 جانتا"..... ڈامر نے کہا۔

"اوہ کے رسمی بات چیت ختم لوگر۔ اب باقاعدہ مذاکرات کا آغاز
 کرو"..... بوٹی نے گردن موڑ کر لوگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس مس"..... لوگر نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑا
 اور اس نے اس الماری میں سے جس سے اس نے شراب کی بوتل
 اٹھائی تھی۔ انتہائی طاقتور تیزاب کی بوتل اٹھائی اور اسے لے کر وہ ڈامر
 کی طرف مڑ گیا۔

"انتہائی طاقتور تیزاب ہے ڈامر۔ اس کا ایک قطرہ جہاں پڑے گا
 وہاں جسم کو گلا دے گا اور یہ پوری بوتل تمہاری دونوں ناگوں کو گلا
 دیتی ہے۔ اس کے بعد ظاہر ہے تم ہمیشہ ہمیشہ کے لئے مچھو۔ وہ بد
 گئے سہانچہ تمہاری بہت سی ہیں ہے۔ تم ان صاحب کے سوالوں
 کا درست جواب دے دو"..... لوگر نے ڈامر کی طرف بڑھتے ہوئے اور
 اس طرح سے سمجھاتے ہوئے کہا جیسے کوئی استاد کسی کند ذہن بچے کو
 سمجھاتا ہے۔

"جب میں جانتا ہی نہیں ہوں تو بتاؤں کیا"..... ڈامر نے جواب
 دیا لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے ایک کڑھک جھنجھکی اور پھر تو
 جیسے چیخوں کا طوفان آ گیا۔ لوگر نے بوتل کھول کر اس میں سے تیزاب
 ڈامر کے دائیں پیپر میں پھینکے ہوئے بوت پر ایک دھار کی صورت میں
 انڈیلنا شروع کر دیا تھا اور بوت اور پیپر میں سے دھواں بھی نکل رہا تھا

”اس اڈے کی تفصیل بتاؤ اور یہ بھی بتاؤ کہ وہ کہاں ہے اور کس انداز کا ہے۔ وہاں کے حفاظتی انتظامات کیا ہے“..... بونی نے کہا۔
 ”مجھے ایک بوتل شراب اور پلا دو میں تمہیں ساری تفصیل بتا دیتا ہوں۔ مجھے شدید ترین پیاس عموں ہو رہی ہے۔ میرا گلا خشک ہو رہا ہے“..... ڈامر نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

”لوگر اسے شراب پلا دو۔ اب یہ ہم سے تعاون کر رہا ہے۔“ بونی نے لوگر سے کہا اور لوگر سر ہلاتا ہوا مڑا۔ ایک بار پھر اس نے اسی الماری سے شراب کی بوتل نکالی اور ڈامر کے پاس جا کر اس نے اس کا ڈھکن ہٹایا اور بوتل ڈامر کے منہ سے لگا دی۔ ڈامر واقعی پیاسے اونٹ کی طرح خفاخت شراب پیتا چلا گیا۔ حتیٰ کہ بوتل خالی ہو گئی تو لوگر ہچکے ہٹ گیا۔ اب ڈامر کے چہرے پر پہلے جیسی رونق آگئی تھی اور پھر واقعی اس نے اس اڈے سے متعلق پوری تفصیل بتا دی۔ بونی اس سے مزید سوالات کرتی رہی اور ڈامر اس کے سوالوں کے جواب دیتا رہا۔
 ”او۔ کے ڈامر تم نے واقعی تعاون کیا ہے اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ تمہیں آسان موت مارا جائے“..... بونی نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

”کیا۔ کیا کہہ رہی ہو۔ میں تو“..... ڈامر نے چونک کر بو کھلائے ہوئے انداز میں کچھ کہنا شروع ہی کیا تھا کہ لوگر نے بجلی کی سی تیزی سے جیب سے مشین پستل نکالا اور اس سے پہلے کہ ڈامر فقرہ مکمل کرتا

میں بھی کی آتی جا رہی تھی۔ بونی خاموش بیٹھی یہ سب کچھ ہوتا دیکھ رہی تھی۔ سفید محلول والی ساری بوتل جب لوگر نے ڈامر کے پیچ پر ڈال دی تو ایک بار پھر الماری میں اس نے بوتل ایک طرف رکھ دی اور خاموش کھڑا ہو گیا۔ ڈامر کے منہ سے اب ہلکی ہلکی کراہ نکل رہی تھی لیکن اس کا چہرہ اب خاصا پرسکون ہو گیا تھا۔

”ہاں ڈامر۔ اب سب کچھ تفصیل سے بتا دو۔ ورنہ اس بار میں اٹھ کر چلی جاؤں گی اور اس الماری میں موجود تیزاب سے بھری ساری بوتلیں پیروں سے لے کر تمہارے سر تک درجہ بدرجہ انڈیل دی جائیں گی“..... بونی نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا۔

”ٹکارنٹ نے مجھے فون پر کہا تھا کہ اسے کنسانا میں ایک ایسے اڈے کی ضرورت ہے جہاں وہ چند روز تک کچھ افراد کو رکھ سکے اور ایسے اڈہ جس کی بابت سوائے میرے کسی اور کو علم نہ ہو۔ میرے پاس ایسا اڈہ موجود تھا۔ میں نے ٹکارنٹ سے ہماری رقم طلب کی۔ اس نے فوراً ہی وہ رقم میرے بینک اکاؤنٹ میں جمع کرا دی۔ پھر میرے او اس کے درمیان کو ڈور ڈٹے ہوئے۔ اس کے دوسرے روز ایک اجنبی نوجوان میرے پاس آیا۔ اس نے وہی کو ڈور ڈور دہرائے اور میں نے اسے چابی دے دی۔ اس کے بعد ابھی تک مجھے معلوم نہیں ہے کہ وہاں کون رہا ہے یا رہا ہے۔ میں نے چونکہ انتہائی ہماری رقم لے لی تھی اس لئے میں اپنی جگہ مطمئن ہو گیا تھا“..... ڈامر نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

اڈے پر چاروں طرف سے انتہائی طاقتور بم بھیجنکو۔ اس اڈے کو تہس نہس کر دو۔ اس طرح کہ اندر موجود افراد کے پرچے اڑ جائیں۔“ بوبی نے کہا۔

”یس مس“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اچھی طرح سن لو کہ اس اڈے میں دنیا کے خطرناک ترین المکنت موجود ہیں۔ اگر انہیں ذرا بھی وقت مل گیا تو پھر تم اپنے ساتھیوں سمیت عبرت ناک موت مارے جاؤ گے۔ اس بات کا خاص طور پر خیال رکھنا“..... بوبی نے کہا۔

”آپ بے فکر رہیں مس۔ میری اور میرے گروپ کی تو زندگی ہی ایسے کھیل کھیلنے میں گزر گئی ہے“..... دوسری طرف سے مارٹن نے پہلی بار ذرا لمبی بات کرتے ہوئے کہا۔

”جب اڈہ تباہ ہو جائے تو اندر رہنے والوں کی لاشیں بھی دستیاب ہوں سب کو سپیشل پوائنٹ پر پہنچا دینا۔ میں وہیں موجود ہوں۔“ بوبی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر اب ایسے تاثرات تھے جیسے عمران اور اس کے ساتھیوں کی موت یقینی ہو چکی ہو۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ تو بوبی جو کرسی پر بیٹھی ایک میگزین کے مطالعے میں مصروف ہو چکی تھی چونک کر سیدھی ہوئی۔ اس نے رسالہ بند کر کے میز پر رکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

”یس بوبی بول رہی ہوں“..... بوبی کے لہجے میں اشتیاق تھا۔

اس کے جسم پر مشین پمپل کی گولیاں بارش کی طرح برسے لگیں اور اس کا فقرہ درمیان میں ہی رہ گیا۔ بوبی خاموشی سے مڑی اور سڑھیاں چڑھتی ہوئی اس تہہ خانے سے باہر اوپر والے حصے میں آگئی۔ یہاں ایک کمرہ دفتر کے انداز میں سجایا ہوا تھا۔ وہ اس دفتر میں موجود بڑی سی میز کے پیچھے رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھی اور اس نے میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیے۔

”بلیک ایگل کلب“..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”بوبی بول رہی ہوں مارٹن سے بات کر اؤ“..... بوبی نے حکمائے لہجے میں کہا۔

”یس مس“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو مارٹن بول رہا ہوں“..... چند لمحوں بعد مارٹن کی آواز سنائی

دی۔

”مارٹن جہارے آدمی تیار ہیں“..... بوبی نے پوچھا۔

”یس مس پوری طرح تیار ہیں“..... دوسری طرف سے مارٹن

نے کہا تو بوبی نے اسے ڈامر کے اڈے کی تفصیلات بتائیں۔

”اچھی طرح سمجھ گئے ہو“..... بوبی نے کہا۔

”یس مس“..... مارٹن نے مختصر سا جواب دیا۔ وہ شاید مختصر

بات کرنے کا عادی تھا۔

”اس اڈے پر فل ریڈ کرو جو نظر آئے گولیوں سے اڑا دو بلکہ اس

ہاتھ بڑھا ہی رہا تھا کہ آپ کی کال آگئی۔ ہم نے ان پاکیشیائی بھینٹوں کو تلاش کر لیا ہے وہ ایک جیب میں سوار ہیں۔ وہ پانچ مرد اور ایک عورت پر مشتمل ہیں۔ ان کی تعداد کی بنا پر انہیں چیک کیا گیا۔ پھر اس جیب کے نمبر چیک کیے گئے تو مس پتہ چلا کہ اس جیب کا تعلق مقامی بد معاش ڈامر سے ہی ہے۔ اس سے ہمیں پوری طرح تسلی ہو گئی کہ یہی ہمارے مطلوبہ لوگ ہیں۔ یہ لوگ کنسانا کے شمال مغرب میں واقع ایر فورس کے سپیشل ٹرانسمیر اسٹیشن طرف جا رہے ہیں۔..... جیمز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”یہ اسٹیشن کنسانا سے کتنے فاصلے پر ہے۔..... بولی نے کہا۔
 ”تین سو کو میٹر کے فاصلے پر ہے۔ مکمل طور پر ایر فورس کے قبضے میں ہے لیکن نچانے یہ لوگ کیوں ادھر جا رہے ہیں۔..... جیمز نے کہا۔
 ”تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ وہ وہاں جا رہے ہیں۔..... بولی نے پوچھا۔

”مس ہم ان کی نگرانی کر رہے ہیں۔ اس وقت ان کی جیب اس طرف جانے والی سڑک پر مڑ چکی ہے اور اس سڑک پر اور کوئی قصبہ یا آبادی نہیں ہے۔ یہ سڑک اسی اسٹیشن پر ہی جا کر ختم ہوتی ہے۔ ہمارے آدمی وہیں رک گئے ہیں تاکہ اگر یہ لوگ ڈانچ دینے کے لئے جا رہے ہیں تو واپس آئیں گے۔ ورنہ ان کے پیچھے جانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔..... جیمز نے کہا۔

”کہیں وہ راستے سے ہی مڑ کر بغیر سڑک کے کسی طرف نکل

کیونکہ اسنا تو وہ سمجھ رہی تھی کہ کال مارٹن کی طرف سے ہی ہوگی۔
 ”مارٹن بول رہا ہوں مس۔ آپ کے حکم کی مکمل تعمیل کر دی گئی ہے۔ لیکن مس متباہ شدہ اڈے سے صرف دو مقامی افراد کی لاشوں کے ٹکڑے ملے ہیں اور یہ دونوں ڈامر کے کلب کے آدمی ہیں۔“ مارٹن نے کہا تو بولی بے اختیار اچھل پڑی۔

”کیا کہہ رہے ہو۔ وہاں تو عمران اور اس کے ساتھی موجود ہونے چاہئیں تھے۔..... بولی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”نہیں مس۔ وہاں ان دو مقامی افراد کے علاوہ اور کوئی آدمی نہیں ہے۔ البتہ اس علاقے کے ایک آدمی سے مجھے معلوم ہوا ہے کہ اس نے پانچ مردوں اور ایک عورت کو ایک جیب میں سوار ہو کر ریڈ سے تقریباً ایک گھنٹہ قبل وہاں سے جاتے ہوئے دیکھا تھا۔..... مارٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ اوہ تو یہ لوگ پہلے ہی نکل گئے تھے۔ وری بیڈ۔ اوکے میں جیمز سے معلوم کرتی ہوں۔..... بولی نے کہا اور ہاتھ مار کر اس نے کرڈل دیا اور پھر ٹوٹن آجانے پر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیے۔

”جیمز بول رہا ہوں۔..... چند لمحوں بعد ہی رابطہ قائم ہونے پر جیمز کی آواز سنائی دی۔

”بولی بول رہی ہوں جیمز۔..... بولی نے کہا۔
 ”اوہ مس میں آپ کو کال کرنے کے لئے رسیور اٹھانے کے لئے

جائیں۔ بونی نے کہا۔

”نہیں مس سوائے کھیتوں اور بنجر زمین کے ادھر ادھر اور کوئی قابل ذکر چیز نہیں ہے جس طرف یہ لوگ جائیں گے۔“ جیز نے کہا۔

”لیکن یہ ایر فورس اسٹیشن پر کیوں جا رہے ہوں گے۔ وہاں ان کا کیا کام ہو سکتا ہے۔“ بونی نے اٹھے ہوئے لہجے میں کہا۔

”اب میں کیا کہہ سکتا ہوں مس۔“ جیز نے بے بسی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

”او۔ کے تم وہیں نگرانی کراؤ۔ اگر یہ لوگ واپس آئیں تو تم نے فوری طور پر سپیشل ٹرانسمیٹر پر مجھے اطلاع کرنی ہے۔“ بونی نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ تیزی سے انھی اور اس نے ایک طرف دیوار میں موجود الماری کھولی اور اس کے اندر موجود ایک ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے اسے میز پر رکھا اور پھر تیزی سے اس پر ایک فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے لگی۔ فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے اس نے اس کا بشن دبایا اور کال دینا شروع کر دی۔

”یس سیکشن ہیڈ کو ارٹر۔“ مشین آواز سنائی دی اور کوڈ وغیرہ دوہرانے کے بعد سیکشن ہیڈ کو ارٹر کا چیف جیکسن لائن پر آگیا۔

”بونی بول رہی ہوں جیکسن اور۔“ بونی نے کہا۔

”ہاں کیا رہا مشن کا اور۔“ دوسری طرف سے جیکسن نے پوچھا تو بونی نے اسے اب تک ہونے والی ساری کارروائی کی تفصیل بتادی۔

”پانچ مرد اور ایک عورت۔ اس کا مطلب ہے بونی کہ انہوں نے ڈاکٹر عالم رضا کو یا تو کسی خفیہ طریقے سے واپس بھجوا دیا ہے یا پھر انہوں نے اسے کہیں چھپا رکھا ہے۔ سیکشن ہیڈ کو ارٹر نے تمام ایر فورسز اور بحری راستوں پر باقاعدہ نگرانی کے احکامات بھی جاری کر دیئے ہیں اور خصوصی کیرے بھی بھجوا دیئے ہیں۔ جن میں میک اپ کے باوجود ڈاکٹر عالم رضا کو شناخت کیا جاسکتا ہے اور ابھی تک اس کے متعلق کہیں سے بھی کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی اور۔“ جیکسن نے کہا۔

”تم ڈاکٹر عالم رضا کو رو رہے ہو جب کہ مجھے یہ کچھ نہیں آ رہی کہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت آخر ایر فورس اسٹیشن کی طرف کیوں جا رہا ہے۔ یہ لوگ وہاں جا کر کیا کرنا چاہتے ہیں۔ ان کا مقصد کیا ہے اور۔“ بونی نے تلخ لہجے میں کہا۔

”ہاں واقعی یہ قابل غور بات ہے۔ تم دس منٹ بعد مجھے دوبارہ کال کرنا میں اپنے خاص ذرائع سے معلوم کراتا ہوں کہ ایر فورس کے اس اڈے پر ایسی کیا بات ہے کہ یہ لوگ وہاں جا رہے ہیں اور اینڈ آف۔“ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ بونی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کیا اور کھائی پر موجود گھڑی میں وقت دیکھ کر اس نے ایک بار پھر وہی رسالہ اٹھایا جو وہ پہلے پڑھ رہی تھی۔ پھر دس منٹ بعد اس نے رسالہ رکھا اور ایک بار پھر ٹرانسمیٹر کا بشن پر پریس کر دیا۔

کی آواز سنائی دی اور بوبی نے جواب میں اسے سیکشن ہیڈ کو ارثر کی ہدایات کی تفصیل سے آگاہ کر دیا۔

”مس ایئر فورس کے ہیڈ کو ارثر کے گرد حملہ کرنا مشکل ہو جائے گا کیونکہ وہاں فوجی چھاؤنی بھی ہے اور پولیس ہیڈ کو ارثر بھی۔ اس لئے ہم اسی ناکہ بندی پر ہی موجود رہیں گے۔ ایئر فورس والے عمران اور اس کے ساتھیوں کو لے کر لامحالہ وہیں سے گزریں گے اور تو کوئی راستہ ہی نہیں ہے۔ وہ کھلی جگہ ہے وہاں ہم جس طرح چاہیں گے بغیر کسی مداخلت کے ریڈ کر سکیں گے“..... مارٹن نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ تم ایسا کرو کہ سپیشل پوائنٹ پر آ جاؤ۔ میں جہازے ساتھ وہاں جاؤں گی میں اس ریڈ میں خود شامل ہونا چاہتی ہوں“..... بوبی نے کہا۔

”جیسے آپ کا حکم مس“..... دوسری طرف سے مارٹن نے جواب دیا۔

”فوراً آ جاؤ“..... بوبی نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ کرسی سے اٹھی پھر اس نے ٹرانسمیٹر اٹھایا اسے الماری میں رکھا۔ الماری بند کی اور پھر میز پر پڑے ہوئے رسالے کو دراز میں رکھ کر وہ اس دفتر سے باہر آ گئی۔

”کچھ پتہ چلا جیکسن اور“..... جیکسن کے لائن پر آنے کے بعد بوبی نے پوچھا۔

”صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ وہاں ایئر فورس کا ایک انتہائی طاقتور ٹرانسمیٹر نصب ہے۔ اس ٹرانسمیٹر سے اس پوری ریاست کے ایئر فورس اڈوں کو کنٹرول کیا جاسکتا ہے۔ ویسے میں نے ایئر فورس کی اعلیٰ کمانڈ میں موجود اپنے خاص آدمیوں کو الرٹ کر دیا ہے عمران اور اس کے ساتھیوں کو اس اڈے پر پہنچتے ہی گرفتار کر لیا جائے گا اور پھر انہیں کنکسٹا میں ایئر فورس کے ہیڈ کو ارثر لے آیا جائے گا۔ تم اپنے آدمی اس ہیڈ کو ارثر کے گرد پھیلا دو جیسے ہی ان لوگوں کو وہاں لایا جائے تم ان پر ریڈ کر کے ان کا خاتمہ کر دو اور“..... جیکسن نے کہا۔

”او۔ کے اور اینڈ آل“..... بوبی نے کہا اور پھر ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور مارٹن کو فون کرنے میں مصروف ہو گئی تاکہ اسے کنکسٹا میں ایئر فورس کے ہیڈ کو ارثر کو گھیرنے اور عمران اور اس کے ساتھیوں کی آمد کے بارے میں ہدایات دے سکے۔

”بلیک ایگل کلب“..... رابطہ قائم ہوتے ہی وہی نسوانی آواز سنائی دی۔

”مارٹن سے بات کرو میں بوبی بول رہی ہوں“..... بوبی نے تیز لہجے میں کہا۔

”میں مس“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو مس میں مارٹن بول رہا ہوں“..... چند لمحوں بعد ہی مارٹن

ہیں۔..... عمران نے کہا۔

”ہاں تو پھر..... جو یانے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”تو بھوتوں اور چڑیلوں کو وہیں پہنچانا چاہئے۔ شہروں میں ان کا کیا

کام..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو عقبی سیٹوں پر بیٹھے ہوئے

صفدر اور خاور دونوں ہنس پڑے۔

”تو تم ہمیں بھوت اور چڑیل سمجھتے ہو..... جو یانے سر ہلاتے

ہوئے کہا۔

”میں نے کب کہا ہے کہ تم بھوت اور چڑیل ہو..... عمران نے

کہا۔

”ابھی خود ہی تو کہہ رہے ہو..... جو یانے کہا۔

”میں نے تو صرف اتنا کہا ہے کہ بھوتوں اور چڑیلوں کو ویران

علاقوں میں پہنچانا چاہئے۔ شہر میں ان کا کیا کام..... عمران نے جواب

دیا۔

”سیدھی طرح بتاؤ کہ ادھر کیوں جا رہے ہو۔ اب اگر بکواس کی تو

سر توڑ دوں گی..... جو یانے کوئی جواب نہ بن آنے پر بھنائے ہوئے

لجے میں کہا۔

”مس جو یانے میں بتاتا ہوں۔ اس طرف ایئر فورس کا ٹرانسمیٹر

اسٹیشن ہے اور عمران صاحب نے کلائنٹ کے ذریعے جو خاص قسم کا

ٹرانسمیٹر منگوایا ہے۔ ظاہر ہے اس کی مدد سے یہ وہاں جا کر کوئی کام

سرا انجام دینا چاہتے ہیں..... عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل

”جیپ خاصی تیز رفتاری سے ایئر فورس کے ٹرانسمیٹر اسٹیشن کی

طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر خود عمران تھا جب کہ

حائذ سیٹ پر جو یانے بیٹھی ہوئی تھی۔ عقبی سیٹوں پر باقی مسافر تھے۔ وہ

سب نئے میک اپ اور بدلے ہوئے لباسوں میں تھے۔ جیپ انہیں

کلائنٹ کی طرف سے مہیا کی گئی تھی۔

”عمران یہ ادھر ویران علاقے کی طرف کیوں جا رہے ہو..... جو یانے

نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

”حق۔ حق دار کو پہنچانے جا رہا ہوں..... عمران نے جواب دیتے

ہوئے کہا۔

”کیا مطلب۔ کیا حق اور کسے پہنچانے جا رہے ہو..... جو یانے

چونک کر پوچھا۔

”سنا ہے ویران علاقوں میں بھوتوں اور چڑیلوں کے گھر ہوتے

نے کہا۔
 "جہیں کیسے معلوم ہوا ہے کہ وہاں ایسا اسٹیشن ہے"..... جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔
 "عمران صاحب کنسانا کا نقشہ بڑے غور سے دیکھ رہے تھے۔ میں نے بھی اسے دیکھا اور پھر عمران صاحب نے میرے سامنے اس اڈے کے گرد وائرہ لگایا۔ اس کے بعد انہوں نے ولنگٹن کسی سمٹھ کو فون کیا اور اس سے اس اڈے کے بارے میں تفصیل سے بات کی۔"..... کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

"لیکن ہم اس وقت کہاں تھے..... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔
 "آپ سب اس وقت میک اپ اور لباس بدلنے میں مصروف تھے پھر جب آپ واپس آئے تو میں چلا گیا۔ اس لئے مجھے بعد میں معلوم نہیں ہو سکا کہ بعد میں عمران صاحب کی سمٹھ سے کیا بات ہوئی یا کیا پروگرام طے ہوا اور چونکہ نقشہ میرے ذہن میں ہے اس لئے مجھے معلوم ہے کہ یہ سڑک اس اسٹیشن کی طرف ہی جاتی ہے"..... کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

"کیا کیپٹن شکیل درست کہہ رہا ہے"..... جولیا نے خاموش بیٹھے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔
 "ہاں کیپٹن شکیل درست کہہ رہا ہے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تو تم خود بھی بات نہ بتا سکتے تھے۔ خواہ خواہ مجھوتوں چڑیلوں کی

بات شروع کر دی تھی..... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔
 "تم نے جو دیرانے کی بات کی تھی اور دیرانے کے ذکر سے تو یہی بات ہو سکتی تھی۔ اگر تم دیرانے کی بجائے کھیت کہتیں تو پھر میں تمہیں ان کیزوں کی تفصیلات بتاتا شروع کر دیتا جو فصلوں پر حملہ آور ہوتے ہیں"..... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور اس بار جولیا کے ساتھ ساتھ جیب میں موجود سب افراد بے اختیار ہنس پڑے۔
 "آپ کس منصوبے کے تحت وہاں جا رہے ہیں عمران صاحب"۔

اس بار صفدر نے کہا۔
 "ٹرانسمیٹر اسٹیشن کی سر کرنے"..... عمران نے جواب دیا۔
 "دیکھو عمران ہم جہارے ملازم یا غلام نہیں ہیں سمجھتے ہیں۔ اس لئے ہمارے ساتھ تم ایسا رویہ مت اختیار کیا کرو..... جولیا نے بھناتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ایک نام تو رہ ہی گیا ہے اور اسی میں ساری موسیقیت ہے۔"
 عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کون سا نام"..... جولیا نے چونک کر پوچھا۔
 "غلام کے ساتھ ایک نام کنیز کا بھی ہوتا ہے۔ کیسا موسیقیت سے پر لفظ ہے۔ اسے سن کر دل کی تمام کھڑکیاں کھل جاتی ہیں۔"
 عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"یہ تم مردوں کی فطرت ہے۔ تم عورتوں کو کنیز کے علاوہ کچھ

تم بھی سوچ کچھ کر بات کیا کرو..... جو یانے صفدر کو بھی مجھا دیا تھا۔

”سوری مس جو یا۔ میں نے تو صرف مذاق کیا تھا۔ دوسری بات یہ کہ آپ خواہ مخواہ عمران صاحب سے ضد کر رہی ہیں۔ انہوں نے خطبے کبھی کچھ بتایا ہے۔ جو اب بتائیں گے.....“ صفدر نے کہا۔

”یہی تو مصیبت ہے۔ اسے ہمارے جذبات کسے کھیلتے ہوئے لطف آتا ہے۔ دیکھ لینا مس جو یا جس قدر اصرار کریں گی یہ استا ہی پھیلنا چلا جائے گا.....“ تنویر نے موقع غنیمت جانتے ہوئے فوراً ہی جو یا کو چیلنج کرنے کے سے انداز میں کہا۔

”تو تم نہیں بتاؤ گے.....“ جو یانے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا ”کیا بتاؤں.....“ عمران نے اس طرح حیران ہو کر پوچھا جیسے اسے سرے سے کسی بات کا علم ہی نہ ہو۔

”جیپ روکو۔ فوراً روکو۔ ابھی اسی وقت.....“ جو یانے غصے سے جھنجھٹے ہوئے کہا۔

”کیوں.....“ عمران نے اسی طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ ”میں یہاں اتر جاؤں گی۔ میں آگے نہیں جاؤں گی.....“ جو یانے اسی طرح چھٹتے ہوئے کہا۔

”لیکن ابھی تو روانہ نہیں آیا.....“ عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بے اختیار اپنا سر دوسری طرف کر لیا اور جو یا کا تھپ پوری قوت سے سیٹ کے عقبی حصے پر پڑا جو ظاہر ہے

کھینچے ہی نہیں.....“ جو یانے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔ ظاہر ہے وہ عمران کا اشارہ کچھ گئی تھی۔

”کنز فارسی زبان کا لفظ ہے جس کا معنی ہوتا ہے خزانہ۔ اس لحاظ سے کنز کا مطلب ہوا خزانے والی یا خزانہ رکھنے والی اور خواتین کے پاس ہی حسن کا خزانہ ہوتا ہے۔ اب چڑیلوں کے پاس تو ہونے سے رہا.....“ عمران نے باقاعدہ فلسفہ مجھاڑتے ہوئے کہا۔

”تم سے خدا کچھ نجانے کون کون سی زبان کے لفظ اور ان کے معنی پڑھتے رہتے ہو۔ بہر حال جموڑا اس خزانے اور کنز کو سیدھی طرح بتاؤ کہ وہاں تم کیوں جا رہے ہو.....“ جو یانے کہا۔

”اگر تم وعدہ کرو کہ کسی اور کو نہ بتاؤ گی تو میں بتا دیتا ہوں۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اور کو کیا مطلب۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ ہم سب ساتھی ہیں اور دوسری بات یہ کہ جب تم بولو گے تو ظاہر ہے میرے ساتھ ساتھ یہ سب بھی سن لیں گے.....“ جو یانے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”یہ بے شک سن لیں لیکن تم نے نہیں بتانا اور دوسری بات یہ کہ جب میری اور جہادی بات ہو گی تو یہ سب اور میں شامل ہو جاتے ہیں بہر حال ذاتی معاملات تو ذاتی ہی ہوتے ہیں.....“ عمران نے کہا۔

”ہم نہیں سن رہے عمران صاحب آپ بالکل ذاتی معاملات ڈسکس کریں.....“ صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

”یہ کیا بکواس ہے۔ مشن کے معاملات ذاتی کیسے ہو گئے۔“ صفدر

عمران کے سر نہ ہٹانے پر اس کے سر پر ہی پڑتا۔

"میں کبھی ہوں رو کو جیب"..... جو لیا کو اور زیادہ غصہ آگیا۔

"مس جو لیا کیا آپ کو جیب نے مشن سے پہلے آگاہ نہیں کیا تھا کہ اگر آپ نے اس قسم کے رویے کا اظہار کیا تو آپ کو سزا بھی دی جاسکتی ہے"..... اچانک عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لیکن تم بتاتے کیوں نہیں۔ کیا تمہیں جیب نے منع کر رکھا ہے

کہ تم ہمیں کچھ نہ بتاؤ..... جو لیا نے بھٹانے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مس جو لیا ہمارا مشن بلیک تھنڈر کے خلاف ہے۔ کیا آپ کا

خیال ہے کہ ہماری باتیں اس جیب کے اندر ہی رہ جائیں گی۔" عمران

نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تو اور کون سنے گا۔ کیا ہوائیں سنیں گی۔ دیکھو مجھے بچی نہ

بگھو..... جو لیا کو اور زیادہ غصہ آگیا۔

"مس جو لیا عمران صاحب درست کہہ رہے ہیں۔ آپ ضد نہ کریں

بلیک تھنڈر واقعی سائنسی طور پر انتہائی طاقتور تنظیم ہے اور ان کی وہ

لیبارٹری جہاں سے زیادہ دور بھی نہیں..... اچانک کمپین تشکیل

لئے کہا تو جو لیا چونک پڑی۔

"اوہ۔ اوہ۔ اچھا۔ اوہ سوری۔ مجھے خیال نہ رہا تھا۔ آئی ایم سوری

عمران..... جو لیا نے فوراً ہی معذرت کرتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے ہم ان کی لیبارٹری سے کوئی ڈرتے ہیں۔ کمال ہے۔

یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ پاکیشیا سیکٹر سروس کے لوگ اور کسی مجرم

تنظیم کی لیبارٹری سے ڈر جائیں۔ ایک بار نہیں لاکھ بار سن لیں۔"

عمران نے کہا۔

"خدا تم سے پوچھے۔ تم ہو ہی میڈی کھیر"..... جو لیا نے بڑے

بے بس سے انداز میں ہنستے ہوئے کہا۔

"خواہ مخواہ کو میڈی کھیر ہوں۔ کھیر کیسے میڈی یا سیدھی ہو سکتی

ہے۔ وہ تو یا میٹھی ہو سکتی ہے یا پھکی..... عمران نے کہا تو جو لیا

اس بار پھکی سی ہنسی ہنس دی۔

"چلو پھکی کھیری ہی..... جو لیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اب کیا کہوں جب تمہاس ہی پھکے کو میٹھا کرنے پر رضامند نہ ہو

تو کیا کیا جاسکتا ہے"..... عمران نے کہا تو جو لیا نے بے اختیار منہ

دوسری طرف پھیر لیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی۔

اچانک عمران کی جیب سے ٹوں ٹوں کی آواز سنائی دینے لگیں اور وہ

سب یہ آواز سن کر چونک پڑے۔ عمران نے جیب کی رفتار آہستہ کی

اور پھر اسے سائیز پر کر کے روک دیا۔ اس کے بعد اس نے جیب سے

چھوٹا سا ٹرانسمیٹر باہر نکالا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ایس۔ ایس۔ کالنگ اوور"..... ایک بھاری سی مردانہ آواز

سنائی دی۔

"میں اسے۔ اے اینڈنگ اوور"..... عمران نے لہجہ بدل کر

بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہی۔ ہی۔ جہار کے خلاف ہو گیا ہے۔ تمہیں گرفتار کرنے اور واپس

ہی ہے چاہے ڈیڑھ سو افراد کو ہی کیوں نہ قتل کرنا پڑے۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

”آپ ہمیں بھی کچھ بتائیں گے تو ہم بھی اس قتل عام میں حصہ لے سکیں گے یا آپ اکیلے ہی ڈیڑھ سو افراد کو قتل کریں گے۔۔۔۔۔ اس بار صفر نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”یہ واقعی قتل عام ہوگا۔ بے گناہ افراد کا قتل عام اس لئے مجھے کچھ اور سوچنا ہوگا۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

”تم آخر ہمیں کیوں نہیں بتاتے۔۔۔۔۔ جو یانے ایک بار پھر جھلا کر کہا۔

”اس لئے نہیں بتا رہا تھا کہ کوئی خاص بات نہ تھی۔ سب معاملات طے ہو گئے تھے۔ لیکن اب بتانا ضروری ہو گیا ہے۔ تمہیں معلوم ہے کہ ڈاکٹر عالم رضا کی برآمدگی کے بعد اب اس لیبارٹری کو تباہ کرنا ہمارا مشن ہے۔ میں جب ڈاکٹر سامن کے اسسٹنٹ کو ساتھ لے کر اندر گیا تو میں نے دیکھا کہ واقعی اس لیبارٹری کو ہر لحاظ سے ناقابل ترمیم بنا دیا گیا ہے۔ میں ویسے فی ایس ساتھ لے گیا تھا۔ لیکن میں نے اسے جان بوجھ کر وہاں نصب نہیں کیا تھا۔ کیونکہ میں نے وہاں ایسی مشین دیکھ لی تھی جو اسے آن ہونے سے پہلے ہی خود بخود ناکارہ کر دیتی فی ایس سپر الٹ وہاں نصب کی جاسکتی تھی۔ لیکن فی ایس سپر الٹ یہاں اور دوسرے سپر پاورز کے سنڈورز میں تو ہو سکتی ہے ہمارے پاس نہیں ہو سکتی اس لئے میں نے فی ایس سپر کا تو صرف جکڑ ہی دیا تھا تاکہ وقت

ایئر ہیڈ کو اڑا کر ہتھیانے کے حکم صادر کر دیئے گئے ہیں اور۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران بے اختیار جو تک پڑا۔

”لیکن پہلے تو تم نے کہا تھا کہ فی۔۔۔۔۔ آئو ہو گیا ہے اور۔۔۔ عمران نے کہا۔

”ہاں لیکن ولنگٹن سے کسی بہت بڑے افسر کی کال آئی ہے۔ اس کے بعد صورت حال بدل گئی ہے۔ تم واپس چلے جاؤ۔ ورنہ گرفتاری یقینی ہے اور۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”سنو وہاں کل کتنے افراد ہیں اور۔۔۔۔۔ عمران نے یلخت انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”ڈیڑھ سو سے زائد مسلح افراد یہاں موجود ہیں اس لئے ایسا کوئی خیال ذہن میں نہ لانا اور۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”کوئی راستہ بتاؤ۔ ہم نے صرف ایک کال کرنی ہے اور بس۔ اور۔۔۔۔۔ عمران نے ہونٹ جباتے ہوئے کہا۔

”سوری اے۔ اے۔ اب ایسا ہونا ناممکن ہے۔ اس لئے الٹ کر دیا گیا ہے میں نے اپنا فرض ادا کر دیا ہے اور ایڈیٹل آل۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اس کے چہرے پر الجھن اور پریشانی کے تاثرات ابھرتے تھے۔

”کیا ہوا۔ یہ کس کی کال تھی۔۔۔۔۔ جو یانے کہا۔

”سارا منصوبہ ٹکڑ ہو گیا۔ لیکن ہم نے بہر حال کس تو کچھ۔

کے عوض مجھے ایک کال کرنے کا موقع دلا دے۔ سمجھنے کے کام کرنے کا وعدہ کر لیا اور پھر اس نے مجھے فون پر بتایا کہ اڈے کے انچارج جس کا نام نسائی ہے۔ اس سے بات چیت طے ہو گئی ہے اور یہ بات چیت وہاں کے ٹرانسمیٹر یا اس کے انچارج سارجنٹ کے ذریعے ہوئی ہے۔ اس لئے میں سارجنٹ کو کال کر کے اس سے تفصیلات طے کر لوں۔ لیکن نام کی بجائے ایس ایس کا کوڈ استعمال کروں اور سمجھنے کے ہی بتایا کہ اس نے ایس ایس کو میرے نام کا کوڈ اے اے بتا دیا ہے۔ چنانچہ میں نے ایس ایس سے بات کی۔ اس نے کہہ دیا کہ انچارج سے بات مکمل ہو چکی ہے۔ میں وہاں پہنچ جاؤں مجھے کال کرا دی جائے گی۔ چنانچہ ہم اس اڈے کی طرف روانہ ہو گئے۔ لیکن اب جہارے سامنے ایس ایس کی کال آگئی ہے کہ نسائی جس کے نام کا کوڈ ٹی ٹی ہے۔ خلاف ہو گیا ہے بلکہ اس نے ہماری گرفتاری کی تیاریاں بھی کر لی ہیں اور کسی اعلیٰ افسر کے کہنے پر ایسا ہوا ہے۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”لیکن وہ اعلیٰ افسر کون ہو سکتا ہے..... جو یانے حیران ہو کر پوچھا۔

”میرا آئیڈیا ہے کہ ہماری اس اڈے کی طرف روانگی کا علم بلیک تھنڈر کو ہو چکا ہے اور بلیک تھنڈر نے یہ انتظامات کرائے ہوں گے۔ ہمیں وہاں ہلاک بھی کیا جاسکتا تھا۔ لیکن ظاہر ہے وہاں ڈیڑھ سو افراد ہیں پھر سرکاری اسٹیشن ہے۔ اس لئے انہوں نے وہاں ہمیں مارنے کی

حاصل کیا جاسکے۔ الٹیہ لیبارٹری کی تباہی کے لئے میں نے وہاں ایک اور انتظام کر دیا تھا۔ ڈاکٹر جیکسن کے اس شعبے میں ایک ماسٹر کمیونٹر نصب تھا جو اس سارے سیکشن کو کنٹرول کرتا تھا۔ میں نے جیکسن سے اس کے بارے میں تفصیلات معلوم کر لی تھیں۔ پھر جیکسن کو ہلاک کر دیا تھا اور ڈاکٹر عالم رضا کو ساتھ لے کر باہر آ گیا۔ اس ماسٹر کمیونٹر کی جو تفصیلات میں نے حاصل کی تھیں ان کے مطابق میں انتہائی طاقتور ٹرانسمیٹر کی مدد سے اسے کال کر کے کنٹرول کر سکتا تھا اور پھر اس کی مدد سے اس سیکشن کے اسلحہ سنور کو تباہ کرایا جاسکتا تھا۔ کیونکہ اس سیکشن میں انتہائی خوفناک قسم کے جدید اسلحے پر بھی ریسرچ جاری تھی اور اس کے نمونے تیار کر کے سنور کیے گئے تھے تاکہ ان کو فائر کر کے ان پر مزید ریسرچ کی جاسکے۔ چنانچہ میں نے کلارنٹ سے وہ خاص قسم کا ٹرانسمیٹر طلب کیا۔ لیکن اس قدر پاور فل ٹرانسمیٹر دستیاب نہ ہو سکا۔ اس کے ساتھ ہی مجھے نقشے میں کنسانا کے قریب ایئر فورس کا انتہائی پاور فل ٹرانسمیٹر اڈے کا علم ہو گیا تو میں نے پلان بھی بنایا کہ اس اڈے میں نصب انتہائی پاور فل ٹرانسمیٹر کو استعمال کر کے لیبارٹری کو تباہ کیا جائے۔ چنانچہ میں نے دلنگٹن میں ایک آدمی سمجھ سے بات کی۔ سمجھ ایسا آدمی ہے جس کے تعلقات اکیڈمیا کے انتہائی اعلیٰ فوجی حلقوں میں ہیں اور وہ ان حلقوں سے ملنے والی اطلاعات کو مختلف ایجنٹوں کو فروخت کر کے انتہائی خطرہ رقم کماتا ہے۔ میں نے سمجھ سے یہی کہا کہ وہ اس اڈے کے انچارج سے بات کر کے معاوضے

بجائے گرفتار کرنے کا پروگرام بنایا۔ گرفتاری کے بعد وہ ہمیں دور لے جا کر ہلاک بھی کر سکتے ہیں۔..... عمران نے جواب دیا۔

”پھر اب تم نے کیا سوچا ہے۔ ڈیڑھ سو افراد اور وہ بھی تربیت یافتہ اور ظاہر ہے وہ اس اسٹیشن میں بکھرے ہوئے ہوں گے۔ انہیں کسے مارا جاسکتا ہے۔..... جو لیا نہ کیا۔

”یہی تو میں سوچ رہا ہوں۔ کال تو بہر حال کرنی ہے تاکہ لیبارٹری تیار ہو سکے اور ہمارا یہ مشن اختتام کو پہنچ جائے۔..... عمران نے کہا۔

”عمران صاحب اس کا ایک ہی حل ہے کہ ہم وہاں جائیں۔ ہمیں گرفتار ہی کیا جائے گا۔ لیکن ہم بہر حال اڈے کے اندر تو داخل ہوا جائیں گے اس کے بعد وہاں کی چوٹش کو کسی طرح بھی بدلا جاسکتا ہے موقع محل کو،..... کیپٹن شکیل نے کہا۔

”ہاں اب بھی ایک حل ہے۔ بہر حال آپ سب لوگ اب ڈھکے طور پر ہر ہنگامے کے لئے تیار رہیں۔ لیکن اندھا دھند اقدام کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں کوشش کروں گا کہ چوٹش کو ذیل کر سکوں اگر کسی طرح بھی نہ ہو سکی تب جو ہو گا دیکھا جائے گا۔..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیپ سٹارٹ کی اور اسے سڑک لے جا کر چپلے سے زیادہ تیز رفتاری سے آگے بڑھنا شروع کر دیا۔ تھوڑا دیر بعد انہیں دور سے ٹرانسمیٹر ٹاور نظر آنے لگ گیا اور پھر سڑک ایک موڑ مڑتے ہی انہیں دور سے چیک پوسٹ بھی نظر آ گئی۔ ۱۱۔ چیک پوسٹ کے دونوں اطراف میں قد آدم سے بھی اونچی خار

ٹاروں کی باز چلی جا رہی تھی۔ جگہ جگہ چینگ ٹاور بھی بنے ہوئے تھے۔ چیک پوسٹ گارڈ کھڑا ہوا تھا۔ ایک سائیڈ پر ایک کمرہ تھا اور اس وقت وہاں چار بارودی مسلح افراد کھڑے نظر آ رہے تھے۔ عمران نے جیپ چیک پوسٹ کے قریب جا کر روک دی۔ ایک مسلح آدمی تیزی سے عمران کے قریب آیا۔

”انچارج جناب نسائی ہے کہیں کہ ان کے مہمان صحافی آئے ہیں۔..... عمران نے کہا۔

”آپ لوگ نیچے اتراؤ۔ جیپ آپ کو جہیں چھوڑنی ہوگی اور آپ کو تلاش دینی ہوگی۔ پھر آپ کو جناب نسائی تک پہنچا دیا جائے گا۔ وہ اپنے آفس میں آپ کے منتظر ہیں۔..... اس مسلح آدمی نے بڑے بااخلاق لہجے میں کہا تو عمران سمجھ گیا کہ انہوں نے گرفتاری کے لئے کیا پلاننگ کی ہے۔ شاید انہیں بتا دیا گیا تھا کہ آنے والے سیکرٹ ایجنٹ ہیں۔ اس لئے وہ انہیں باقاعدہ پلاننگ کے تحت گرفتار کریں۔

”ٹھیک ہے۔ ہمیں کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔..... عمران نے نیچے اترتے ہوئے کہا اور اس کے نیچے اترتے ہی باقی ساتھی بھی نیچے اتر آئے۔

”کیرہ تو لے لیں۔..... عمران نے کہا۔

”سوری قانون کے مطابق اس اسٹیشن کی تصویر نہیں بنائی جا سکتی۔ اس مسلح آدمی نے سرد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”نسائی کی تصویر لینا تو منع نہیں ہو گا۔..... عمران نے منہ نہاتے ہوئے کہا۔

”نہیں کبیرہ اندر نہیں جاسکتا۔ آئیے اس طرف کمرے میں تاکہ آپ کی تلاش لی جاسکے۔ آپ فکر نہ کریں واپسی پر چپ معدہ سامان آپ کو واپس مل جائے گی۔“ اس سپاہی نے قدرے طنزیہ لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

”او۔ کے جیسے تہاری مرضی۔“ عمران نے کاندھے اچکاتے ہوئے کہا اور کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے ساتھی خاموشی سے اس کے پیچھے چل پڑے۔ کمرے میں صرف ایک آدمی تھا۔ وہاں ان کی باقاعدہ ماہرانہ انداز میں تلاش لی گئی۔ لیکن عمران نے پہلے ہی اسلحہ ساتھ نہ رکھا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ ایسے اڈوں میں ساتسی انداز میں بھی چینگ کی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ اس کا مقصد تو صرف ایک کال کرنا تھا۔ جس کی بات ہجیت باقاعدہ طے ہو چکی تھی اس لئے کسی اسلحے کی ویسے بھی ضرورت نہ تھی۔ اس کمرے میں انتہائی جدید اور طاقتور گائیک کی مدد سے ان کی تلاش لی گئی تھی۔

”او۔ کے آئیے۔“ اسی مسلح آدمی نے مطمئن لہجے میں کہا اور پھر کمرے کے اندرونی دروازے کو کراس کر کے وہ اڈے میں داخل ہو گئے۔ کچھ فاصلے پر ایک سنگل سنور کی عمارت تھی جس کے سامنے برآمدہ تھا۔ وہاں بھی دس کے قریب مسلح افراد موجود تھے۔ عمران اور ساتھیوں کو اس برآمدے میں لے جایا گیا اور پھر وہ اس مسلح آدمی کی رہنمائی میں ایک بڑے سے کمرے میں پہنچ گئے جہاں صوفے موجود تھے ان کے پیچھے وہ دس مسلح افراد بھی کمرے میں داخل ہوئے اور پھیل کر

دیاروں کے ساتھ چاروں طرف کھڑے ہو گئے۔

”بیٹھیں ابھی انچارج صاحب آجاتے ہیں۔“ اس مسلح آدمی نے کہا اور وہاں موجود مسلح ساتھیوں کو معنی خیز نظروں سے دیکھتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔ عمران چونکہ انتہائی اطمینان سے بیٹھا ہوا تھا۔ اسی لئے اس کے ساتھی بھی مطمئن نظر آ رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی جس کی آنکھوں پر نیلے رنگ کا چشمہ تھا اندر داخل ہوا۔

”میرا نام نسائی ہے اور میں اس اسٹیشن کا منتظم اعلیٰ ہوں۔“ اندر آنے والے نے مسکراتے ہوئے کہا۔ جواب میں عمران نے اپنا اور اپنے ساتھیوں کا کوڈ ناموں میں تعارف کرایا۔

”مجھے افسوس ہے مسٹر ڈیم آپ کا کام نہیں ہو سکے گا۔ ہمیں اعلیٰ کمان کی طرف سے حکم آیا ہے کہ آپ کو گرفتار کر کے ہیڈ کوارٹر پہنچا دیا جائے اس لئے آپ اپنے ہاتھ بلند کر لیں۔ اگر کسی نے ذرا بھی غلط حرکت کی تو اسے گولی مار دی جائے گی۔“ نسائی نے یکھٹ اونچی آواز میں کہا اور اس کے ساتھ ہی عمران اور اس کے ساتھیوں کے ارد گرد کھڑے ہوئے افراد نے اپنی گونگ کارخ عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف کر دیا۔

”ہم کوئی احتجاج نہیں کریں گے مسٹر نسائی۔ آپ بے فکر رہیں۔ لیکن آپ ایک کام کریں۔ ہمیں گرفتار کرنے کے بعد علیحدہ کمرے میں ہر سے کچھ در ملاقات کر لیں۔ اس میں آپ کا ہی فائدہ ہے۔“ عمران

مڑ کر اس کمرے سے باہر نکل گیا۔ تھوڑی دیر بعد عمران اور اس کے ساتھیوں کو بھی اس کمرے سے ایک اور کمرے میں لے جایا گیا جو پہلے کمرے کی نسبت خاصا بڑا تھا۔ اس میں ایک میز اور اس کے گرد کرسیاں رکھی ہوئی تھیں۔ شاید یہ میٹنگ روم تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ جب کہ ہمراہ آنے والے مسلح افراد پیچھے ہٹ کر کھڑے ہو گئے۔ چند لمحوں بعد نسائی اندر داخل ہوا تو اس کے ساتھ ایک اور دہلا ہلا نوجوان بھی تھا۔

"تم لوگ باہر جاؤ۔۔۔۔۔۔ نسائی نے مسلح افراد سے کہا اور وہ سارے خاموشی سے باہر نکل گئے۔

"یہ سارحٹ ہے۔ میں نے اسے اس لئے یہاں بلایا ہے تاکہ تم نے جو کچھ کہنا ہے اس کے سامنے کہو۔۔۔۔۔۔ نسائی نے عمران کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ سارحٹ کی نظروں میں حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

"آپ مسز اے اے ہیں آپ کو خود خیال رکھنا چاہئے تھا۔۔۔۔۔۔ سارحٹ نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور عمران مسکرا دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ سارحٹ اس بات پر حیران ہو رہا ہے کہ جب اس نے عمران کو گرفتاری کے متعلق بتا دیا تھا۔ تو پھر عمران یہاں کیوں آیا ہے۔

"مسز نسائی آپ نے ہمیں گرفتار کر لیا۔ آپ کو بھی حکم اعلیٰ حکام نے دیا تھا۔ آپ نے حکم کی تعمیل کر دی۔ اب آپ نے ہمیں اس

نے اسی طرح مطمئن کیجے میں کہا۔

"باتیں بعد میں ہوں گی پہلے گرفتاری۔۔۔۔۔۔ نسائی نے کہا۔

"او۔۔۔۔۔۔ کے جیسے آپ کی مرضی میں اپنے بازو عقب میں کر رہا ہوں۔ آپ ہتھکڑی لگائیں۔۔۔۔۔۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بازو خود ہی عقب میں کر لئے۔ چند لمحوں بعد کٹاک کی آواز کے ساتھ ہی اس کی کلائی میں کلپ ہتھکڑی ڈال دی گئی۔ چونکہ عمران نے خود اپنی گرفتاری دے دی تھی۔ اس لئے عمران کے ساتھیوں نے بھی اس کی پیروی کی اور چند لمحوں بعد ہی عمران کے سارے ساتھیوں کے ہاتھ عقب میں کر کے ہتھکڑیاں لگا دی گئی تھیں۔ اب نسائی کے چہرے پر گہرا اطمینان تھا۔

"اب تو آپ کی تسلی ہو گئی نسائی۔ اب تو آپ کو کوئی خوف نہیں رہا۔ اب صرف چند منٹ مجھے علیحدگی میں دے دو پھر جس طرح آپ کا جی چاہے کرتے رہیں میں کوئی اعتراض نہیں کروں گا۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا

"آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔ میں نے کہہ دیا ہے کہ اب وہ پہلی بات ممکن ہی نہیں رہی۔۔۔۔۔۔ نسائی نے کہا۔

"میں اس بارے میں بات نہیں کروں گا۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"او۔۔۔۔۔۔ کے۔۔۔۔۔۔ نسائی نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا اور پھر وہ اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہو گیا۔

"انہیں بڑے کمرے میں لے چلو۔۔۔۔۔۔ نسائی نے کہا اور تھوڑی سی

ساتس دان دوست کو اس ماسٹر کمیوٹر کے ذریعے حکومت الیکٹریک کے انتہائی خفیہ کوڈز میں ضروری پیغام دیتا ہے اور بس..... عمران نے بات بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے اگر سار جٹ جہادی گارنی دے دے کہ معاوضہ دوگنا ہو گا تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ کال کرنے سے کیا فرق پڑ جائے گا کالیں تو ہر لمحہ جہاں سے ہوتی ہی رہتی ہیں..... ٹساکے نے آمادگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"میں گارنی دیتا ہوں جناب۔ آپ فکر نہ کریں اور کال بھی میں اپنی نگرانی میں ہی کراؤں گا..... سار جٹ نے فوراً ہی کہا۔

"او۔ کے انہیں لے جاؤ۔ مسلح افراد بھی وہیں ٹرانسمیٹر روم میں ہی رہیں گے میں کوئی ریسک نہیں لینا چاہتا اور مسز ولیم تم نے لمبی کال نہیں کرنی۔ میں نے تمہیں فوراً واپس بھیجتا ہے..... ٹساکے نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"فکر مت کریں مسز ٹساکے میں ایک ذمہ دار آدمی ہوں۔" عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔ تھوڑی دیر بعد ان سب کو ٹرانسمیٹر آپریشن روم کی طرف لے جایا جانے لگا۔

"میں نے تمہیں کال بھی کی تھی لیکن تم پھر بھی لگے۔" سار جٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کال بے حد ضروری تھی مسز سار جٹ۔ باقی باتیں بعد میں ہوتی

حالت میں اپنے ہیڈ کو اوڑھ بچانا ہے۔ پہنچا دیتا۔ لیکن اگر ہم جہاں سے جانے سے پہلے آپ کے ٹرانسمیٹر پر ایک کال کر لیں تو کسی کو اس کا پتہ نہ چلے گا اور آپ کو پہلے سے دوگنا معاوضہ بھی مل جائے گا۔" عمران نے کہا تو ٹساکے کی آنکھوں میں ہلکتی چمک سی ابرائی تھی شاید یہ دوگنے معاوضے کی وجہ سے تھی یا اس بات پر کہ وہ دونوں طرف سے سرخرو ہو سکتا ہے۔

"آپ کس قسم کی کال کرنا چاہتے ہیں..... ٹساکے نے جھوٹے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"آپ کو اعلیٰ حکام نے ہمارے متعلق کیا بتایا ہے..... عمران نے اس کے سوال کا جواب دینے کی بجائے انسا سوال کرتے ہوئے کہا۔

"یہی کہ آپ ملک دشمن ایجنٹ ہیں..... ٹساکے نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"ملک دشمن ایجنٹ ایئر فورس کے ٹرانسمیٹر سے کالیں نہیں کرتے رہتے۔ بہر حال آپ کے ہیڈ کو اوڑھ بیچ کر ساری بات خود بخود سامنے آ جائے گی۔ بحران کال میں ایک چھوٹا سا جبر ہے اسراگان وہاں میرا ایک ساتس دان دوست رہتا ہے۔ جو حکومت الیکٹریک کی طرف سے خفیہ طور پر ایک انتہائی خفیہ ہتھیار کی تیاری میں مصروف ہے۔ یہ لیبارٹری اس قدر جدید ہے کہ اس میں انتہائی طاقتور ماسٹر کمیوٹر نصب ہے۔ اسے خفیہ رکھنے کے لئے ایسا سسٹم رکھا گیا ہے کہ اس ماسٹر کمیوٹر سے عام طاقت کا ٹرانسمیٹر رابطہ نہیں کر سکتا۔ میں نے اپنے اس

پھیلتی چلی گئیں۔

"اوہ۔ اوہ۔ حیرت ہے۔" سارحٹ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر اس کے کہنے پر ایک مسلح آدمی نے آگے بڑھ کر عمران کی کھپ ہتھکڑی کھول دی۔

"شکریہ فکر مت کرو میں کوئی ایسی حرکت نہ کروں گا جس سے تم پر کوئی حرف آئے۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ کر وہ آپریشنل سیٹ پر بیٹھ گیا۔ عمران کے ساتھی ایک طرف خاموش کھڑے ہوئے تھے۔ اللہ ان کی آنکھوں میں مسرت کی چمک تھی کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ ان کا مشن مکمل طور پر کامیاب ہونے کے قریب ہے۔

"ہیلو ہیلو آر۔ ایس۔ ای۔ ایس۔ وی۔ او۔ نو دن کاننگ اور۔" عمران نے فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد کال دینا شروع کر دی۔

"ٹرپل تھری۔ ایکس ای ون۔ ایم۔ سی انڈنگ اور۔" چند لمحوں بعد ایک جالی سے ایک مشینی آواز سنائی دی اور عمران کے سنے ہوئے ہجرے پر یلخت اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

"بلیک ٹی تھری ون کوڈو ہراؤ اور۔" عمران نے کہا۔

"بلیک ٹی تھری ون کوڈ۔ لائٹ سٹارڈارک سکائی اور۔" وہی مشینی آواز سنائی دی۔

"بلیک ٹی نو ون کوڈو ہراؤ اور۔" عمران نے کہا۔

رہیں گی اور معاوضے کی فکر مت کرو۔ نسا کی کو دو گنا معاوضہ ملے گا تو تمہیں چار گنا۔ تم بے شک سمجھ کو فون کر کے میری بات کر دینا۔" عمران نے کہا۔

"مجھے سمجھ نے کہہ دیا تھا کہ جو کچھ آپ کہیں اسے پورا کیا جائے گا اور مجھے سمجھ پر مکمل اعتماد ہے۔ اسی لئے میں نے گارنٹی دے دی تھی لیکن کیا واقعی یہ کال اس قدر ضروری تھی جس کے لئے آپ نے اتنا رسک بھی لیا ہے اور اتنا معاوضہ بھی ادا کر رہے ہیں۔" سارحٹ نے کہا۔

"ہاں۔" عمران نے مختصر سا جواب دیا۔ اسی لمحے وہ ٹرانسمیٹر آپریشن روم جو خاصا بڑا اور جدید مشینری پر مشتمل تھا میں داخل ہوئے مسلح افراد اندر پہنچ کر سائیڈوں میں اسلحہ لے کر کھڑے ہو گئے۔

"فریکوئنسی بتاؤ میں کال کر دیتا ہوں۔" سارحٹ نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں خود کال کروں گا۔ یہ خصوصی قسم کی کال ہے۔ تم میری ہتھکڑی صرف چند منٹ کے لئے کھلو اور۔" عمران نے کہا۔

"کیا تم آپریٹ کر لو گے۔" سارحٹ نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"یہ تو ایکس ایم ٹی اے ٹرانسمیٹر ہے مسٹر سارحٹ۔ میں نے تو فنی ون ایکس ای ایکس کے ٹرانسمیٹر آپریٹ کیے ہوئے ہیں۔" عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو سارحٹ کی آنکھیں حیرت سے

”اب تم دوبارہ ہتھکڑی لگا سکتے ہو۔ میرا کام ختم ہو گیا ہے۔“
 عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سارجنٹ کے اشارے پر اسی مسلح
 آدمی نے آگے بڑھ کر ایک بار پھر عمران کے بازو عقب میں کر کے
 ہتھکڑی لگا دی۔

”یہ کیسی کال تھی۔ میری سمجھ میں تو کچھ نہیں آیا۔“..... سارجنٹ
 نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”خفیہ کالیں ایسی ہی ہوتی ہیں۔ بہر حال تمہارا بے حد شکر یہ
 سارجنٹ تم نے مکمل تعاون کیا ہے۔ سمجھ سے میں تمہاری تعریف
 کروں گا۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اگر تم چاہو تو ہیڈ کوارٹر میں میرا ایک آدمی موجود ہے۔ میں اسے
 یہاں سے کال کر دیتا ہوں وہ وہاں تمہاری حتی الامکان مدد کرے
 گا۔“..... سارجنٹ نے آہستہ سے کہا۔

”نہیں اس کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ تمہارے اعلیٰ حکام خود ہی
 ہمیں رہا کر دیں گے۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو
 سارجنٹ نے اثبات میں سر ہلادیا اور پھر وہ انہیں لے کر ٹرانسمیٹر ہاؤس
 سے باہر آگیا۔ مسلح افراد بھی ان کے ساتھ ہی باہر آ گئے۔ برآمدے میں
 انہیں روک کر سارجنٹ ایک اور کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ شاید
 نسا کی کو اطلاع کرنے گیا تھا۔

”کام ہو گیا عمران صاحب۔“..... صفدر نے پوچھا۔
 ”ہاں چار گھنٹوں بعد بلیک تھنڈر کی یہ عظیم الشان اور ناقابل

”بلیک ٹی ونون کوڈ۔ کارٹون ہیری ورلڈ اور۔“..... مشینی آواز
 نے جواب دیا۔

”بلیک ٹی ونون کوڈ دہراؤ اور۔“..... عمران نے کہا۔

”بلیک ٹی ونون کوڈ لافٹ ٹاسک اور۔“..... مشینی آواز سنائی
 دی۔

”بلیک ٹی ونون کوڈ انڈر لائن میموری تھری فیس چیخ کر دو اور
 نیا کوڈ دہراؤ اور۔“..... عمران نے کہا۔

”بلیک ٹی ونون کوڈ۔ انڈر لائن میموری تھری فیس چیخ کوڈ۔
 لائٹ ہاؤس اور۔“..... مشینی آواز نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد
 جواب دیا۔

”بلیک ٹی ونون کوڈ انڈر لائن ہاؤس ہدایت نوٹ کرو اور۔“
 عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

”یس اور۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اب سے چار گھنٹوں بعد فکس ٹائم زیرو لائن فل چارج اور۔“

عمران نے کہا۔

”چار گھنٹوں بعد فکس ٹائم زیرو لائن فل چارج۔ او کے اور۔“
 چند لمحوں بعد دوسری طرف سے مشینی آواز سنائی دی۔

”او۔ کے اور اینڈ آل۔“..... عمران نے کہا اور پھر ایک طویل
 سانس لیتے ہوئے اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور سٹول سے اٹھ کھڑا

میں بٹھا دیا گیا۔ البتہ اس بار جیب کی ڈرائیونگ سیٹ پر اسٹیشن کا ایک مسلح آدمی موجود تھا۔ چند لمحوں بعد جیب ایک جھٹکے سے آگے بڑھی اور پھر سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی۔ عمران ڈرائیور کی بالکل عقبی سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔ جب کہ جولیا سائیڈ سیٹ پر بیٹھی ہوئی۔ ان سب کی کلائیوں میں کلپ ہتھکڑیاں موجود تھیں۔ جیب چلتے ہی عمران نے کلپ ہتھکڑی کھولنے کی کوشش شروع کر دی۔ وہ پہلے ہی دیکھ چکا تھا کہ یہ ہتھکڑی شکل لاک ہتھکڑی ہے۔ جس کے درمیانی حصے پر موجود بن سے اسے کھولا اور بند کیا جاسکتا ہے۔ عمران نے ایک ہاتھ کی انگلیوں سے دوسرے ہاتھ کی کلائی پر بندھی ہوئی ہتھکڑی کو ممکن حد تک کھسکا کر بازو کی طرف کیا تو اس کی اس ہاتھ کی ایک انگلی آسانی سے اس بن تک پہنچ گئی اور دوسرے لمحے ہتھکڑی سی آزاد ہو چکی تھیں۔ جیب اس وقت موڑ مڑ چکی تھی اور اب فرسٹ چیک پوسٹ سے جیب کو چیک نہ کیا جاسکتا تھا۔

”تمہارا کیا نام ہے جناب ڈرائیور صاحب“..... عمران نے اچانک ڈرائیور سے مخاطب ہو کر کہا۔

”جانسن“..... ڈرائیور نے مڑے بغیر جواب دیا۔

”تو مسٹر جانسن ڈرائیور کو لکھا۔ کیونکہ یہاں ایک خاتون موجود ہے۔ اس لئے میں وضاحت نہیں کر سکتا کہ میں جیب سے اتر کر کیا کرنا چاہتا ہوں۔ اور تم مجھے خامسے کھدار لگ رہے ہو“..... عمران

تفسیر لیبارٹری مکمل طور پر تباہ ہو جائے گی“..... عمران نے بڑے یقین بھرے لہجے میں کہا تو سب ساتھیوں کے چہروں پر مسرت کے تاثرات ابر آئے۔ چند لمحوں بعد ہی نسائی سارجنٹ کے ساتھ ایک کمرے سے نکل کر ان کے قریب پہنچ گیا۔

”تم نے کال کرنی مسٹر ولیم“..... نسائی نے قریب آکر عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

”ہاں اور اس کال کی وجہ سے شکریہ۔ فکر مت کرو تمہارا دو گنا معاوضہ تمہیں مل جائے گا“..... عمران نے جواب دیا۔

”سنو میں اعلیٰ حکام کی وجہ سے مجبور ہوں۔ درنہ میں تمہیں رہا بھی کر دیتا“..... نسائی نے ہونٹ جباتے ہوئے کہا۔

”تم اپنا کام کرو مسٹر نسائی۔ باقی کام ہم پر چھوڑ دو“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”او۔ کے“..... نسائی نے ایک لمبا سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیز قدم اٹھاتا واپس اسی کمرے میں چلا گیا جہاں سے وہ برآمد ہوا تھا۔ سارجنٹ بھی اس کے پیچھے اندر چلا گیا تھا۔ تقریباً پندرہ منٹ بعد وہ دونوں باہر آ گئے۔

”میں نے ہیڈ کوارٹر کال کر دی ہے کہ میں نے تمہیں گرفتار کر لیا ہے اور تمہیں ہیڈ کوارٹر بھجوا رہا ہوں“..... نسائی نے عمران سے کہا اور تیزی سے برآمدے کی سیڑھیاں اترتا ہوا چیک پوسٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد عمران اور اس کے ساتھیوں کو ان کی ہی جیب

موجود دیو اور نکال کر اپنی جیب میں ڈال لیا اور پھر اطمینان بھرے انداز میں واپس مڑا اور فصل سے نکل کر جیب کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے سارے ساتھی آزاد ہو چکے تھے۔

”مجھے یقین ہے کہ یو بی اور اس کے آدمی ہمارے انتظار میں موجود ہوں گے۔ کیونکہ اعلیٰ حکام کو ہمارے متعلق کیسے معلوم ہو سکتا ہے کہ ہم ٹرانسمیٹر اسٹیشن کی طرف جا رہے ہیں۔ لامحالہ بلیک تھنڈر کو ہماری ادھر جانے کی اطلاع ملی ہوگی لیکن ایک تو وہ سرکاری اسٹیشن ہے۔ دوسرا بلیک تھنڈر کو بہر حال یہ معلوم نہ ہو سکا ہوگا کہ ہمارا وہاں جانے کا مقصد کیا ہو سکتا ہے۔ اسی لئے انہوں نے ہمیں گرفتار کر کے ہیڈ کوارٹر بھجوانے کے احکامات صادر کر دیئے۔ لیکن یقیناً وہ راستے میں ہی ہمارا انتظار کر رہے ہوں گے۔“ عمران نے جیب سنارت کر کے اسے آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

”جہاں سے یہ سڑک مین روڈ سے علیحدہ ہوتی ہے۔ میرا آئیڈیا ہے کہ وہاں پکٹنگ کی گئی ہوگی۔“ صفدر نے کہا۔

”جہاں اندازہ درست ہو سکتا ہے۔“ عمران نے کہا۔

”تو پھر اب کیا کرنا ہے۔“ جولیانے کہا۔

”ہم اس پوائنٹ سے پہلے ہی گھوم جائیں گے۔ میں نے آتے ہوئے ایک بانی روڈوائس ہاتھ پر جاتی ہوئی دیکھی تھی۔“ عمران نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے جیب اسی بانی روڈ پر موڑ دی۔ بانی روڈ کی تھی۔ جیب تیزی سے آگے بڑھتی چلی گئی۔ کافی آگے جانے کے بعد بانی

نے کہا۔

”اوہ۔ اوہ اچھا۔ میں روکتا ہوں۔“ جانسن نے یکھٹ ہنستے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب ایک سائیڈ پر کر کے اسے روک دیا اسی لمحے عمران کا بازو گھوما اور اس کے ہاتھ میں موجود کلپ ہتھکڑی کا ایک حصہ پوری قوت سے ڈرائیور کی کھوپڑی پر پڑا تو جیب ڈرائیور کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھی۔ وہ ضرب لگنے سے جھٹکا ہوا سٹیرنگ پر گر آیا اور پھر ایک جھٹکے سے سیدھا ہو رہا تھا کہ عمران نے دوسری ضرب لگا دی اور ڈرائیور بے حس و حرکت ہو گیا۔ عمران نے سب سے پہلے ہاتھ بڑھا کر جولیا کی کلپ ہتھکڑی کھول دی۔ اس کے بعد اس نے مڑ کر ساتھ بیٹھے ہوئے صفدر کی ہتھکڑی کھول دی۔

”بے چارہ ضرورت سے زیادہ ہی کھدرا تھا۔“ نجمانے میری بات کا کیا مطلب سمجھ بیٹھا تھا۔ بہر حال اب میں اس کھدرا صاحب کو فصل میں آرام کرنے کے لئے لٹاؤں۔ اس دوران تم باقی ساتھیوں کو آزادی کی نعمت سے بہرہ ور کرادو۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے صفدر سے کہا اور پھر اچھل کر وہ جیب سے نیچے اتر آیا۔ اس نے ڈرائیونگ سیٹ پر بے ہوش پڑے ہوئے ڈرائیور کو کھینچ کر باہر نکالا اور اسے کاندھے پر لاد کر وہ قریب ہی کھیتوں میں گھسٹا چلا گیا۔ اس نے کافی اندر جا کر اسے زمین پر لٹایا اور پھر اس کی تنفس چیک کی۔ تنفس سے محسوس ہو رہا تھا کہ اسے دو گھنٹوں سے پہلے کسی صورت بھی ہوش نہیں آسکتا تو عمران نے اس کی ٹکاشی لی اور اس کی جیب میں

لڑکی نے مڑ کر اس ادھیڑ عمر سے مخاطب ہو کر کہا۔

”مہاں فارم میں۔ اوہ دو سہاں تو ہم دونوں کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے۔“ ادھیڑ عمر نے پھانک کی طرف آتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے لیکن ہم سرکاری طور پر چیکنگ کرنے پر مجبور ہیں مسٹر۔“ عمران نے کہا۔

”بیگرڈ۔ میرا نام بیگرڈ ہے اور ان زمینوں کا میں مالک ہوں۔“ ادھیڑ عمر نے قریب آکر کہا۔

”مسٹر بیگرڈ۔ آپ معزز آدمی ہیں۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ آپ ہم سے تعاون کریں۔“ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”پھانک کھول دو مارگرٹ انہیں چیک کرنے دو۔ جب یہاں کوئی ہے ہی نہیں تو پھر ہمیں کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔“ بیگرڈ نے کہا تو مارگرٹ نے پھانک کھول دیا۔

”شکریہ۔“ عمران نے کہا اور پھانک کر اس کر کے اندر آگیا۔ اس کے پیچھے اس کے ساتھی بھی تھے۔

”آپ بھی ساتھ آئیے۔ تاکہ آپ کی موجودگی میں چیکنگ ہو سکے۔“ عمران نے کہا اور پھر وہ سب اکٹھے ہی اندرونی کمرے میں پہنچ گئے۔ عمران کا ہاتھ جیب میں موجود اس ریوالور کے دھتے پر جما ہوا تھا جو اس نے ڈرائیور کی جیب سے نکالا تھا۔

”آپ دوںوں ہاتھ اٹھا دیجئے۔“ عمران نے ہلکت جیب سے ریوالور نکالتے ہوئے کہا۔ مارگرٹ بے اختیار بیچ مار کر لپٹے ڈیڈی کے

روڈ درختوں کے درمیان گھرے ہوئے ایک زرعی فارم تک پہنچ کر ٹھم ہو گئی۔ زرعی فارم میں ایک لینڈ کروزر جیب کھڑی نظر آ رہی تھی لیکن آدمی کوئی نہ تھا۔ عمران نے جیب گیٹ کے قریب روک دی۔

”ہوشیار رہنا بنانے کیسے حالات سے واسطہ پڑ جائے۔“ عمران نے کہا اور جیب سے نیچے اتر کر پھانک کی طرف بڑھا ہی تھا کہ ایک نوجوان مقامی لڑکی فارم کے برآمدے میں سے باہر آتی دکھائی دی۔ اس کے جسم پر چست لباس تھا۔ وہ حیرت بھری نظروں سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو جیب سے اترتے دیکھتی ہوئی پھانک کی طرف آ رہی تھی۔

”آپ کون ہیں۔“ اس لڑکی نے پھانک کے قریب آکر حیرت بھرے لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

”ہمارا تعلق سیکورٹی سے ہے۔ ہم اس فارم کی چیکنگ کرنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ ہمیں اطلاع ملی ہے کہ اس علاقے میں کچھ جرائم پیشہ افراد کو دیکھا گیا ہے۔“ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”جرائم پیشہ افراد اور یہاں۔ اوہ نہیں جناب یہاں تو صرف میرے ڈیڈی اور میں ہوں۔“ لڑکی نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

”کون ہے مارگرٹ۔ کس سے باتیں کر رہی ہو۔“ اسی لہجے برآمدے میں ایک ادھیڑ عمر آدمی نے نمودار ہوتے ہوئے پوچھا۔

”ڈیڈی یہ کہہ رہے ہیں کہ ان کا تعلق سیکورٹی سے ہے اور یہ فارم چیک کرنا چاہتے ہیں کیونکہ یہاں جرائم پیشہ افراد کو دیکھا گیا ہے۔“

”سرکاری آدمی مگر۔ مگر۔ یہ“..... بیگروڈ نے کچھ نہ سمجھنے کے سے انداز میں کہا۔

”اوہ ایسا تو ہو جائے گا۔ ویسے بھی سرکاری افراد سے تعاون ہمارا فرض ہے۔“..... بیگرڈ نے اس بار مطمئن لہجے میں کہا۔

”آپ فکر نہ کریں میں جہاں کا رہنے والا ہوں۔ میں آپ کو ایسے
 ایسے سے کنسانا لے جاؤں گا کہ کسی کو علم تک نہ ہو سکے گا۔“۔ بیکرڈ
 نے کہا۔

”کک کک کس قسم کا تعاون“..... بیگرڈ نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”گھبراہٹیں نہیں۔ ایسا کرنا ہماری عبوری تھی۔ کیونکہ ویسے آپ لوگوں نے ہماری بات ماننے سے انکار کر دینا تھا۔ ہمارا تعلق حکومت

"مائیکل جیپ میں موجود ماسک میک اپ باکس لے آؤ۔" عمران نے کرسیوں کے عقب میں کھڑے خاد سے کہا اور خاد سر ملاتا ہوا تیزی سے بیردنی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"آپ نے کنسانا کہاں جانا ہے؟"..... بیگرڈ نے پوچھا۔

"مارو کی ہوٹل کے قریب"..... بیگرڈ نے پوچھا۔

"ٹھیک ہے۔ میں پہنچا دوں گا۔ آپ فکر مت کریں"..... بیگرڈ

نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ملادیا۔ پھر تھوڑی دیر بعد ان سب نے ماسک میک اپ سے اپنے چہرے مکمل طور پر تبدیل کر لئے تو بیگرڈ اور مارگرٹ دونوں کے چہروں پر ایسی حیرت نظر آنے لگی جیسے انہیں اپنی آنکھوں پر ہی یقین نہ آرہا ہو۔

"آپ۔ آپ تو جادوگر ہیں"..... مارگرٹ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ جادو جان بچانے کے کام آتا ہے مس مارگرٹ۔ اس لئے ہمیں باقاعدہ اس کی تربیت دی جاتی ہے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور تھوڑی دیر بعد وہ سب بیگرڈ اور مارگرٹ کی بڑی سی لینڈ کروزر میں سوار اس فارم سے نکلے اور دائیں طرف کو بڑھتے چلے گئے۔ ڈرائیونگ سیٹ پر بیگرڈ تھا۔ جب کہ اس کی بیٹی مارگرٹ اور جولیا دونوں سائیڈ سیٹ پر بیٹھی ہوئی تھیں۔ عقبی سیٹوں پر عمران اپنے ساتھیوں کے ساتھ تھا اور جیپ انتہائی تیز رفتاری سے آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ عمران اب مطمئن تھا کہ اگر راستے میں کوئی گروپ کے آدمی

موجود بھی ہوں گے تو جیپ اور چہروں کے ساتھ ساتھ ان کی تعداد بڑھ جانے کی وجہ سے وہ انہیں مارک نہ کر سکیں گے اس طرح وہ اطمینان سے کنسانا پہنچ جائیں گے۔

تک اس کی کال نہ آئی تھی۔ اس لئے وہ بے چین اور اضطراب کے ہاتھوں مجبور ہو کر دفتر میں ٹہل رہی تھی کہ اچانک میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وہ بے اختیار چوٹک پڑی۔

”فون۔ فون کس کا آسکتا ہے“..... بوبی نے اچھائی حیرت بھرے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے فون کا رسپونڈر اٹھا لیا۔

”یس بوبی بول رہی ہوں“..... بوبی کے لہجے میں حیرت موجود تھی۔

”روڈی بول رہی ہوں مس مین آفس سے“..... دوسری طرف سے اس کی پرسنل سیکرٹری روڈی کی آواز سنائی دی۔

”کیا بات ہے۔ کیوں فون کیا ہے“..... بوبی نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”ماروکی ہوٹل کے منیجر کی کال آئی ہے مس۔ اس کا کہنا ہے کہ کوئی پرنس آپ سے اچھائی ضروری بات کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے مجبوراً میں نے آپ کو ہر ممکن اڈے پر ٹریس کرنے کی کوشش کی اور اب یہاں وائل کیا تو آپ سے بات ہو گئی“..... دوسری طرف سے روڈی کی معذرت خواہانہ آواز سنائی دی۔

”پرنس۔ یہ کون ہے۔ بہر حال بات کرنا“..... بوبی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”یس مس“..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی

بوبی اسپیشل پوائنٹ میں اپنے دفتر میں بڑی بے چینی کے عالم میں ٹہل رہی تھی۔ اس کے چہرے پر شدید ترین اضطراب کی جھلکیاں نمایاں تھیں۔ گو اس نے پہلے مارٹن کو کہا تھا کہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف ہونے والے اس ریڈ میں خود بھی شرکت کرے گی لیکن جب مارٹن اسے لینے کے لئے اسپیشل پوائنٹ پر پہنچا تو بوبی نے اچانک ارادہ بدل دیا اور مارٹن کو کہا کہ وہ خود جا کر ان کا خاتمہ کرے اور اسے رپورٹ دے اور وہ خود واپس دفتر میں آگئی اور تب سے وہ مارٹن کی طرف سے آنے والی ٹرانسمیڈ کال کے انتظار میں تھی۔ اس نے اپنا فیصلہ اس لئے بدل دیا تھا کہ وہ نہیں چاہتی تھی کہ اپنی آنکھوں سے عمران کو مرتے ہوئے دیکھے۔ نہ جانے کیا بات تھی کہ اس کا دل باوجود اس کی خواہش کے بھی چاہ رہا تھا کہ عمران بچ کر کنسانا سے نکل جائے۔ مارٹن کو واپس گئے ہوئے تقریباً دو گھنٹے ہو چکے تھے اور ابھی

جائے۔ میں اس وقت کنسانا سے سینکڑوں میل دور سے بات کر رہا ہوں۔" عمران کی آواز سنائی دی۔

کنسانا سے سینکڑوں میل دور سے بات کر رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ تم جھوٹ بول رہے ہو..... بولی نے چیختے ہوئے کہا۔

"جب سے چارٹڈ سرڈس کا رواج ہوا ہے اور جیٹ ہوائی جہاز چارٹڈ ہونے لگ گئے ہیں۔ اب ہزاروں میل کے فاصلے کی کیا حیثیت رہ گئی ہے مس بولی۔ بہر حال میں نے تمہیں یہ بتانے کے لئے فون کیا ہے کہ ایرک فیلڈ والی لیبارٹری جلد ہی مکمل طور پر تیار ہو جائے گی۔ اگر تم یا تمہارے سیکشن ہیڈ کو ارڈر کا چیف جیکسن اس کی جہاں کو روک سکتا ہو تو مجھے کوئی اعتراض نہ ہو گا..... عمران نے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"کیا تمہارا دماغ تو غراب نہیں ہو گیا یا تمہیں اب دن میں بھی خواب نظر آنے لگ گئے ہیں۔ لیبارٹری کیسے تیار ہو سکتی ہے۔ لیکن تم ٹرانسمیٹر اسٹیشن سے چارٹڈ ایرپورٹ تک کیسے پہنچ گئے اور تو کوئی راستہ ہی نہیں ہے۔ اس الکوٹی سڑک کے بغیر اور وہاں واقعی میرے آدی تمہارے انتظار میں موجود تھے اور اسٹیشن والوں نے اطلاع بھی کر دی تھی کہ تمہیں گرفتار کر لیا گیا ہے اور واپس بھیجا جا رہا ہے۔" بولی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ان کی اطلاع درست تھی۔ لیکن مجھے حیرت ہے کہ تم لوگ یہاں کے رہنے والے ہو۔ اس کے باوجود تمہیں ایسا بھی معلوم نہیں کہ اس

خاموشی غاری ہو گئی۔

"ہیلو پرنس بول رہا ہوں مس بولی..... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجے سے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے بولنے والا مسکرا کر بات کر رہا ہو۔

"کون پرنس..... بولی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ وہ یہ آواز ہی نہ پہچانتی تھی۔

"پرنس چارمنگ علی عمران..... اس بار دوسری طرف سے عمران کی چہکتی ہوئی آواز سنائی دی تو بولی بے اختیار اچھل پڑی۔

"عمران۔ تم۔ عمران..... بولی کے منہ سے حیرت کی شدت سے الفاظ ہی نہ نکل رہے تھے۔

"مجھے معلوم ہے مس بولی کہ تمہارے آدی ایر فورس ٹرانسمیٹر اسٹیشن کی طرف جانے والی سڑک پر میری واپسی کا انتظار کر رہے ہیں اور شاید تم ان کی طرف سے میری موت کی رپورٹ کا انتظار کر رہی ہو گی۔ میں نے سوچا کہ ان ڈائریکٹ رپورٹ کی بجائے میں خود کیوں نہ براہ راست تمہیں رپورٹ دے دوں..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم مارو کی ہوٹل سے بول رہے ہو..... بولی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اسے مارٹن پر بے طرح غصہ آ رہا تھا۔

"ارے نہیں میں نے تو صرف مارو کی ہوٹل کے منیجر کے لہجے کی نقل کی تھی تاکہ تمہاری سیکرٹری تم سے میرا رابطہ کرانے پر مجبور ہو

معلوم کر لیا ہے۔ اس کا یہ سیکشن ہیڈ کو اور نذر انکال میں واقع جبرے لاکش میں واقع ہے۔ میں نے اسے ٹریس کر لیا ہے اور اب اگر بلیک تھنڈر یا اس کا کوئی ایجنٹ ہمارے پیچھے آیا تو پھر یہ سالم جبرہ ہی صفحہ ہستی سے مٹ سکتا ہے۔..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ بوبی چند لمحوں تک بت بنی خاموش بیٹھی رہی۔ پھر اس نے ایک بھٹکے سے رسیور رکھا اور ساتھ ہی میز پر موجود فکس فریکوئنسی کے ٹرانسمیٹر کا بٹن پریس کر دیا۔

”ہیلو ہیلو بوبی کانٹک اور۔..... بوبی نے حلق کے بل چھینچھنے ہوئے کہا۔

”یس مس مارٹن بول رہا ہوں اور۔..... دوسری طرف سے مارٹن کی آواز سنائی دی۔

”کیا کر رہے ہو تم وہاں اور۔..... بوبی نے غصے سے چھینچھنے ہوئے کہا۔

”عمران اور اس کے ساتھیوں کا انتظار کر رہا ہوں مس۔ میں نے ٹرانسمیٹر اسٹیشن کے انچارج کو موبائل فون سے کال کی تھی۔ اس نے بتایا ہے کہ انہوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو گرفتار کر کے انہی کی جینٹ میں واپس بھجوا دیا ہے۔ وہ اب پہنچنے ہی والے ہوں گے اور۔..... مارٹن نے جواب دیا۔

”رکس وقت کال کی تھی تم نے اور۔..... بوبی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

پختہ سڑک کے علاوہ وہاں سے کسناٹا پہنچنے کے کئی کچے راستے بھی موجود ہیں۔ اب ہم اتنے بھی نازک نہیں ہیں کہ کچے راستوں کی وجہ سے معمولی سے ہلچلے سے بھی برواشت نہ کر سکیں۔..... عمران نے جواب دیا۔

”اوہ۔ اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ تو تم اس طرح مارٹن اور اس کے گروپ کے ہاتھوں سے نکل جانے میں کامیاب ہو گئے ہو۔..... بوبی نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ لیکن تم گوڈن ایجنٹ ہو۔ تمہیں اتنی حیرت کیوں ہو رہی ہے۔ یہ تو معمولی باتیں ہوتی ہیں ہم لوگوں کے لئے۔ میں چاہتا تو تھا یہ سارا گروپ بھی وہیں ختم ہو سکتا تھا۔ لیکن میں نے تمہیں پہلے ہی بتایا تھا کہ میں ہمارے خلاف فی الحال کوئی کارروائی نہ کروں گا کیونکہ تم صاف اور سچی فطرت کی مالک ہو اور سچ مجھے بے حد پسند ہے۔..... عمران کی مسکراتی بوبی آواز سنائی دی۔

”ٹھیک ہے۔ تم وہاں سے نکل گئے ہو گے لیکن بہر حال لیبارٹری تباہ نہیں ہو سکتی۔ یہ مراد عویٰ ہے۔..... بوبی نے کہا۔

”جب ہمیں لیبارٹری تباہ ہونے کی رپورٹ ملے تو پھر اپنے اس دعویٰ پر غور کر لینا۔ میں نے تو سوچا تھا کہ ڈاکٹر عالم رضا کو لے کر خاموشی سے واپس چلا جاؤں گا۔ لیکن تمہارے یہ جیکسن صاحب کو شاید اپنے سیکشن پر ضرورت سے زیادہ خوش فہمی ہے اور ہاں یہ بھی بتا دوں کہ اس جیکسن صاحب کو میری طرف سے کہہ دینا کہ میں نے

"ہاں ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ ٹھیک ہے تم اپنے ساتھیوں کو وہیں روکو اور خود چند ساتھیوں کے ساتھ اسٹیشن تک اور ارد گرد کے علاقے کی چیکنگ کرو اور پھر تجھے رپورٹ دو اور اینڈ آف"..... یوبی نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"اتنی جلدی عمران ہزاروں میل دور نہیں جاسکتا۔ لامحالہ وہ کوئی گیم کھیل رہا ہے۔ ہو سکتا ہے مارٹن کی بات درست ہو"..... یوبی نے میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر اب ایسے تاثرات ابھرائے تھے جیسے وہ ذہنی طور پر شدید شش و پنج کا شکار ہو گئی ہو۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد ٹرانسمیٹر سے کال آئی شروع ہو گئی تو اس نے چونک کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو مارٹن کالنگ اور"..... مارٹن کی آواز سنائی دی۔

"لیس یوبی بول رہی ہوں کیا رپورٹ ہے اور"..... یوبی نے پوچھا۔

"مس عمران اور اس کے ساتھی واقعی نکل جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ میں نے پہلے اسٹیشن تک روڈ کی چیکنگ کی پھر دونوں گاڑیوں پر چیکنگ کی تو ایک سائینلر سڑک سے کافی ہٹ کر ایک زرعی فارم مل گیا۔ وہاں وہ جیب موجود تھی جس کے نمبروں سے عمران کو ٹریس کیا گیا تھا۔ فارم خالی تھا۔ لیکن وہاں سے ایک اور بڑی جیب کے ٹائروں کے نشانات ملے ہیں۔ میں نے ان نشانات کو چیک کیا تو وہ ایک نامعلوم کچے رستے سے ہوتے ہوئے کنسانا شہر میں

"نصف گھنٹہ ہوا ہے مس اور"..... مارٹن نے جواب دیا۔
"اسٹیشن والوں نے کیا بتایا تھا کس وقت بھیجا تھا انہوں نے عمران کو اور"..... یوبی نے ہنست جباتے ہوئے پوچھا۔
"یہ تو میں نے نہیں پوچھا۔ بہر حال دس بارہ منٹ ہی ہوئے ہوں گے۔ کیوں مس۔ آپ کیوں یہ بات پوچھ رہی ہیں اور"..... مارٹن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"امحق آدمی۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت کسی کچے رستے سے کنسانا پہنچ بھی گیا ہے اور یہاں سے جیٹ جہاز چارٹرڈ کر اگر کنسانا سے بھی باہر جا چکا ہے۔ اس کا ابھی فون آیا تھا اور تم وہاں احمقوں کی طرح کھڑے اس کی آمد کا انتظار کر رہے ہو اور"..... یوبی نے اہٹائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"ایسا کیسے ممکن ہے مس اور تو کوئی راستہ ہی نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ فون کر کے ہمیں یہاں سے ہٹانا چاہتا ہو اور"..... مارٹن نے جواب دیا۔

"جب وہ گرفتار ہے اور جیب میں واپس آ رہا ہے تو وہ کہاں سے فون کر لے گا۔ ٹرانسمیٹر اسٹیشن تک تو بقول جہاز کے اور کوئی عمارت ہی نہیں ہے اور"..... یوبی نے کہا۔

"مس ہو سکتا ہے کوئی زرعی فارم وغیرہ ہو۔ عمران نے ہتھکڑیوں سے آزادی حاصل کر لی ہو اور اب اس نے یہ چکر چلایا ہو اور"..... مارٹن نے کہا۔

داخل ہو گئے جتنا غصہ میں نے اپنے ساتھیوں کو واپس بلایا ہے اور آپ کو کال کر رہا ہوں اور..... مارٹن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
 "ہو نہہ اس کا مطلب ہے کہ عمران کی کال درست تھی۔ ٹھیک ہے اب میں مظلوم کرتی ہوں کہ کیا عمران نے کوئی جیٹ جہاز چارٹرڈ کر لیا ہے اور اگر کر لیا ہے تو کہاں کے لئے اور ایئر لائن آل..... بوبی نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیے۔
 "جیمز بول رہا ہوں..... جملہ لوگوں بعد جیمز کی آواز سنائی دی۔
 "جیمز تمہارے آدمی عمران اور اس کے ساتھیوں کو چیک کر رہے تھے۔ کیا وہ چارٹرڈ ایئر پورٹ پر بھی تعینات تھے..... بوبی نے تیز لہجے میں کہا۔

"ییس مس۔ لیکن جب وہ ٹریس ہو گئے کہ وہ ایئر فورس کے ٹرانسمیٹر اسٹیشن کی طرف جارہے ہیں اور آپ نے سیکشن گروپ کو ان کی ہلاکت پر تعینات کر دیا تو پھر اس چیکنگ کی ضرورت نہ تھی اس لئے میں نے سب کو واپس بلایا تھا..... جیمز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
 "وہ مارٹن اور اس کے ساتھیوں کو ڈائج وے کر ٹکل گیا ہے۔ اس نے مجھے کال کر کے بتایا ہے کہ وہ جیٹ جہاز چارٹرڈ کر کے کنسانا سے ہزاروں میل دور پہنچ چکا ہے۔ لیکن مجھے اس بات کا یقین نہیں رہا۔ تم ایسا کرو فوری طور پر چارٹرڈ کمپنی سے معلومات حاصل کر کے مجھے سپیشل پوائنٹ پر فون کرو کہ کیا واقعی عمران اور اس کے ساتھیوں

نے کوئی جیٹ جہاز چارٹرڈ کر لیا ہے یا نہیں اور اگر کر لیا ہے تو کہاں کے لئے اور کیا وہ جہاز اپنی منزل پر پہنچ چکا ہے یا ابھی راستے میں ہی ہے۔" بوبی نے تیز لہجے میں کہا۔

"ییس مس میں ابھی مظلوم کر کے فون کرتا ہوں..... دوسری طرف سے جیمز نے کہا اور بوبی نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد ہی فون کی کھنٹی بج اٹھی اور بوبی نے رسیور اٹھایا۔

"ییس بوبی اینڈنگ..... بوبی نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"جیمز بول رہا ہوں مس۔ آج کوئی جیٹ جہاز تو کیا عام جہاز بھی چارٹرڈ نہیں ہوا کیونکہ کمپنی کے ملازمین ہڑتال پر ہیں..... دوسری طرف سے جیمز کی آواز سنائی دی تو بوبی بے اختیار اچھل پڑی۔

"اوہ اوہ اس کا مطلب ہے کہ عمران کی کال غلط تھی۔ اس نے مجھے جکر دینے کی کوشش کی ہے۔ وہ لازمًا کہاں کنسانا میں ہی موجود ہو گا۔ تم فوراً اپنے آدمیوں کو دوبارہ الرٹ کرو اور تمام ہوشیوں کو بھی چیک کر ڈاؤر باہر جانے والے راستوں کی بھی نگرانی کرو اور ہاں سنو مارٹن کو کال کر کے اس سے تفصیلات حاصل کر لو کہ عمران ایئر فورس ٹرانسمیٹر اسٹیشن سے واپس پر کس زرعی فارم سے جیب لے کر کنسانا میں داخل ہوا ہے۔ اس فارم کی تفصیلات حاصل کر کے کام آگے بڑھاؤ۔ وہ جیب جس کا پتلا تم نے پتہ چلایا تھا وہ جیب اس نے اسی فارم میں چھوڑ دی ہے..... بوبی نے تیز لہجے میں کہا۔

"زرعی فارم اس طرف ایک ہی زرعی فارم ہے مس اور وہ بیگرڈ کا

نے جواب دیا۔

"گھیرے سے نکل گئے ہیں کیا مطلب۔ کیسے۔ تفصیل سے بتاؤ۔
 یہ اتھانی اہم معاملہ ہے اور..... جیکسن نے تیز لہجے میں کہا۔
 "تم نے یہی اطلاع دی تھی ناں کہ ایئر فورس ٹرانسمیٹر والے
 انہیں گرفتار کر کے کنسٹامیں ایئر فورس کے ہیڈ کوارٹر بھجوائیں گے
 اور..... بولی نے کہا۔

"ہاں میں نے ونگٹن میں ایئر فورس کے اعلیٰ حکام کے ذریعے یہ
 سیٹ اپ کرایا تھا۔ چونکہ وہ سب ایئر فورس سے متعلق آدمی ہیں اس
 لئے وہ انہیں گرفتار تو کر سکتے تھے۔ ہلاک نہ کر سکتے تھے۔ کیوں کیا ہوا
 ہے کوئی خاص بات اور..... جیکسن نے کہا اور جواب میں بولی نے
 اپنے ایکشن گروپ کی سڑک پر ناک بندی۔ پھر عمران کی فون کال آنے
 اور اس کے بعد مارن کی چیکنگ سے لے کر جیمز کو ہدایات دینے تک
 کی ساری تفصیل بتادی۔

"عمران نے کیا سچی طور پر کہا تھا کہ لیبارٹری تباہ ہو جائے گی
 اور..... جیکسن کے لہجے میں شدید اضطراب نمایاں تھے۔

"ہاں کہا تو اس نے ایسا ہی تھا۔ لیکن ایسا ہو نہیں سکتا اور ہاں اس
 نے یہ بھی کہا تھا کہ تمہیں بتادوں کہ سیکشن ہیڈ کو ارٹر کو بھی اس نے
 ٹریس کر لیا ہے۔ سیکشن ہیڈ کو ارٹر نرکال میں واقع ایک جریرے
 لاکاش میں ہے اور اس نے یہ دھمکی بھی دی ہے کہ اب اگر بلیک
 تھنڈر کا کوئی ایجنٹ اس کے پیچھے آیا تو وہ اس جریرے کو بھی صفحہ ہستی

ہے۔ اسی بیگز کا جس کا کنسٹامیں بار ہے۔ بیگز ڈبار اس کے علاوہ
 اور اور کسی کا زرعی فارم نہیں ہے۔ اس بیگز کے پاس ایک بڑی
 لینڈ کروزر جیپ بھی ہے..... جیمز نے جواب دیا۔
 "تم فوراً اس بیگز کو کو رو کرو۔ اس سے تمہیں معلومات مل جائیں
 گی۔" بولی نے کہا۔

"یس مس..... دوسری طرف سے کہا گیا اور بولی نے رسیور
 رکھ دیا۔

"تم اتنی آسانی سے بچ کر نہ جا سکو گے عمران..... بولی نے
 بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ لیکن دوسرے لمحے کرے میں تیز سیٹی کی آواز گونج
 اٹھی تو وہ بری طرح چونک پڑی۔ وہ جلدی سے کرسی سے اٹھی اور اس
 نے عقبی دیوار میں نصب ایک الماری کھولی اور اس میں موجود بڑا سا
 ٹرانسمیٹر باہر نکال لیا۔ سیٹی کی آواز اس ٹرانسمیٹر سے ہی آ رہی تھی۔ یہ
 ٹرانسمیٹر سیکشن ہیڈ کو ارٹر کی کال کے لئے مخصوص تھا اس لئے بولی کچھ
 رہی تھی کہ کال جیکسن کی طرف سے ہی ہو رہی ہے۔ اس نے ٹرانسمیٹر
 کا بین آن کیا اور پھر کوڈر ڈڈوہر انے کے بعد جیکسن کی آواز سنائی دی۔
 "جیکسن بول رہا ہوں اور..... جیکسن کے لہجے میں اشتیاق تھا۔
 "یس بولی اینڈنگ ہو اور..... بولی نے جواب دیا۔

"تم نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں ابھی تک
 کوئی رپورٹ نہیں دی اور..... جیکسن نے کہا۔
 "وہ گھیرے سے نکل جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں اور..... بولی

تشویش بھرے لہجے میں ہاتھ دھو کر اٹھ: سید احمد ایف بی اے اور ڈی۔
 "تو پھر اس کا کیا مقصد ہو گا۔" جہارے ذہن میں کیا آتا ہے اور وہ
 بوبی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"جہاری پہلی رپورٹ کے مطابق وہ لیبارٹری کے اندر گیا تھا اور
 اس نے وہاں ٹی ایس سپر نصب کرنے کی بات کی تھی۔ گو بعد میں اس
 کی یہ بات جونی کی چیکنگ سے غلط ثابت ہوئی تھی لیکن بہر حال اس
 نے وہاں کوئی ایسا کھیل ضرور کھیلا ہے جس کی بناء پر وہ بار بار یہ
 دعویٰ کر رہا ہے بہر حال میں جونی کو کال کر کے معلوم کرتا ہوں۔ تم
 اس عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹریس کر کے ختم کرنے کی ہر ممکن
 کوشش کرو۔ پہلے بھی جہاری نرمی کی وجہ سے وہ یہ سارا کھیل کھیلنے
 میں کامیاب ہوا ہے اور لینڈ آل..... دوسری طرف سے چیکنے
 تلخ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ رابطہ آف ہو گیا۔ بوبی نے ہاتھ بڑھا کر
 ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بجی تھی تو اس نے رسیور اٹھا
 لیا۔

"میں بوبی سیکنگ..... بوبی نے تیز لہجے میں کہا۔
 "جیمز بول رہا ہوں مس..... دوسری طرف سے جیمز کی جوشی
 بھری آواز سنائی دی۔

"کیا رپورٹ ہے..... بوبی نے چونک کر پوچھا۔
 "مس۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کا میں نے سراخ لگا لیا ہے۔
 وہ اب ماروک ہوٹل کے شیئر راولف کی ذاتی رہائش گاہ میں موجود

سے مٹا دے گا۔ کیا واقعی جہار ہیز کو اثر اسی جہیزے میں ہے
 اور..... بوبی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
 "ایسی کوئی بات نہیں بوبی۔ سیشن ہیز کو اثر نہ کسی جہیزے
 میں ہے اور نہ عمران اسے ٹریس کر سکتا ہے اگر سیشن ہیز کو اثر اس
 طرح ٹریس ہو سکتے تو جہار تک سارے ہی سیشن ہیز کو اثر ختم کر
 دیتے جاتے۔ لیکن لیبارٹری والی بات البتہ میرے ذہن میں کھٹک رہی
 ہے۔ آخر وہ بار بار اس بات پر کیوں زور دے رہا ہے اور..... چیکنے
 نے کہا۔

"خالی دھمکی ہے اور کیا۔ ورنہ اب تم تو خود سمجھ سکتے ہو کہ
 لیبارٹری کیسے تباہ ہو سکتی ہے۔ کیا عمران کوئی جادوگر ہے کہ دور بیٹھے
 جادو کے زور سے لیبارٹری تباہ کر دے گا اور..... بوبی نے منہ
 بناتے ہوئے کہا۔

"پہ بات نہیں ہے بوبی۔ میں سوچ رہا ہوں کہ وہ ایئر فورس کے
 اس ٹرانسمیٹر ہاؤس کی طرف کیوں گیا تھا۔ اس کا کیا مقصد تھا اور.....
 جیکسن نے کہا۔

"مقصد کیا ہو گا۔ کسی دور دراز علاقے میں اس نے کال کرنی ہو
 گی اور کیا مقصد ہو سکتا ہے اور..... بوبی نے جواب دیتے ہوئے کہ
 "نہیں صرف کال کرنے کے لئے وہ وہاں نہیں جاسکتا۔ کال تو وہ
 کنسٹنٹاشر سے کوئی لانگ رینج ٹرانسمیٹر خرید کر بھی کر سکتا تھا۔ ایکریچر
 میں ایسے ٹرانسمیٹر ہر جگہ عام مل جاتے ہیں اور..... جیکسن نے

”میں مس وہ اس کو ٹھکی کی نگرانی کر رہے ہیں“..... جیمز نے جواب دیا۔

”کہاں ہے یہ کو ٹھکی۔ پوری تفصیل بتاؤ“..... بوبی نے پوچھا۔
 ”راجہ کالونی کو ٹھکی منبر بارہ اے بلاک“..... جیمز نے جواب دیا۔
 ”اپنے آدمیوں کو کہہ دو کہ وہ نگرانی کرتے رہیں میں مارٹن اور اس کے گروپ کو لے کر وہاں پہنچ رہی ہوں“..... بوبی نے تیز لہجے میں کہا
 اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ مار کر کریڈل دیا یا اور پھر تیزی سے منبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

”بلیک ایگل کلب“..... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”مارٹن سے بات کر اڈو بوبی بول رہی ہوں“..... بوبی نے تیز لہجے میں کہا۔

”میں مس“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔
 ”میں مارٹن بول رہا ہوں“..... چند لمحوں بعد مارٹن کی آواز سنائی دی تو بوبی نے جیمز کی کال کی تفصیلات بتا دیں۔

”اوہ پھر تو اس کو ٹھکی کو میزائلوں سے اڑایا جاسکتا ہے“..... مارٹن نے اشتیاق آمیز لہجے میں کہا۔

”نہیں اب اندھا دھند اقدام نہیں کرنا۔ ہم نے وہاں پہلے بے ہوش کر دینے والی گیس کے کیپسول فائر کرنے ہیں اور پھر اندر جا کر انہیں گولیوں سے اڑانا ہے۔ تم اپنے آدمی اور ضروری سامان اور اسلحہ

ہیں“..... دوسری طرف سے کہا گیا تو بوبی بے اختیار اچھل پڑی۔
 ”کیسے معلوم ہوا جلدی بتاؤ“..... بوبی نے چٹختے ہوئے کہا۔

”مس میں نے بیگز ڈکی بنی مارگرٹ سے رابطہ قائم کیا وہ میری دوست ہے۔ اس سے مجھے معلوم ہو گیا کہ وہ اپنے باپ کے ساتھ زرعی فارم میں موجود تھی کہ یہ لوگ جیپ میں وہاں پہنچے۔ انہوں نے وہاں اپنے آپ کو انگریزیا کی سرکاری خفیہ ایجنسی کے آدمی ظاہر کیا اور پھر انہوں نے وہاں ماسک میک اپ کیا اور بیگز ڈاور اس کی بیٹی کے ساتھ ان کی جیپ میں سوار ہو کر کچے رستے سے کنسٹنٹ شہر پہنچے۔ یہاں یہ لوگ مارو کی ہوٹل کے قریب اتر گئے۔ اس اطلاع کے بعد میں نے مارو کی ہوٹل اور اس کے ارد گرد علاقے سے معلومات حاصل کیں تو مجھے اطلاع ملی کہ ایک عورت اور پانچ مردوں پر مشتمل ایک گروپ مارو کی ہوٹل کے شیجرائف سے ملاتھا اور رائف ان کے ساتھ ہوٹل سے اپنی رہائش گاہ پر گیا ہے اور پھر اس کی واپسی نہیں ہوئی۔ میں نے اس کی رہائش گاہ پر آدمی بھیجے اور سپر ایکس ڈسکال فون اندر پہنچا کر معلوم کیا تو وہاں یہ لوگ موجود ہیں اور ان کے طبلے بالکل وہی ہیں جو میں نے بیگز ڈکی بنی مارگرٹ سے معلوم کیے تھے۔ رائف بھی وہیں ہے لیکن وہ ایک کمرے میں اپنے ملازموں کے ساتھ بے ہوش چڑا دکھائی دیا ہے“..... جیمز نے کہا۔

”اوہ اوہ تو یہ بات ہے۔ تمہارے آدمی وہاں موجود ہیں“۔ بوبی نے چیخ کر پوچھا۔

لے کر وہاں پہنچے۔ میں بھی سپیشل پوائنٹ سے وہاں پہنچ رہی ہوں۔
 بوبی نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس مس"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور بوبی نے رسیور
 کریڈل پر رکھا اور کرسی سے اٹھ کر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف
 بڑھ گئی۔

"اب میں دیکھتی ہوں عمران کہ تمہیں میرے ہاتھوں سے کون
 بچاتا ہے"..... بوبی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر دفتر ناکرے سے
 نکل کر وہ تیز قدم اٹھاتی بورج کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

عمران بار بار کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی پر وقت دیکھ رہا تھا جب کہ
 اس کے ساتھی خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔

"تم نے خواہ مخواہ چار گھنٹوں کا وقت ماسٹر کمیونٹر کو دے دیا۔ کیا
 کم وقت نہ دیا جاسکتا تھا"..... ساتھ بیٹھے ہوئے تنویر نے کہا۔

"اس وقت دینا سائنسی مجبوری تھی تنویر۔ میں نے جان بوجھ کر
 اس وقت نہیں دیا۔ میرا بس چلتا تو میں کال کے دوران ہی لیبارٹری
 تباہ کر ادیتا"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ تو کیا چار گھنٹوں سے پہلے کام نہیں ہو سکتا تھا"..... تنویر
 نے چونک کر کہا۔

"ہاں ماسٹر کمیونٹر کو جو ہدایات میں نے دی ہیں۔ ان پر عمل
 کرنے کے لئے اس ساخت کے کمیونٹر کو چار گھنٹے لگ جاتے ہیں۔"
 عمران نے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن پھر بوبی کو کال کرنے کی کیا ضرورت تھی"..... تنویر نے کہا۔

"یہ بھی ضروری تھا تنویر۔ بوبی اور اس کے آدمی ظاہر ہے لسنے گھنٹوں تک وہاں ہمارے انتظار میں تو نہ کھڑے رہے ہوں گے انہیں لامحالہ علم ہو گیا ہو گا کہ ہم انہیں ڈانچ دے کر نکل گئے ہیں اور ایسی صورت میں انہوں نے ہمیں کنسٹانا میں تلاش کرنا تھا۔ کنسٹانا چھوٹا سا شہر ہے وہ جلد ہی ہمارا پتہ چلا دیتے۔ لیکن عمران صاحب کی اس کال کے بعد وہ ایسا نہیں کریں گے کیونکہ کال کے مطابق تو ہم کنسٹانا میں موجود ہی نہیں ہیں تو وہ تلاش کیوں کریں گے"..... اس بار صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اگر ایسی ہی بات تھی تو پھر ہمیں یہاں رکنے کی کیا ضرورت تھی۔ ہم یہاں سے نکل بھی تو سیکتے تھے"..... تنویر نے کہا۔

"یہاں رکنا بھی ضروری تھا کیونکہ لیبارٹری کی تباہی کو کنفرم کرنا ضروری ہے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب کتنا وقت رہ گیا ہے چار گھنٹے گزرنے میں"..... تنویر نے کہا۔ "نصف گھنٹہ باقی ہے۔ لیکن تمہیں آخر اتنی بے چینی کیوں ہو رہی ہے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں یہاں فارغ بیٹھے بیٹھے بور ہو گیا ہوں۔ مجھ سے اس طرح ہاتھ پر ہاتھ رکھے الوؤں کی طرح نہیں بیٹھا جاسکتا"..... تنویر نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا اور سب اس کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑے

"تم پیر پر پیر رکھ کر بیٹھ جاؤ۔ شیرینی کی طرح"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو کمرہ زوردار قہقہوں سے گونج اٹھا۔ جب کہ تنویر کے چہرے پر بھی کھسیانی سی مسکراہٹ ابھرائی تھی۔

"تم نے سیکشن ہیڈ کو لارڈز کا محل وقوع اس بوبی کو بتایا ہے۔ یہ تم نے کہاں سے معلوم کیا ہے"..... اچانک خاموش بیٹھی ہوئی جولی نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"میں کافی دیر سے اسی سوال کی توقع کر رہا تھا۔ میرا خیال تھا کہ صفدر یہ سوال پوچھے گا۔ لیکن شاید صفدر کا ذہن بوبی میں لٹھا ہوا تھا"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس دیا۔ "ایسی بات نہیں ہے عمران صاحب۔ میں نے اس لئے اس بارے میں کوئی بات نہ کی تھی کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ آپ نے صرف ڈانچ دیا ہے۔ ورنہ ظاہر ہے۔ آپ کو الہام تو نہیں ہو جاتا"..... صفدر نے کہا تو عمران ہنس پڑا۔

"جہاں مطلب ہے جولیہ الحق ہے جو جہاں ہی طرح اتنی معمولی سی بات نہیں سمجھ سکی"..... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اے اے یہ بات نہیں۔ میں بھلا مس جولیہ کے بارے میں ایسی بات کیسے سوچ سکتا تھا"..... صفدر نے گھبرا کر کہا۔

"تم خود ہی تو کہتے رہتے ہو کہ تم جب تک کنفرم نہ ہو جاؤ کسی سے ایسی بات نہیں کیا کرتے۔ اگر تم نے ڈانچ دینے کے لئے ایسا کیا ہے تو یہ کس قسم کا ڈانچ ہے۔ اس سے کیا فائدہ ہو گا تمہیں یا بلیک تھنڈر

کا راستہ روکا ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ اب یہ جیکسن لیبارٹری کی تباہی کے بعد ہمارے بچے نہیں آئے گا بلکہ وہ اپنے ہیڈ کوارٹر کو بھی صرف یہی رپورٹ دے گا کہ لیبارٹری کسی اندرونی نقص کی وجہ سے تباہ ہو گئی ہے۔ کیونکہ اسے بھی معلوم ہے کہ اگر اس نے ہمارے خلاف کوئی کام کیا اور ہمیں اس کے سیکشن ہیڈ کوارٹر کے محل وقوع کا علم ہو گیا ہے تو ہم جواب میں اس کے سیکشن ہیڈ کوارٹر کے خلاف کام شروع کر دیں گے اور بلیک تھنڈر کا ہیڈ کوارٹر اس بارے میں بے حد حساس واقع ہوا ہے۔ وہ تو اپنے اس سپر ایجنٹ کو بھی خود ہی ہلاک کر دیتا ہے جس کے بارے میں انہیں معمولی سا شبہ بھی ہو جائے کہ کارکردگی کے لحاظ سے وہ ہلکا پڑ گیا ہے۔ اس لئے جب ہیڈ کوارٹر کو معلوم ہو گا کہ جیکسن کا ہیڈ کوارٹر ٹریس ہو گیا ہے تو پھر نہ وہ ہیڈ کوارٹر رہے گا اور نہ جیکسن۔ بلیک تھنڈر خود ہی سب کچھ آف کر دے گی اور یہ ساری باتیں جیکسن بھی اچھی طرح جانتا ہے۔ اس لئے اب وہ ہر بات پی جائے گا۔۔۔۔۔۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ملادے۔

”اس کا مطلب ہے تم نے حفظ ماتقدم کے طور پر ایسا کیا ہے۔“ جو لیانے مسکراتے ہوئے کہا۔

”میں تو حفظ ماتقدم کے طور پر اور بھی بہت کچھ کرنا چاہتا ہوں لیکن تنویر ایسا کرنے نہیں دیتا۔ اب بھی دیکھو بیٹھا کہہ رہا ہے کہ یہ کیوں کیا۔ وہ کیوں کیا۔۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کو کیا نقصان ہوگا۔۔۔۔۔۔ جو لیانے بھنائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”میں نے تو کوئی ڈاج نہیں دیا۔ واقعی اسی جہز سے میں ہی سیکشن ہیڈ کوارٹر ہے۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو اس کی بات سن کر سب بے اختیار چونک پڑے۔

”آپ کو کیسے خود بخود علم ہو گیا۔۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

”تم نے دیکھا تھا کہ جب بوبی جیکسن سے اس خاص قسم کے ٹرانسمیٹر سے بات کر رہی تھی تو میں اسے غور سے دیکھ رہا تھا۔ ایسے ٹرانسمیٹر خاص ساخت کے ہوتے ہیں۔ لیکن وہاں جینگنگ کا کوئی موقع نہ تھا۔ لیکن یہ جینگنگ میں نے ایئر فورس کے ٹرانسمیٹر ہاؤس سے کر لی میں نے لیبارٹری کے ماسٹر کمیونر سے بعد میں رابطہ کیا تھا۔ پہلے میں نے ان خصوصی لہروں کو چیک کیا تھا اور اس ٹرانسمیٹر کے آپریشنل پینل میں نقشہ بھی موجود تھا۔ اس طرح مجھے معلوم ہو گیا تھا کہ ان لہروں کا نارگٹ وہی جہز ہی بنتا ہے۔ اس کے بعد میں نے ماسٹر کمیونر سے رابطہ کیا تھا۔ اس طرح میں نے بوبی کو جو کچھ بتایا ہے وہ واقعی درست ہے۔۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”لیکن اسے بتانے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔۔۔۔ تنویر نے چمک کر پوچھا۔

”ضرورت تھی۔ جہاز کا کیا خیال ہے۔ لیبارٹری کی تباہی کے بعد یہ جیکسن خاموش ہو جاتا۔ لامحالہ اس نے اس کا انتقام لینے کے لئے پاکیشیا میں ایجنٹ اور گروپ بھیجنے تھے۔ میں نے سب کچھ ساگر اس

”جلو میرا سکوب تو بن گیا۔ اب رہ گئے تم۔ تو اگر کہو تو بوبی سے
 ہمیں بھی سرٹیفکیٹ دلوا دوں“..... عمران نے مسکراتے ہوئے
 کہا۔

”کیا مطلب“..... تنویر نے چونک کر کہا۔

”جولیا نے مجھے احمق ہونے کا سرٹیفکیٹ دے دیا ہے اور یہ
 سرٹیفکیٹ لازمی ہوتا ہے۔ تب ہی بات چھوہاروں تک پہنچتی
 ہے“..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور کمرہ ایک بار پھر
 قہقہوں سے گونج اٹھا۔ لیکن ابھی قہقہوں کی گونج ختم نہ ہوئی تھی کہ
 عمران بے اختیار چونک کر اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے چہرے پر یقین
 اہتائی پریشانی کے تاثرات ابھرا آئے تھے۔

”کیا ہوا“..... سب نے عمران کو اس طرح اچانک چونک کر
 اٹھتے دیکھ کر کہا۔

”مجھے ایسی آوازیں سنائی دی ہیں جیسے بے ہوش کر دینے والے
 کیپسول فائر ہونے پر آوازیں سنائی دیتی ہیں۔ سانس روک لو۔“
 عمران نے کہا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ خود بھی لڑکھڑا گیا۔ جب کہ باقی
 ساتھیوں کے جسم بھی اس طرح ہلے جیسے زلزلہ آگیا ہو۔ عمران نے
 فوری طور پر سانس روک لیا تھا لیکن اسے یوں محسوس ہوا تھا جیسے
 اس کا ذہن کسی لٹو کی طرح گھومتا چلا جا رہا ہو چنانچہ اس نے لپٹے ذہن
 پر قابو پانے کے لئے اسے فوری طور پر بلیٹنگ کر لیا اور ایسا کرتے ہی وہ
 بے اختیار لڑکھڑا کر نیچے گر اس جلد لمحوں تک ذہن کو بلیٹنگ کرنے کے

”اور کیا کرنا چاہتے ہو۔ کیا مطلب میں سمجھا نہیں۔ میں نے ہمیں
 کب روکا ہے“..... تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ عمران کی
 بات سمجھ ہی نہ سکا تھا۔

”تو پھر اجازت ہے میں حفظ ماقدم کے طور پر کسی نکاح خواں کو
 بلوا لوں۔ وہاں پاکیشیا میں تو میں نے بھی دیکھا ہے کہ جب کسی
 طرف سے رشتے میں جھگڑا پڑنے کا خدشہ ہو تو حفظ ماقدم کے طور پر
 نکاح کرا دیا جاتا ہے۔ رخصتی بعد میں ہوتی رہتی ہے“..... عمران نے
 مسکراتے ہوئے اپنی بات کی کھل کر وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

”رخصتی اس دنیا سے ہوگی یہ سوچ لینا“..... تنویر نے بے اختیار
 ہوتے ہوئے کہا اور کمرہ ایک بار پھر قہقہوں سے گونج اٹھا۔

”شٹ اپ۔ جو منہ میں آتا ہے کہہ ڈالنے ہو“..... جولیا نے یقین
 تنویر کو ڈانٹتے ہوئے کہا۔

”یہ بات آپ عمران سے کہیں مجھے کیوں کہہ رہی ہیں“..... تنویر
 نے برا سامنہ بناتے ہوئے کہا۔

”وہ تو احمق ہے۔ کم از کم تم تو ایسی بدشگونی والی بات منہ سے نہ
 نکالا کرو“..... جولیا نے کہا تو عمران سمیت سب ساتھی بے اختیار
 مسکرا دیے۔ وہ اب سمجھتے تھے کہ چونکہ تنویر نے عمران کی دنیا سے
 رخصتی کی بات کی تھی۔ اس لئے جولیا اسے بدشگونی کہہ رہی تھی اور
 ظاہر ہے وہ سب عمران کے بارے میں جولیا کے جذبات سے اچھی طرح
 واقف تھے۔

یو پی کی آواز ہے۔ اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اس کا مطلب تھا کہ یو پی کو فون کرنے کا سارا پلان ناکام رہا تھا۔ الٹا یو پی نے انہیں ٹریس کر لیا تھا۔ اگر عمران کے کانوں میں وہ کیپول فائرنگ کی مخصوص آواز نہ چلتی تو یقیناً اب عمران بھی اس کے سامنے بے بس پڑا ہوا ہوتا۔ دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں کمرے سے باہر جاتی سنائی دیں اور پھر صبح ہی وہ دور گئیں عمران نے صوفے کے پیچھے سے سراونچا کیا۔ یو پی کمرے کے دروازے میں ہی کھڑی ہوئی تھی۔ البتہ اس کی پشت کمرے کی طرف تھی۔ وہ باہر کی طرف دیکھ رہی تھی۔ عمران نے ہونٹ ہنچنے لگے۔ صورت حال اس کے خیال کے مطابق خاصی خطرناک ہو چکی تھی۔ اس کے پاس سائینسنگر اٹھیا نہ تھا۔ اس لئے اگر اب وہ یو پی پر فائر کھول دیتا تو اس کے ساتھ ساتھ لا محالہ اس کمرے کے باہر مورچے لگا لیتے۔ دوسری طرف اسے یہ خطرہ تھا کہ کہیں یو پی اچانک اس کے ساتھیں پر فائر نہ کھول دے اور وہ ان کا تحفظ بھی نہ کر سکے۔ سچا خیر عمران صوفے کے پیچھے دیکے دیکے مگر انتہائی محتاط انداز میں کمرے کی اس دیوار کی طرف کھسکتے لگا جس دیوار میں دروازہ تھا۔

”یہ عمران کہاں غائب ہو گیا ہے۔۔۔۔۔۔ یو پی کی بڑبڑاہٹ سنائی دی اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ لیکن اس نے حرکت بند کر دی۔ کیونکہ یو پی کی آواز سے ہی اس نے اندازہ لگایا کہ یو پی کا رخ کمرے کے اندرونی طرف ہو گیا ہے اور اب اگر وہ حرکت کرتا تو لا محالہ یو پی آواز سن لیتی۔ اس لئے وہ سانس روکے خاموش بیٹھا رہا۔ البتہ اس کے کان

بعد جیسے ہی اس نے اسے دوبارہ نقطہ ارتکاز سے ہٹایا اس کے کانوں میں باہر سے ٹوڑنے کی آوازیں سنائی دیں۔ اس کا سانس اسی طرح رکا ہوا تھا لیکن اب اس کے ذہن کی گردش رک گئی تھی۔ وہ اب پوری طرح حواس میں تھا۔ اس نے دیکھا کہ اس کے ساتھی کرسیوں سمیت نیچے گرے ہوئے تھے۔ عمران بجلی کی سی تیزی سے اٹھا اور دوسرے لمحے وہ آخری کونے میں پڑے ہوئے صوفے کی پشت کے پیچھے ہو گیا۔

”ادھر چلو۔ ادھر۔۔۔۔۔۔ ایک چھتختی ہوئی آواز سنائی دی۔ بولنے والا کوئی مرد تھا۔ عمران کا ہاتھ جیب سے باہر نکل آیا۔ اس کے ہاتھ میں مشین پشیل موجود تھا۔ آواز دروازے کے باہر سے سنائی دی تھی لیکن بولنے والا جس انداز میں بول رہا تھا اس سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ بولنے والے کے ہجرے پر گیس ماسک موجود نہیں ہے ورنہ اس کی آواز اس طرح واضح سنائی نہ دیتی۔ عمران سمجھ گیا کہ یہ گیس جس قدر تیزی سے اثر کرتی ہے۔ اتنی ہی تیزی سے اس کے اثرات فضا سے غائب بھی ہو جاتے ہیں ورنہ اتنی جلدی یہ آدمی اس طرح اندر نہ گھس آتے۔ دوسرے لمحے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں اس کمرے کی طرف آتی سنائی دیں۔ عمران صوفے کے پیچھے موجود تھا۔ تاکہ فوری طور پر اس پر کسی کی نظر نہ پڑے۔

”اوہ یہ تو چار مرد اور ایک عورت ہیں۔ وہ عمران یہاں نہیں ہے۔ ڈھونڈو اسے ساری کونٹھی میں پھیل جاؤ جلدی کرو۔۔۔۔۔۔ ایک عورت کی چھتختی ہوئی آواز سنائی دی اور عمران آواز سن کر ہی پہچان گیا کہ یہ

آوازوں پر لگے ہوئے تھے۔ تھوڑی دیر بعد دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں دوبارہ اس کمرے کی طرف آتی سنائی دیں۔

”مس پوری کو بھی میں رائف اور اس کے دو ملازموں کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے۔“ ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”تو پھر یہ عمران کہاں غائب ہو گیا حیرت ہے۔“ فیلی وڈ کٹافون پر تو یہ اس کمرے میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ بیٹھا ہوا نظر آ رہا تھا اور ہم بے ہوش کر دینے والی کہیں فائر کرنے کے بعد فوری طور پر اندر بھی آ گئے ہیں۔“ بوبی کی حیرت سے پر آواز سنائی دی۔

”خبردار اگر حرکت کی۔“ اچانک عمران کو عین اپنے پہلو پر آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی ایک نشین گن کی نال اس کی پسلیوں سے لگ گئی۔

”ہا۔ ہا۔ ہا۔ اب اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ عمران۔“ درنہ میرے آدمی ہمیں واقعی دوسرا سانس نہیں لینے دیں گے۔“ بوبی نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار ایک طویل سانس لیتا ہوا اٹھ کر کھڑا ہو گیا کیونکہ اب دوسری طرف بھی دو مسلح آدمی کھڑے نظر آ رہے تھے۔

”مجھے پہلے ہی جہادی یہاں موجودگی کا احساس ہو گیا تھا عمران لیکن اس وقت میں یہاں اکیلی تھی۔ اس لئے میں نے تم پر ظاہر نہیں ہونے دیا کہ میں نے صوفے کے پیچھے جہادے کھینکنے کی آواز سن لی ہے۔ تم شاید دروازے کی طرف آ رہے تھے تاکہ اچانک مجھ پر حملہ کر

سکو۔“ بوبی نے مسکراتے ہوئے اپنی بات کا لطف لینے کے سے انداز میں کہا۔

”میں نے آج تک تو سنا تھا کہ عورتوں کے کان بلیوں سے بھی زیادہ تیز ہوتے ہیں۔ آج تجربہ بھی ہو گیا۔ میں نے بھی تم پر اس وقت حمد اسی لئے نہ کیا تھا کہ تم اکیلی ہو اور ہمارے مشرق میں اکیلی عورت کو دیکھ کر اس پر حمد نہیں کیا جاتا بلکہ اس کا تحفظ کیا جاتا ہے۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے ہاتھ میں موجود مشین پشل سلسنے صوفے کے گدے پر پھینک دیا۔

”مجھے افسوس ہے علی عمران۔ گو میں نہیں چاہتی تھی کہ ہمیں ہلاک کر دوں لیکن اب ریجنل ہیڈ کوارٹر کے حکم کی وجہ سے مجبور ہوں مجھے امید ہے جہادی روح میری اس مجبوری پر تجھے معاف کر دے گی۔“ بوبی نے جو ابھی تک دروازے کے سلسنے کھڑی تھی بڑے مطمئن سے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”خبردار معاف کر دے گی۔ ہم مردوں کی یہی تو مجبوری ہے کہ زندگی میں تو کیا مرنے کے بعد بھی ہماری روہیں عورتوں کا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں۔ تم اپنے ریجنل ہیڈ کوارٹر کی وجہ سے مجبور ہو لیکن میں مرد ہونے کی وجہ سے مجبور ہوں۔“ عمران نے اسی طرح مسکراتے ہوئے کہا۔

”فائر۔“ یکفخت بوبی نے چیختے ہوئے کہا اور اسی لمحے عمران کے

کرے میں موجود بولی کے ایک اور ساتھی کو چاٹ گئی اور وہ جھٹکا ہوا نیچے گرا تھا۔

اس کے ساتھیوں کو اڑا دو۔ عمران کے قدم جیسے ہی کرے سے باہر راہداری کے فرش سے لگے اس کے کانوں میں بولی کی جھنجھٹی ہوئی آواز سنائی دی تو عمران کا جسم ایک بار پھر پھر کی طرح گھوما اور دوسرے لمحے بولی کا ایک ساتھی اڑتا ہوا اپنے دوسرے ساتھیوں پر جا گرا اور اس کے ساتھ ہی کمرہ مشین گنوں کی ریت ریت اور انسانی جینوں سے گونج اٹھا۔ عمران کے ہرے پر ٹیگت استہائی وحشت کے تاثرات ابھرتے تھے۔ وہ آدمی جو عمران کے ہاتھ لگا تھا۔ عمران کو اچانک کرے سے باہر چھلانگ لگاتے دیکھ کر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ رہا تھا اور عمران نے نہ صرف اسے اچھال دیا تھا بلکہ اس کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن بھی جھپٹ لی تھی اور پھر کمرہ پلک جھپکنے میں مذبح خانے میں تبدیل ہو گیا تھا۔ بولی الٹا بھل کر صوفے کے پیچھے ہو گئی تھی۔ عمران نے فائر کھولا ہی تھا کہ اچانک صوفے کی کرسی فضا میں اٹھتی ہوئی عمران کی طرف آئی۔ لیکن عمران نے بجلی کی سی تیزی سے چھلانگ لگائی اور صوفے کی کرسی ایک دھماکے سے کرے کے دوسرے کونے میں جا گری۔

اب اٹھ کر کھڑی ہو جاؤ۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔ اس کی مشین گن کا رخ سامنے موجود بولی کی طرف تھا۔ جو صوفے کی کرسی اچھال کر تیزی سے دوسرے صوفے کے عقب میں جا چھپی تھی اور

دونوں اطراف میں کمرے دونوں مشین گن برادروں نے ایک لمحہ ضائع کیے بغیر مشین گنوں کے ٹریگر دبا دیئے۔ لیکن عمران اس کچنیشن کے لئے پہلے ہی ذہنی طور پر تیار تھا۔ بولی کے منہ سے جیسے ہی فائر کا لفظ نکلا۔ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے الٹی فلا بازی کھائی اور دوسرے لمحے وہ ٹھیک بولی کے پہلو میں کھرا نظر آیا اور صوفے کے گہرے پر موجود مشین پستل بھی اب اس کے ہاتھ میں موجود تھا۔ الٹی فلا بازی کھاتے ہوئے اس نے جڑی آسانی سے مشین پستل جھپٹ لیا تھا۔ عمران کے اچانک درمیان سے ہٹ جانے کی وجہ سے اس کے دونوں اطراف میں موجود مشین گن برادر ایک دوسرے کی گولیوں کا شکار ہو گئے اور کمرہ مشین گن کی فائرنگ کے ساتھ ساتھ انسانی جینوں سے بھی گونج اٹھا۔ لیکن جیسے ہی عمران کے قدم زمین پر لگے اچانک اس کے ہاتھ پر ضرب لگی اور مشین پستل اس کے ہاتھوں سے نکل کر دور جا گرا۔ لیکن اسی لمحے عمران ٹیگت فضا میں اچھلا اور دوسرے لمحے بولی جھنجھٹی ہوئی کسی گیند کی طرح اچھل کر کرے کے ایک کونے میں جا گری اور اس کے ہاتھ میں موجود دیو دیو کی گولی عمران کے پیٹ سے رگڑو کھا کر نکل گئی۔ عمران نے ایک بار پھر فلا بازی کھاتے ہوئے بولی کی ٹھوڑی کے نیچے دونوں پیروں کی ضرب لگائی تھی جس کی وجہ سے بولی اچھل کر کونے میں جا گری تھی۔ لیکن عمران فلا بازی کھا کر بجائے واپس دیں آنے کے گھوم کر کرے کے کھلے دروازے سے باہر جا گرا اور اس طرح گولیوں کی وہ پوجا جھاز دو اطراف سے اس پر ہونے لگی تھی

اور عمران نے یلکت، جنب لگایا اور دوسرے لمحے بولی جھنجھی ہوئی اس کے سینے سے لگی کھڑی تھی۔ عمران کا ایک بازو اس کی گردن کے گرد جمنا ہوا تھا۔

”خبردار اگر کسی نے فائر کیا تو میں بولی کی گردن توڑ دوں گا۔ ہتھیار پھینک کر اندر آجاؤ۔ آجاؤ۔“ عمران نے جھنجھے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے بازو کو زور سے جھٹکا دیا اور بولی کے حلق سے یلج نکل گئی۔

”مت مارو اسے ہم آرہے ہیں“..... دروازے کے باہر سے جھنجھی ہوئی آواز سنائی دی اور دو آدمی ہاتھ اٹھائے اندر داخل ہوئے۔

”دیوار کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو جاؤ“..... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور وہ دونوں گھومتے گھومتے یلکت، بجلی کی سی تیزی سے پلٹے۔ لیکن اسی لمحے رست رست کی تیر آوازوں کے ساتھ ہی وہ دونوں پچھلے ہوئے اچھل کر پیچھے گرے اور ترچپنے لگے جب کہ ان کی طرف سے چلائی جانے والی گولیاں عمران کے سر کے اوپر سے ہوتی ہوئیں عقبی دیوار سے جا ٹکرائی تھیں۔ ان دونوں نے اچانک پلٹ کر ہتھیاروں میں جیسے ہوئے جھوٹے مشین پستل سے عمران پر فائر کھول دیا تھا۔ عمران ان کے اچانک پلٹنے سے ان کا منصوبہ سمجھ گیا تھا کہ چونکہ اس کا قد بولی سے لمبا تھا اس لئے وہ اس کے سر پر فائر کرنا چاہتے ہیں اس لئے عمران بجلی کی سی تیزی سے بولی سمیت پیچھے کو جھٹکا اور ساتھ ہی اس نے مشین گن کا فائر بھی کھول دیا تھا۔ اللہ اب جب عمران اوپر کو اٹھا تو بولی کا

دوسرے لمحے بولی ایک جھٹکے سے کھڑی ہو گئی۔

”ٹھیک ہے میں ہاری تم جیت گئے۔“ بولی نے ایسے لہجے میں کہا جیسے کمرے میں قتل و غارت کی بجائے کوئی دلچسپ کھیل کھیلا جا رہا ہو۔

”تم نے میرے ساتھیوں پر فائر کھولنے کے لئے کیوں کہا تھا۔ جب کہ تمہیں معلوم ہے کہ وہ بے ہوش پڑے ہوئے ہیں“..... عمران نے اسی طرح غراتے ہوئے کہا۔

”دشمن دشمن ہی ہوتے ہیں چاہے ہوش میں ہوں یا بے ہوش۔“ بولی نے اسی طرح مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ کسی بے ہوش اور بے بس آدمی پر اس طرح فائر کھونا ہڑدی ہے جو مجھے قطعی پسند نہیں ہے“..... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

”یہ تمہارا اپنا نقطہ نظر ہے۔ درست ہوگا۔ لیکن میں اس کی قائل نہیں ہوں“..... بولی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”دیوار کی طرف منہ کر لو ورنہ میں اپنا نقطہ نظر بدل بھی سکتا ہوں“..... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

”بدل لو۔ جب میں نے کہہ دیا ہے کہ میں ہار گئی ہوں اور تم جیت گئے ہو تو پھر جو چاہو کر سکتے ہو۔ مجھے اعتراض کرنے کا کوئی حق نہیں ہے“..... بولی نے اسی طرح مطمئن لہجے میں کہا اور گھوم کر اس نے اپنا رخ دیوار کی طرف کر دیا۔ عمران بڑے عتماد انداز میں آگے بڑھنے لگی تھا کہ اس نے باہر سے کسی کے قدموں کی بجلی سی آواز سنی

سانس بحال ہو گیا اور عمران تیزی سے رینگتا ہوا پورچ میں کھڑی کار کی سائیڈ میں ہو گیا۔ دوسرے لمحے اس نے دو آدمیوں کے دوڑتے ہوئے قدموں کی آواز سنی۔

”تم اندر میں بوبی کو سنبھالو۔ میں اسے دیکھتا ہوں۔“ ایک آدمی کی آواز سنائی دی تو عمران نے تیزی سے کروٹ بدلی اور دوسرے لمحے وہ کار کے نیچے رول ہوتا ہوا دوسری طرف پہنچ گیا۔ دوڑ کر آنے والے آدمی اب کار کی دوسری طرف پہنچ گئے تھے۔ جب کہ ان میں سے ایک اندر کی طرف گیا تھا۔

”ارے یہ کیا۔ یہ آدمی کہاں گیا اور کار کے نیچے خون کی لکیر۔“ کار کے دوسری طرف سے اس آدمی کی آواز سنائی دی اور عمران تیزی سے گھوما اور دوسرے لمحے وہ آدمی جو احمقوں کی طرح جھک کر کار کے نیچے دیکھ رہا تھا۔ چیختا ہوا کار کی باڈی سے نکل آیا۔ عمران نے پوری قوت سے اس جھکے ہوئے آدمی کی پشت پر لات جمادی تھی۔ کار کی باڈی سے ٹکرا کر الٹ کر پشت کے بس نیچے گرا ہی تھا کہ عمران کسی عقاب کی طرح اس پر تھپتا اور دوسرے لمحے اس کے ہاتھ میں وہ مشین گن موجود تھی۔ جو اس آدمی کے اس طرح کار سے اچانک نکلنے کی وجہ سے نیچے فرش پر گر گئی تھی۔

”کیا ہوا۔ کیا ہوا۔“ راہداری کی طرف سے جھپٹی ہوئی آواز سنائی دی ہی تھی کہ عمران کا جسم تیزی سے گھوما اور مشین گن کی ریٹ ریٹ کے ساتھ ہی راہداری میں انسانی جیچ گونجی اور دوڑ کر آنے والا

جسم اس کے بازو میں ٹک چکا تھا۔ اچانک زور داز جھٹکا گئے اس کا گلاب گیا تھا اور وہ بے ہوش ہو چکی تھی۔ عمران نے اسے ایک طرف دھکیلا اور پھر دوڑ کر وہ مشین گن سمیت کمرے کے دروازے سے باہر نکل گیا۔ اب اسے خیال آیا تھا کہ بوبی کیوں اس طرح اطمینان بھرے انداز میں باتیں کر رہی تھی۔ اس نے ٹیلی ویو ڈسکافون کی بات کی تھی اس کا مطلب تھا کہ باہر اس کے آدمی موجود ہیں۔ جو یہ سارا منظر ٹیلی ویو ڈسکافون پر باہر دیکھ رہے ہوں گے اور ان کے درمیان ہونے والی باتیں بھی سن رہے ہوں گے اس لئے وہ ان کی آمد کی منتظر تھی اور وہ آئے بھی ہی۔ یہ اور بات ہے کہ عمران کے کانوں میں ان کے اہتہائی محتاط قدموں کی آوازیں پھر بھی پہنچ گئیں۔ گواہوں نے اپنے طور پر پھر بھی عمران پر فائر کر دیا تھا لیکن ان کا منصوبہ کامیاب نہ ہو سکا تھا۔ عمران تیزی سے آگے بڑھتا ہوا برآمدے کے قریب پہنچا ہی تھا کہ اچانک ایک دھماکہ ہوا اور عمران کی یوں محسوس ہوا جیسے کوئی گرم سلاح اس کے پہلو میں اترتی چلی گئی ہو۔ وہ بے اختیار اچھل کر نیچے گرا مشین گن اس کے ہاتھوں سے نکل کر دور جا گری تھی اور وہ لڑھکتا ہوا برآمدے کی دو سیزجیوں سے نیچے پورچ میں گر گیا۔

”وہ مارا۔۔۔۔۔۔ اس کے کانوں میں کسی کی جھپٹی ہوئی آواز سنائی دی اور عمران کا ذہن ہوا ذہن ٹھٹکے ایک جھٹکے سے بیدار ہو گیا۔ ایک لمحے پہلے اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کا سانس سینے میں رک رہا ہو۔ لیکن اس آواز کو سن کر اس کے جسم نے جو جھٹکا کھایا تھا اس سے اس کا

گیس کا توڑا نہیں نہ سنگھایا جائے گا ان میں سے کوئی بھی ہوش میں نہ آ سکے گا۔ اس لئے وہ اپنے زخم کی ابتدائی پیینڈج خود کرنا چاہتا تھا تاکہ کم از کم خون بہنا تو فوری طور پر بند ہو جائے۔ اس نے پانی کی بوتل باکس سے نکالی اور پھر اس کا ذہن کھول کر اس نے سالم بوتل ہی زخم پر انڈیل دی۔ پانی پڑنے سے اس کے جسم میں ایک لمحے کے لئے عجیب سی تسکین کی لہری دوڑتی چلی گئی اور خون بہنا بھی تقریباً بند ہو گیا تھا۔ اس نے باکس میں سے کپاس نکال کر اسے ایک دوا میں ترکیب کیا۔ کپاس کو زخم پر رکھا اور پھر پیینڈج کرنی شروع کر دی۔ جسم میں دوڑنے والی تیز درد کی لہریں اب کافی حد تک کم ہو گئی تھیں لیکن اس کے باوجود اس کے ذہن پر اندھیرے اسی طرح چھپت رہے تھے بلکہ ان میں لمحہ بہ لمحہ اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔ عمران اس کی وجہ بھی سمجھ رہا تھا کہ گولی ابھی تک اس کے جسم کے اندر تھی اور ظاہر ہے گولی کا زہر اب خون میں شامل ہونے لگ گیا تھا۔ اسے فوری طور پر آپریشن کی ضرورت تھی لیکن ان حالات میں ظاہر ہے آپریشن کا تو سوچا بھی نہ جاسکتا تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ پیینڈج کر کے وہ واپس اسی کمرے میں جائے اور بوٹی کے ساتھ ہیوں کی تلاش لے کر ان میں سے جس کے پاس بھی گیس کا توڑ موجود ہو۔ اس سے اپنے کسی ساتھی کو ہوش میں لے آئے اس کے بعد ہی کچھ ہو سکتا تھا۔ سہانچہ وہ پیینڈج میں مصروف رہا۔ پیینڈج مکمل کرنے کے بعد وہ اٹھا مگر جیسے ہی وہ اٹھ کر کھڑا ہوا اچانک اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کا ذہن کسی کبیرے کے شٹر کی طرح یکتھ بند ہو

آدی جیٹھا ہوا ایک دھماکے سے نیچے گر اور تڑپنے لگا۔ عمران کا ہاتھ اسی رفتار سے گھوما اور باڈی سے ٹکرا کر نیچے گر کر اٹھنے کی کوشش کرتا ہوا وہ آدی بھی گولیوں کی زد میں آگیا۔ گولیوں نے اس کے سینے کو پلک جھپکنے میں شہد کی مکھیوں کے چھتے میں تبدیل کر دیا تھا۔ عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور کار کے بوٹ سے سہارے کر لیے لیے سانس لینے لگا۔ اس کے پہلو سے خون تیزی سے اور مسلسل بہہ رہا تھا اور اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے خون کے ساتھ ساتھ اس کے جسم سے روح بھی نکلتی چلی جا رہی ہو۔ دو تین لمبے لمبے سانس لینے کے بعد عمران نے اپنی قمیض کا ایک بڑا سا ٹکڑا کھینچ کر پھاڑا اور اس کا گولہ بنا کر اس نے اسے زخم پر رکھ کر دبا دیا اور واپس راہداری کی طرف بڑھنے لگا۔ اس کے قدم لڑکھڑاہے تھے۔ جسم میں تیز درد کی لہریں سی دوڑ رہی تھیں۔ ذہن پر بار بار اندھیرے چھپت رہے تھے لیکن وہ جانتا تھا کہ اگر وہ بے ہوش ہو گیا تو بوٹی جو بے ہوش پڑی ہوئی تھی۔ ہوش میں آنے کے بعد اسے قبر میں اتار دے گی۔ اس گھر کی تلاشی لیتے ہوئے اس نے ایک کمرے میں فرسٹ ایڈ باکس رکھا ہوا دیکھا تھا۔ اس لئے اس کے قدم اس کمرے کی طرف ہی بڑھے چلے جا رہے تھے۔ فرسٹ ایڈ باکس کے قریب پہنچ کر وہ فرش پر بیٹھ گیا۔ اس نے مشین گن ایک طرف رکھی اور فرسٹ ایڈ باکس کھول کر اس نے اس کے اندر رکھا ہوا سامان باہر نکالنا شروع کر دیا۔ اس کے ساتھی گیس کی وجہ سے بے ہوش تھے اور اسے معلوم تھا کہ جسے تک اس

کیونکہ کمرے میں داخل ہونے والی بولی تھی۔

”تمہیں ہوش آگیا عمران۔ مبارک ہو۔ میں تو تخت پریشان ہو رہی تھی۔ کیونکہ ڈاکٹروں کا کہنا تھا کہ تمہارے خون میں کافی زہر شامل ہو چکا ہے۔ اس لئے کچھ بھی ہو سکتا ہے۔“ بولی نے قریب آ کر بڑے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”تم ہوش کی بات کر رہی ہو۔ میرا خیال ہے کہ میں حیرت کی شدت سے ایک بار نہیں دس بار بے ہوش ہو چکا ہوں۔“ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو بولی بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑی۔

”میں نے تمہیں کہا نہیں تھا کہ میں ہاری تم جیتے اور دیکھو تم واقعی جیت چکے ہو۔“ بولی نے کرسی گھسیٹ کر ساتھ بیٹھے ہوئے کہا۔

”میرے ساتھیوں کا کیا ہوا۔ کہیں وہ تو ہار نہیں چکے۔“ عمران نے یکتا انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

”نرس جا کر عمران صاحب کے ساتھیوں کو اطلاع دے دو کہ عمران صاحب ہوش میں آچکے ہیں۔ وہ واقعی ان کے لئے مجھ سے زیادہ پریشان تھے۔“ بولی نے ساتھ کھڑی ہوئی نرس سے کہا اور نرس سر ہٹاتی ہوئی تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

”آخر اس کا پائلٹ کی کوئی وجہ تو ہوگی۔ تم تو دشمن کو دشمن ہی سمجھتی تھی۔“ عمران نے ساتھیوں کی طرف سے مطمئن ہوتے ہی مسکرا کر کہا۔

”ہاں لیکن تمہاری ایک بات نے مجھے اپنا نقطہ نظر بدلنے پر مجبور کر

گیا ہو اس نے بار بار اپنے سر کو جھٹکے دے کر ہنس ماری کی کوہٹانے کی کوشش کی اور پھر آہستہ آہستہ اس کے ذہن پر چھائی ہوئی تاریکی چلی گئی۔ لیکن دوسرے لمحے جب اس کی آنکھوں میں شعور کی چمک ابھری وہ بے اختیار چونک کر اٹھنے لگا لیکن اس کے جسم نے حرکت کرنے سے انکار کر دیا تھا اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں حقیقت حیرت کی شدت سے پھٹ کر دونوں کانوں تک جا پہنچیں۔ اس کے ذہن میں بے اختیار دھماکے سے ہونے لگ گئے۔ کیونکہ اس نے دیکھا کہ وہ کو فنی کے اس کمرے کے فرش پر جہاں وہ بے ہوش ہونے لگا تھا موجود ہونے کی بجائے کسی ہسپتال کے کمرے میں بیڈ پر لیٹا ہوا تھا۔ اس کے جسم پر سرخ کبیل تھا۔ اللہ! اس کے دونوں ہاتھ اور جسم کو بیڈ سے کپ کر دیا گیا تھا۔ ایک طرف گلو کوڈ کی بوتل بھی لگی ہوئی تھی۔

”یہ۔ یہ۔ یہ کیا ہوا۔ کیسے ہوا۔“ عمران کے منہ سے بے اختیار نکلا ہی تھا کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان نرس اندر داخل ہوئی۔

”ارے آپ کو ہوش آگیا۔ ویری گڈ۔“ اس نرس نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران اس سے کوئی سوال کرتا وہ بجلی کی سی تیزی سے مڑی اور کمرے سے باہر نکل گئی۔

”یا اللہ یہ کیا اسرار ہے۔“ عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا لیکن چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور اس کے ساتھ ہی عمران کے چہرے پر موجود حیرت کے تاثرات میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔

ہسپتال پہنچا یہاں ڈاکٹروں نے جب ہمیں چیک کیا تب پتہ چلا کہ جہارے جسم میں بھی گولی موجود تھی وہ سپیشل سلور گولی تھی۔ زہریلی گولی۔ میں سمجھ گئی کہ ہمیں جہیز نے گولی ماری ہے کیونکہ یہ اسی کی ہائی ہے وہ خاص طور پر ایسی گولیاں تیار کرتا ہے تاکہ اس کا دشمن کسی صورت بھی نہ بچ سکے۔ وہ مخبری کا دھندہ کرنے کے ساتھ ساتھ پیش در قاتل بھی ہے اور انہی زہریلی گولیوں کی وجہ سے وہ زہریلے قاتل کے نام سے زیر زمین دنیا میں مشہور ہے۔ بہر حال ڈاکٹروں نے جہار آپریشن کیا۔ جہارے خون میں زہر کی کافی مقدار شامل ہو گئی تھی اس لئے آپریشن کے باوجود انہوں نے اس بات کا خدشہ ظاہر کیا تھا کہ شاید ہمیں ہوش نہ آئے اور آج ہمیں جو تھے روز ہوش آیا ہے..... بونی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”جو تھے روز۔ اودہ اودہ اس قدر لمبا عرصہ میں تو ایسے محسوس کر رہا تھا جیسے جہد لکھوں بعد ہی مجھے ہوش آگیا ہو..... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”اگر جہد لکھوں بعد ہمیں ہوش آجاتا تو شاید اب تک تم قبر میں بھی اتر چکے ہوتے۔ لیکن جہار اس طویل بے ہوشی نے ہمیں بچالیا ہے کیونکہ اس دوران سارے حالات ہی بدل گئے“..... بونی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”حالات بدل گئے کیا مطلب..... عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔

”ہاں جہارے کہنے کے عین مطابق ایمرک فیلڈ والی لیبارٹری واقعی

دیا۔ تم نے کہا تھا ناں کہ دشمن اگر بے بس ہو رہے ہوش ہو تو اسے مارنا بڑی ہے۔ اس وقت تو میں نے جہار کی بات کی نفی کی تھی۔ لیکن حقیقت یہی ہے کہ جہار کی اس بات نے مجھے واقعی شرمندہ کر دیا تھا، بہر حال تم نے جھٹکا دے کر مجھے بے ہوش کر دیا تھا۔ جب مجھے ہوش آیا تو میں اس کمرے میں پڑی ہوئی تھی جس میں جہارے ساتھی۔ ہوش اور میرے ساتھی ہلاک ہوئے موجود تھے۔ وہاں مشین گنیں بھی تھیں اور مشین پٹل بھی۔ میں نے ایک مشین گن اٹھائی اور باہر آگئی۔ راہ اری میں میرا آدمی جہیز ہلاک ہوا جڑا تھا باہر پورے میں کار کے ساتھ اس کے ایک ساتھی کی لاش پڑی تھی۔ لیکن تم غائب تھے لیکن خون کی لکروں اور دھبوں نے میری اس کمرے تک رہنمائی کر دی جس میں تم گئے تھے جب میں اس کمرے میں پہنچی تو تم فرش پر بے ہوش اور بے بس پڑے ہوئے تھے۔ میں نے مشین گن سیدھی کما لیکن اسی لمحے میرے ذہن میں جہار اوی بڑی والا فقرہ گونگ گیا اور میں نے ہمیں اور جہارے ساتھیوں کو فوری طور پر ہلاک کرنے کا فیصلہ بدل دیا۔ میں ہمیں اور جہارے ساتھیوں کو ہوش میں لا کر اور پورا موقع دے کر ہلاک کرنا چاہتی تھی سہتا چہ میں نے وہاں موجود فون کا مدد سے اپنے آدمی بلوائے۔ جہارے ساتھیوں کو بے ہوشی کے عالم میں ہی ہتھکڑیاں لگا کر اپنے ایک خاص اڈے میں بھجوا دیا اور جہیز ہوش میں لے آنے کی کوشش کرنے لگی لیکن جہار کی حالت کمزور ہو گئی بگڑتی چلی جا رہی تھی سہتا چہ میں نے ہمیں وہاں سے یہاں اپنے خاص

رجنٹل ہیڈ کوارٹر نے جب یہ ساری تفصیلات مین ہیڈ کوارٹر پہنچائیں تو انہوں نے فوری طور پر سیکشن ہیڈ کوارٹر کو اس جہز سے سمیت تباہ کر دیا۔ کیونکہ جہاز کی بات درست تھی اور مین ہیڈ کوارٹر کا اصول یہی ہے کہ جو سیکشن ہیڈ کوارٹر نہیں ہو جائے اسے فوری طور پر ختم کر دیا جاتا ہے۔ رجنٹل ہیڈ کوارٹر کو بھی اس سیکشن ہیڈ کوارٹر کے محل وقوع کا علم نہ تھا۔ اسے بھی مین ہیڈ کوارٹر سے پتہ چلا کہ تم نے صحیح محل وقوع بتایا تھا۔ بہر حال جیکسن کو نااہل قرار دے کر ہلاک کر دیا گیا۔ سیکشن ہیڈ کوارٹر تباہ کر دیا گیا اور اس کے ساتھ ساتھ جہازیں دوبارہ سیف لسٹ میں شامل کر دیا گیا۔ جہاز کے ساتھ ساتھ جہازیں دوبارہ سیف لسٹ میں شامل کر دیا گیا۔ اس کے ساتھ ہی مین ہیڈ کوارٹر نے حکم دے دیا کہ مین ہیڈ کوارٹر کی اجازت کے بغیر آئندہ رجنٹل ہیڈ کوارٹر بھی بلیک تھنڈر کا کوئی مشن پاکیشیا میں نہ بھیجے گا اور نہ ہی کسی سیکشن ہیڈ کوارٹر کو اس کا اختیار ہوگا۔ لیبارٹری کی تباہی کا ذمہ دار بھی جیکسن کو قرار دیا گیا۔ کیونکہ اس پاکیشیائی سائنس دان کا اغوا اور جہاز کے ملک سے فارمولے کی کاپی کا حصول ان سب کی پلاننگ جیکسن نے ہی بنائی تھی۔ رجنٹل ہیڈ کوارٹر کو اس کی اطلاع ضرور تھی لیکن مین ہیڈ کوارٹر کو اس بارے میں اطلاع نہ دی گئی تھی۔ مین ہیڈ کوارٹر کا خیال ہے کہ اگر جیکسن پاکیشیائی سائنس دان کو اغوا نہ کرتا یا وہاں سے فارمولا حاصل کرنے کے لئے مشن نہ بھیجتا تو جہاز کے ہاتھوں اس قدر قیمتی لیبارٹری تباہ نہ ہوتی۔ جہاں چونکہ سیف لسٹ

خوفناک دھماکوں سے خود بخود تباہ ہو گئی۔ جب اس کی تباہی کی اطلاع مجھے ملی تو مجھے یقین نہ آیا میں خود ایرک فیلڈ گئی اور پھر میں نے جب اپنی آنکھوں سے دیکھا تب مجھے یقین آ گیا۔ میں نے سیکشن ہیڈ کوارٹر کے چیف جیکسن کو کال کر کے جب یہ خبر سنائی تو وہ بھی سکتے میں آ گیا۔ میں نے اسے بتا دیا کہ تم اپنے ساتھیوں سمیت میرے قبضے میں ہو تو اس نے فوری طور پر جہازیں ہلاک کرنے کا حکم دے دیا لیکن میں نے اسے صاف بتا دیا کہ جب تک تم ہوش میں نہیں آؤ گے جہاں ہلاک نہیں کروں گی کیونکہ یہ بزدلی ہے۔ لیکن اس نے اصرار جاری رکھا۔ تو میں نے اس سے وعدہ کر لیا کہ جیسے ہی جہاں ہوش آئے گا میں جہاں ہلاک کر دوں گی لیکن پھر رجنٹل ہیڈ کوارٹر کی کال آ گئی۔ وہ مجھ سے براہ راست حالات پوچھنا چاہتے تھے۔ میں نے انہیں شروع سے آخر تک تمام حالات بتا دیئے۔ تو انہوں نے کہا کہ ابھی جہاں ہلاک نہ کیا جائے۔ وہ مین ہیڈ کوارٹر سے بات کر کے دوبارہ کال کریں گے اور پھر چند گھنٹوں بعد ان کی دوبارہ کال آگئی اور تم اور جہاز کے ساتھی ہلاک ہونے سے بچ گئے۔..... یو بی نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

کیا مطلب..... عمران نے حیران ہو کر کہا۔

تم نے مجھے کال کرتے ہوئے سیکشن ہیڈ کوارٹر کا محل وقوع بتایا تھا۔ گو جیکسن نے اسے غلط قرار دیا تھا۔ لیکن دراصل وہ درست تھا۔ میں نے رجنٹل ہیڈ کوارٹر کو یہ بات اپنی فطرت کے مطابق بتا دی تھی۔

”جہار اکیلا خیال ہے۔ جہارے مین ہیڈ کو ارٹھ نے مجھے کیوں سیف لسٹ میں رکھا ہوا ہے۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
 ”اس لئے کہ جب ہیڈ کو ارٹھ پوری دنیا پر قبضہ کر لے گا تو پھر وہ جہیں اپنے لئے استعمال کرنے گا۔“ بونی نے جواب دیا۔
 ”یہ خواب تو آج تک نجانے کتنی جگہیں دیکھتی چلی آئی ہیں۔ ایسے خوابوں کی تعبیر کبھی نہیں ملتی۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ انہیں معلوم ہے کہ اگر انہوں نے مجھے ہلاک کرنے کی کوشش کی تو پھر مین ہیڈ کو ارٹھ کو بھی ٹریس کیا جاسکتا ہے۔ کیونکہ میں مین ہیڈ کو ارٹھ خلا میں تو بہر حال موجود نہ ہوگا۔ اسی کرہ ارض پر ہی ہوگا۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو بونی کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

”اوہ۔ اوہ واقعی۔ تم درست کہہ رہے ہو۔ اس کا مطلب ہے کہ مین ہیڈ کو ارٹھ تم سے خوفزدہ ہے۔“ بونی نے کہا۔
 ”مجھ سے نہیں۔ میری صلاحیتوں سے۔ مجھ سے تو تم آج تک خوفزدہ نہیں ہو سکیں۔ ہیڈ کو ارٹھ کیسے خوفزدہ ہوگا۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بونی بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑی۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور جو لیا اور اس کے ساتھی اندر داخل ہوئے۔ جو لیا کے چہرے پر ہلکتا شدید غصہ بریہ تاثرات ابھرائے تھے۔ شاید بونی کا قہقہہ سن کر اس کے چہرے پر یہ تاثرات ابھرے تھے۔
 ”مبارک ہو مس جو لیا عمران کو ہوش آگیا ہے۔“ بونی نے

میں شامل کر دیا گیا تھا۔ اس لئے اب میں خواہش کے باوجود بھی جہیں ہلاک نہ کر سکتی تھی۔ باقی رہے جہارے ساتھی تو جب جہیں میں ہلاک نہیں کر سکتی تو جہارے ساتھیوں کو ہلاک کر کے مجھے کیا حاصل ہونا تھا۔ چنانچہ میں نے نہ صرف انہیں کچھ نہ کہا بلکہ ان سے دوستی کر لی۔“ بونی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”مجھے افسوس ہے بونی کہ جہاری خواہش پوری نہ ہو سکی۔ تم اپنے ہیڈ کو ارٹھ کی وجہ سے اگر مجبور ہو کر اپنی خواہش پوری نہیں کر پا رہی ہو تو میری ہیڈ کو ارٹھ سے بات کراؤ میں انہیں درخواست کروں گا کہ وہ جہیں جہاری خواہش پوری کرنے کا موقع دے دیں۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تم واقعی بے حد گہرے آدمی ہو۔ جہار اخیال ہے کہ میں واقعی جہاری بات مین ہیڈ کو ارٹھ سے کراؤں گی اس طرح جہیں ہیڈ کو ارٹھ کا پتہ چل جائے گا۔ لیکن اصل بات یہی ہے کہ مجھے مین ہیڈ کو ارٹھ تو ایک طرف سیکشن ہیڈ کو ارٹھ کے محل وقوع کا بھی علم نہیں ہے۔ حالانکہ جیسکس میرا دوست ہے۔ وہ جب بھی کنسٹائن آتا تھا کئی روز میرے پاس رہتا تھا۔ میں یہی سمجھتی رہی کہ یہ ہیڈ کو ارٹھ لوگنٹن یا ناراک میں ہوگا۔ لیکن اب تم نے بتایا ہے کہ یہ بحر الکاہل کے کسی جزیرے میں ہے۔ ویسے ایک بات ہے آخر تم نے کیسے لیبارٹری کو تباہ کر دیا اور کیسے سیکشن ہیڈ کو ارٹھ کا محل وقوع ٹریس کر لیا تھا۔“ بونی نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس دیا۔

جب کہ مس جو یا تو مشرقی نہیں ہیں..... بوبی نے ہنستے ہوئے کہا
 "یہ مغربی ہوتیں تو کم از کم دوسرے سکوپ کا تو چانس بن جاتا اور
 چانس بھی گولڈن..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بوبی ایک
 بار پھر قہقہہ مار کر ہنس پڑی کیونکہ وہ عمران کے لفظ گولڈن چانس کا
 مطلب سمجھ گئی تھی۔

"اب بنا لو گولڈن چانس۔ میں نے تمہیں منع تو نہیں کیا۔ جو یا
 نے مصنوعی غصے بھرے لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے کے تاثرات
 ایک بار پھر بدل گئے تھے۔

"کیسے بنا سکتا ہوں۔ جس طرح بلیک تھنڈر کے ہیڈ کو ارٹرنے
 کے لیے سیف لسٹ میں رکھ کر مس بوبی کی خواہش نہیں پوری ہونے دی
 کہ یہ نیچے ہلاک کر سکتیں۔ اس طرح جہادی سیف لسٹ میں نام
 شامل ہو جانے کی وجہ سے دوسرے سکوپ کا راستہ بند ہو گیا ہے۔"
 عمران نے کہا تو جو یا بے اختیار ہنس پڑی۔

"میں تو ریجنل ہیڈ کو ارٹرن کی وجہ سے مجبور تھی ورنہ حقیقت یہی
 ہے کہ تمہیں ہلاک کرنا میری خواہش نہ تھی..... بوبی نے فوراً
 وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"تم غنیمت سمجھو کہ عمران کو جہادی سچائی اور صاف دلی پسند آگئی
 تھی ورنہ تم نہ جانے اب تک کتنی بار قبر میں اتر چکی ہوتیں..... جو یا
 نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"ہاں مجھے احساس ہے۔ عمران صاحب واقعی میری توقع سے کہیں

اٹھ کر جو یا سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔
 "اسے زندگی بھر ہوش نہیں آسکتا..... جو یا نے پھنکارتے ہوئے
 لہجے میں کہا

"ارے ارے کیا ہوا۔ کیا مطلب۔ پہلے تو تم اس کی بے ہوشی کی
 وجہ سے اس قدر پریشان تھیں کہ جہادی حالت دیکھی نہ جا رہی تھی
 اور اب جب اسے ہوش آگیا ہے تو تم انہی بات کر رہی ہو..... بوبی
 نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"مس جو یا انسان کی فطرت تبدیل نہیں ہوتی۔ اس لئے آپ کا
 غصہ بے کار ہے..... اچانک تنویر نے موقع دیکھ کر بات کرتے
 ہوئے کہا۔

"میں کیوں غصہ کروں گی۔ میری بلا ہے یہ چاہے جس کے ساتھ
 جی چاہے قہقہے لگاتا رہے..... جو یا نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔
 "کیا۔ کیا مطلب۔ کیا آپ یہ سب کچھ میری وجہ سے کہہ رہی
 ہیں۔ بوبی نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں مس بوبی۔ مس جو یا کو اس لئے غصہ آرہا
 ہے کہ ہوش میں آنے کے باوجود میں نے ان کے آنے تک آنکھیں
 کیوں نہیں بند رکھیں تاکہ ہوش میں آنے کے بعد ان کا ہی چہرہ
 دیکھتا..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بوبی ایک بار پھر قہقہہ
 مار کر ہنس پڑی۔

"اودہ تو یہ بات ہے۔ اس قدر گہرا لگاؤ تو واقعی مشرق کی روایت ہے

عمران نے نہ صرف ایک دلچسپ اور چہل چہرہ سے بھرپور ناول

فیوگی ٹاسک



مکمل ناول

منظرِ کلیم ایم اے

ایک ایسی تنظیم جو ملک بھانوں کو توڑ کر ٹکڑوں میں تبدیل کرنا چاہتی تھی۔ جس کا اسلئے کے حصول کے لئے پاکیشیا کے ایک گروپ سے خفیہ رابطہ تھا اور پھر یہ رابطہ ظاہر ہو گیا۔

جب عمران نے اسلئے سلائی کرنے والے پاکیشیائی گروپ اور خفیہ رابطہ کو بے نقاب کر دیا۔ پھر کیا ہوا؟

جب عمران کو مجبوراً فیوگی ٹاسک کے خلاف حرکت میں آنا پڑا۔ کیوں؟ عمران کا دوست اور بھانوں کا انتہائی فعال ایجنٹ جو کسی طرح بھی عمران سے صلاحیتوں میں کم نہ تھا۔ لیکن درپردہ وہ فیوگی ٹاسک کا ایجنٹ تھا۔

جب بانٹوش فیوگی ٹاسک کے تحفظ کے لئے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے قاتل آرمیا اور پھر عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے ایک ایک لحد بھاری ثابت ہوا۔

جب کیپٹن نکیل اور بانٹوش کے درمیان جسمانی فائنٹ ہوئی۔ ایسی فائنٹ کہ جس کا تصور شاید عمران بھی نہ کر سکتا تھا۔ پھر کیا ہوا؟ کاسریالی کس کے حصے میں آئی۔

ایک دلچسپ اور چہل چہرہ سے بھرپور ناول

پیشہ سنج سے بھرپور ایک مختصر اور دلچسپ ناول

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

زیادہ بڑھ کر باصلاحیت ہیں..... بولی نے ایک بار پھر اسی طرح صاف دلی سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”ارے ارے اگر تم دونوں نے مل کر میری تعریف شروع کر دی تو پھر تو خیر کا کیا ہو گا۔ کم از کم ایک خاتون تو ایسی بھی ہونی چاہئے جو تنویر کی بھی تعریف کرے۔ کیوں تنویر..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”مجھے کسی تعریف کی ضرورت نہیں ہے۔ تعریف اس کی کی جاتی ہے جس میں صلاحیتیں نہیں ہوتیں۔ بڑے تم بستر ہو اور خوش ہو رہے ہو اپنی تعریفیں سن سن کر۔ ہو نہ..... تنویر نے برا سامنے بناتے ہوئے کہا اور کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

ختم شد